

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ

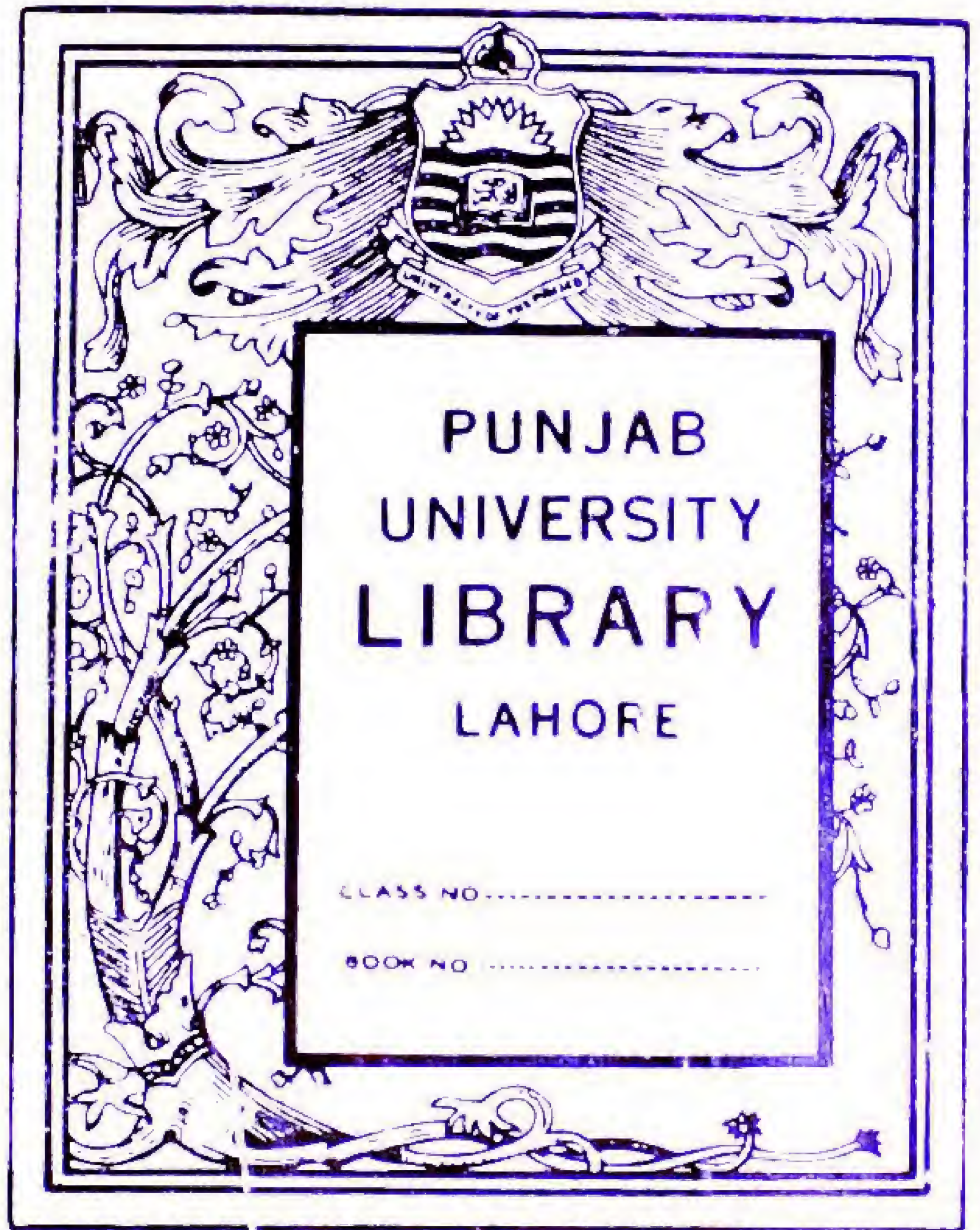
فضائل
پیغمبر
درود مشر

بنی لمیٹڈ کراچی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

هُوَ اللَّهُ	الَّذِي لَهُ	الْأَهْوَى	الرَّحْمَنُ	الرَّحِيمُ	الْمَلِكُ
الْقُدُّوسُ	السَّلَامُ	الْمُؤْمِنُ	الْمُهَيَّمُنُ	الْعَزِيزُ	الْجَبَّارُ
الْمُتَكَبِّرُ	الْمَخْلُقُ	الْبَدِيعُ	الْمُصَوِّرُ	الْعَفَّارُ	الْقَهَّارُ
الْوَهَّابُ	الزَّالِقُ	الْفَتَّاحُ	الْعَلِيمُ	الْقَابِضُ	الْبَاسِطُ
الْمُحِيطُ	الرَّافِعُ	الْمُعِزُّ	الْمُذَكِّرُ	الْصَمِيعُ	الْبَصِيرُ
الْحَكَمُ	الْعَدْلُ	الطَّيِّبُ	الْحَبِيدُ	الْحَكِيمُ	الْعَظِيمُ
الْعَفْوُ	الشَّاكِرُ	الْعَلِيُّ	الْكَبِيرُ	الْحَفِيزُ	الْمُقِيتُ
الْحَسِيدُ	الْمَلِئِكُ	الذَّكِيمُ	الرَّقِيبُ	الْمُجِيبُ	الْوَلِيعُ

الحق	الشهيد	الباعث	الحجيد	الودود	الحكيم
المجصى	الحجيد	الولي	البتين	القوي	الوكيل
القيوم	الحق	الميت	المحيى	المعيد	المبدئ
القادر	الضمد	الأحد	الوحيد	المجدد	الوحد
الظاهر	الأخضر	الأفك	المؤخر	المقدم	المقتدر
المنتقم	التنوير	البر	المتعال	الولي	الباطن
الجامع	المقسط	دو الجلال والإكرام	ملك الملك	الزور	العفو
النور	النافع	الضار	المنافع	المغنى	الغنى
الصبور	الرشيد	الفاثر	الباقى	الكنع	الهادى



S-369 Punjab University Press 10,000 20-1-2003

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا
اے ایمان والو! حضورِ قدس صلی اللہ علیہ وسلم پر رُود اور خوب سلام بھیجو

فضائل دُرود شریف

مؤلفہ
رأس المحدثین حضرت الحاج الحافظ مولانا محمد زکریا صاحب ^{ظلہ}
شیخ الحدیث مظاہر علوم سہارنپور
جس میں

دُرود شریف کے فضائل اور نہ پڑھنے پر وعیدیں اور خاص خاص
دُرودوں کے فضائل اور آداب و مسائل، اور روضۂ اقدس پر
صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا طریقہ اور دُرود شریف کے متعلق
پچاس قصے ذکر کئے گئے ہیں۔

تاج کمپنی لمبیٹ، کراچی

87659

~~70159~~

مطبوعہ

تاج آرٹ پریس، منگھوپیر روڈ، کراچی

ناشران

تاج کمپنی لمیٹڈ - کراچی

فہرست مضامین فضائل درود

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۸	جو شخص صبح شام مجھ پر دس دفعہ درود پڑھے اس پر میری شفاعت اتر پڑتی ہے ہر درود پر ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جو اسکو اللہ کی پاک بارگاہ میں لیجاتا ہے۔	۵	تمہید فصل اول
۲۹	درود کا ایک پرچہ اعمال کے پڑے کو نچکا دے گا وحی البطاقۃ	۷	درود شریف کے فضائل میں ان اللہ و ملائکۃ یصلون علی النبی الایۃ اللہ تعالیٰ شانہ کے درود بھیجنے کا مطلب
۲۹	جس کے پاس کوئی چیسہ صدقہ کو نہ ہو وہ مجھ پر درود بھیجے	۸	قل الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی من صلی علی واحدہ صلی اللہ علیہ عشر
۳۰	درود شریف کے فضائل کی اجمالی فہرست	۱۲	اعمال کے ثواب میں کمی زیادتی من صلی علی واحدہ صلی اللہ علیہ عشر سیئات
۳۲	دوسری فصل	۱۳	درود شریف کے ثواب پر حضور کی انتہائی مسرت اور طویل سجدہ شکر
۳۲	خاص خاص درود کے خاص فضائل میں	۱۵	حضور کی شان میں گستاخی ان اولی الناس بنی یوم القیمۃ اکثرہم علی صلوۃ
۳۵	کیف الصلوۃ علیکم اہل البیت حضور کے درود کو حضرت ابراہیم کے درود کے ساتھ تشبیہ	۱۶	ان اللہ ملئکۃ سیاحین الخ ان اللہ و کل بقبری ملکاً
۳۶	جو یہ چاہے کہ اس کا درود بڑی ترازو میں میلے وہ یہ درود پڑھے۔	۱۸	من صلی علی عند قبری سمعہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں
۳۹	مجھ پر جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھا کرو۔	۱۹	قبر شریف پر کھڑے ہو کر درود کے الفاظ کم اجعلک من مسلمو الخ
۴۱	اللہ تعالیٰ نے زمین پر انیس بار کے اجسام کو حرام کر دیا ہے۔	۲۰	
"		۲۲	
		۲۳	
		۲۶	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۲	حضور صلی اللہ علیہ کے پاک نام پر درود نہ پڑھنا جفا ہے	۴۲	جموعہ کے دن انہی مرتبہ درود کا ثواب اللہم انزلہ المقعر المقرب الخ پیر
۴۸	جس مجلس میں حضور کا ذکر نہ ہو وہ قیامت کے دن وبال ہے	۴۴	وجوب شفاعت
۴۸	دُعا مانگنے کے وقت درود شریف کا پڑھنا	۴۶	جزی اللہ عنا محمد الخ کا ثواب
۴۹	صلوٰۃ الحاجت	۴۸	اذان کے جواب کے بعد درود
۸۲	پونجی فصل	۴۹	وسیلہ اور مقام محمود کی تحقیق
	قوائد متفرقہ کے بیان میں	۵۱	مسجد میں داخل ہوتے وقت درود شریف
۸۲	درود شریف کا حکم	۵۳	حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کے لئے درود شریف
	تحریر میں جہاں نام مبارک آئے وہاں بھی درود لکھنا چاہیے	۵۵	حضور کی خواب میں زیارت کے لئے دو تنبیہیں۔
۸۳	درود شریف کے متعلق آداب متفرقہ	۵۹	درود و سلام کے الفاظ کی ایک جمل حدیث
۸۹	درود شریف کے متعلق مسائل	۷۱	تکملہ۔ درود شریف کے خاص خاص مواقع کی اجمالی فہرست۔
۹۲	پانچویں فصل		تیسری فصل
۹۳	درود شریف کے متعلق پچاس حکایات	۷۳	درود شریف کے نہ پڑھنے پر وعیدیں
۹۳	مثنوی مولانا جامی رح	۷۴	حضور کے نام آنے پر درود شریف نہ پڑھنے
۱۲۵	اشعار از قضاۃ دہلی	۷۶	پیر حضرت جبریل اور حضور کی بددعائیں بخیل وہ بے جس کے سامنے حضور کا نام مبارک آئے اور درود نہ پڑھے۔
۱۳۰		۷۶	

تمہید

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِكَ الْكَرِيمِ حَازِداً اَوْ مُصَلِّياً وَمُسَلِّماً
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمَّ الصَّلٰوةُ وَالصَّلٰوةُ عَلَى سَيِّدِ الْكَوْجُوْدَاتِ الَّذِي
 قَالَ اَنَا سَيِّدُ الْاَدَامِ وَلَا فَخْرَ وَعَنَى اِلَيْهِ وَاصْحَابِهِ وَتَبِعَهُ اِلَى يَوْمِ الْحَشْرِ
 اَمَّا بَعْدُ :- اللہ جل جلالہ نعم نوالہ کے لطف انعام اور محض اس کے فضل و احسان اور اس کے
 نیک بندوں کی شفقت اور توجہ ہائے اس ناکارہ و ناکارہ سیارہ کار کے قلم سے فضائل کے سلسلہ
 میں متعدد رسائل لکھے گئے جو نظام الدین کے بلیغی سلسلہ کے انصاب میں بھی داخل ہیں اور احباب کے
 سینکڑوں خطوط سے ان کا بہت زیادہ نافع ہونا معلوم ہوتا رہا :- اس ناکارہ کا اس میں کوئی دخل نہیں
 اولاً محض اللہ جل شانہ کا انعام شامیہ اس پاک منول کے کلام کی برکت جس کے تراجم ان رسائل میں پیش
 کئے گئے، ثانیاً ان اللہ والوں کی برکتیں جن کے ارشادات سے یہ رسائل لکھے گئے ہیں یہ اللہ کا محض
 لطف و کرم ہے کہ ان ساری برکات میں اس ناپاک کی گندگی نائل نہ ہوئی :- اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا
 لَكَ الشُّكْرُ كَمَا اَللّٰهُمَّ لَا اُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ ۔

اس سلسلہ کا سب سے پہلا رسالہ ۱۳۲۸ھ میں فضائل قرآن کے نام سے حضرت اقدس شاہ محمد حسین
 صاحب گمینوی لایفہ قطب عالم شیخ المشائخ حضرت گنگوہی قدس سرف کی تفصیل عام میں لکھا گیا تھا جیسا
 اس رسالہ کے شروع میں تفصیل سے لکھا گیا ہے حضرت شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ کا وصال ۳۰ شوال ۱۳۲۸ھ
 شب پنجشنبہ میں ہوا تھا ۔ نور اللہ مرقدہ و اعلی اللہ مراتبہ ۔

حضرت شاہ صاحب کی ولادت ربیع الاول ۱۲۸۵ھ ہوئی اس لحاظ سے ۵۷ سال کی عمر میں وصال ہوا ۔ نہایت بزرگ نہایت متواضع
 نہایت کم گو صاحب کشف اور صاحب تصرفات بزرگ تھے ۔ اس ناکارہ پر بہت ہی شفقت فرماتے تھے حضرت محدث مدرسہ کے سب راہ
 جلسوں میں نہایت اہتمام سے تشریف لایا کرتے اور جلسہ سے فراخ پکٹی دن میں ناکارہ کے پاس قیام فرماتے جیسے اہتمام سے اس ناکارہ کے
 حدیث کے سبق میں بھی شریعت فرما ہوتے ۔ اس ناکارہ کی عادت ۔ اس میں وہ بیہ ہجوہ ساتھ لیجانے کی بھی تھی ، ایک تہہ حنن مرحوم نے
 یوں مسد کیا کہ میں پان کھانے کو تو منع نہیں کرتا لیکن حدیث پاک کے سبق میں نہ کھانا کریں ، اسوقت سے آج تک تقریباً ۲۵ سال ہو چکے ہیں
 بعض مرتبہ ۵-۶ گھنٹے مسلسل بھی سبق دیتا ، لیکن سبق میں کبھی پان کو خیال بھی نہیں آیا ، یہ شہرت ہی کا تصرف تھی ۔ اس کے علاوہ اور بہت سے
 واقعات حضرت کی کرامتوں کے نسخے میں آئے تھے ، رفع اللہ درجاتہ ۔

حضرت نے اپنے وصال کے وقت اپنے اجل خلیفہ مولانا الحاج عبدالعزیز زردمار جو کے ذریعہ پیام اور وصیت بھیجی کہ جس طرح فضائل قرآن لکھا گیا ہے میری خواہش ہے کہ اسی طرح فضائل درود بھی لکھ دے حضرت شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ کے وصال کے بعد مولانا عبدالعزیز صاحب بار بار اس وصیت کی یاد دہانی اور تکمیل پر اصرار کرتے رہے اور یہ ناکارہ بھی اپنی نااہلیت کے باوجود دل سے خواہش کرتا رہا کہ یہ سعادت میسر ہو جائے۔ شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ کے علاوہ اور بھی بہت سے حضرات کا اصرار ہوتا رہا مگر اس ناکارہ پر سید الکونین فخر الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی جلالت شان کا کچھ ایسا عجب طاری رہا کہ جب بھی اس کا ارادہ کیا یہ خوف طاری ہوا کہ مبادا کوئی چیز شان عالی کے خلاف نہ لکھی جائے۔ اسی لیت و لعل میں گزشتہ سال عزیزی مولانا محمد یوسف صاحب کے اصرار پر میری مرتبہ حجاز کی حضری میسر ہوئی اور اللہ کے فضل سے جو تھرج کی سعادت حاصل ہوئی، حج سے فراغ پر جب مدینہ پاک حضری ہوئی تو وہاں پہنچ کر بار بار دل میں یہ سوال پیدا ہوتا تھا کہ فضائل درود نہ لکھنے کا کیا جواب ہے۔ ہر چند کہ میں اپنے اعذار سوچتا تھا لیکن بار بار اس قلبی سوال پر یہ ناکارہ پختہ ارادہ کر کے آیا تھا کہ سفر سے واپسی پر انشاء اللہ اس مبارک رسالہ کی تکمیل کی کوشش کروں گا۔ مگر خوسے بدرا بہانہ بسیار یہاں واپسی پر بھی امروز و فردا ہوتا رہا۔ اس ماہ مبارک میں اس داعیہ نے پھر عود کیا تو آج ۲۵ رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو جمعہ کی نماز کے بعد اللہ کے نام سے ابتداء تو کر ہی دی، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے تکمیل کی توفیق عطا فرمائے اور اس رسالہ میں اور اس سے پہلے جتنے رسائل لکھے گئے ہیں یا عربی کی کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں جو لغزشیں ہوئی ہوں محض اپنے لطف و کرم سے ان کو معاف فرمائیں۔

اس رسالہ کو چند فصول اور ایک خاتمہ پر لکھنے کا خیال ہے، پہلی فصل میں فضائل درود شریف دوسری فصل میں خاص خاص درود شریف کے خاص فضائل تیسری فصل میں درود شریف نہ پڑھنے کی وعیدیں، چوتھی فصل فوائد متفرقہ ہیں، پانچویں فصل حکایات میں حق تعالیٰ شانہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس رسالہ کے دیکھنے سے ہر شخص خود ہی محسوس کر لے گا کہ درود شریف کتنی بڑی دولت ہے اور اس میں کوتاہی کرنے والے کتنی بڑی سعادت سے محروم ہیں۔

فصل اول۔ درود شریف کے فضائل میں

اس میں سب سے اہم اور سب سے مقدم تو خود حق تعالیٰ شانہ جل جلالہ اعم نوالہ کا پاک ارشاد اور حکم ہے، چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

(۱۱) اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ
یَاٰیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا
تَسْلِیْمًا (پ ۲۲ ع ۳)

بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے
ہیں۔ ان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اے ایمان والو!
تم بھی آپ پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو
ربیان القرآن

ف: حق تعالیٰ شانہ نے قرآن پاک میں بہت سے احکامات ارشاد فرمائے، نماز، روزہ، حج وغیرہ اور بہت سے انبیاء کرام کی توصیفیں اور تعریفیں بھی فرمائیں ان کے بہت سے اعزاز و اکرام بھی فرمائے۔ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا فرمایا تو فرشتوں کو حکم فرمایا کہ ان کو سجدہ کیا جائے۔ لیکن کسی حکم یا کسی اعزاز و اکرام میں یہ نہیں فرمایا کہ میں بھی یہ کام کرتا ہوں تم بھی کرو۔ یہ اعزاز صرف سید الکونین فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لئے ہے کہ اللہ جل شانہ نے صلوٰۃ کی نسبت اولاً اپنی طرف اس کے بعد اپنے پاک فرشتوں کی طرف کرنے کے بعد مسلمانوں کو حکم فرمایا کہ اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں، اے مومنو تم بھی درود بھیجو۔ اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہوگی کہ اس عمل میں اللہ اور اس کے فرشتوں کے ساتھ مومنین کی شرکت ہے۔ پھر عربی و فارسی حضرات جانتے ہیں کہ آیت شریفہ کو لفظ اِنَّ کے ساتھ شروع فرمایا جو نہایت تاکید پر دلالت کرتا ہے اور صیغہ مضارع کے ساتھ ذکر فرمایا جو استمرار اور دوام پر دلالت کرتا ہے یعنی قطعی چیز ہے کہ اللہ اور اس کے فرشتے ہمیشہ درود بھیجتے رہتے ہیں نبی پر علامہ سخاویؒ لکھتے ہیں کہ آیت شریفہ مضارع کے صیغہ کے ساتھ جو دلالت کرنے والا ہے استمرار اور دوام پر دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ اللہ اور اس کے فرشتے ہمیشہ درود بھیجتے رہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اھ۔ صاحب روح البیانؒ لکھتے ہیں بعض علماء نے لکھا ہے کہ اللہ کے درود بھیجنے کا مطلب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام محمود تک پہنچانا ہے اور وہ مقام شفاعت ہے اور ملائکہ کے درود کا مطلب ان کی دعا ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادتی مرتبہ کے لئے اور حضور کی

امت کے لئے استغفار اور مؤمنین کے درود کا مطلب حضور کا اتباع اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت اور حضور کے اوصاف جمیلہ کا تذکرہ اور تعریف، یہ بھی لکھا ہے کہ یہ اعزاز و اکرام جو اللہ جل شانہ نے حضور کو عطا فرمایا ہے اس اعزاز سے بہت بڑھا ہوا ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں سے سجدہ کرا کر عطا فرمایا تھا اسلئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اعزاز و اکرام میں اللہ جل شانہ خود بھی شریک ہیں، بخلاف حضرت آدم کے اعزاز کے کہ وہاں صرف فرشتوں کو حکم فرمایا **عقل و دراندیش میدانند کہ تشریفے چنیں**، یہیچ دیں پرورد بدو، **سیچ پیغمبر نیافت** **يُصَلِّي عَلَيْكَ اللَّهُ جَلَّ جَلَالُهُ بِهَذَا الْبَدَأِ الْبَعَالِيْنَ كَيْلَهُ - اَتَى**

علماء نے لکھا ہے کہ آیت شریفہ میں حضور کو نبی کے لفظ کے ساتھ تعبیر کیا محمد کے لفظ سے تعبیر نہیں کیا جیسا کہ اور نبیاء کو ان کے ہمار کے ساتھ ذکر فرمایا ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی غایت عظمت اور غایت شرافت کی وجہ سے ہے۔ اور ایک جگہ جب حضور کا ذکر حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ آیا تو ان کو تو نام کے ساتھ ذکر کیا اور آپ کو نبی کے لفظ سے جیسا کہ :- **اِنَّ اَوَّلَی النَّاسِ بِاَبْرَاهِيْمَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهَذَا النَّبِیُّ** میں ہے اور جہاں کہیں نام لیا گیا ہے وہ خصوصی صلحت کی وجہ سے لیا گیا ہے۔ علامہ بخاری نے اس مضمون کو تفصیل سے لکھا ہے۔

یہاں ایک بات قابل غور یہ ہے کہ صلوٰۃ کا لفظ جو آیت شریفہ میں وارد ہوا ہے اور اسکی نسبت اللہ جل شانہ کی طرف اور اسکے فرشتوں کی طرف اور مؤمنین کی طرف کی گئی ہے وہ ایک مشترک لفظ ہے جو کئی معنی میں مستعمل ہوتا ہے اور کئی مقاصد اس سے حاصل ہوتے ہیں جیسا کہ صاحب روح البیان کے کلام میں بھی گذر چکا۔ علماء نے انجکہ صلوٰۃ کے بہت سے معنی لکھے ہیں، ہر جگہ جو معنی اللہ تعالیٰ شانہ اور فرشتوں اور مؤمنین کے حال کے مناسب ہوں گے وہ مراد ہوں گے، بعض علماء نے لکھا ہے کہ صلوٰۃ علی انبی کا مطلب نبی کی شان و تعظیم رحمت و عظمت کے ساتھ ہے پھر جس کی طرف یہ صلوٰۃ منسوب ہوگی اسی کے شان و مرتبہ کے لائق شان و تعظیم مراد لی جائے گی جیسا کہ کہتے ہیں کہ باپ بیٹے پر بیٹا باپ پر، بھائی بھائی پر، مہربان ہے تو ظاہر ہے کہ جس طرح کی مہربانی باپ کی بیٹے پر ہے اس نوع کی بیٹے کی باپ پر نہیں اور بھائی کی بھائی پر دونوں سے مجدا ہے۔ اسی طرح یہاں بھی اللہ جل شانہ

بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتا ہے یعنی رحمت و شفقت کے ساتھ آپ کی شان و اعزاز و اکرام کرتا ہے اور فرشتے بھی بھیجتے ہیں، مگر ہر ایک کی صلوٰۃ اور رحمت و تکریم اپنی شان و مرتبے کے موافق ہوگی۔ آگے مومنین کو حکم ہے کہ تم بھی صلوٰۃ و رحمت بھیجو۔ امام بخاریؒ نے ابوالعالیہ سے نقل کیا ہے کہ اللہ کے درود کا مطلب اسکا آپ کی تعریف کرنا ہے۔ فرشتوں کے سامنے اور فرشتوں کا درود اُن کا دعا کرنا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے یُصَلُّوْنَ کی تفسیر یَبْرِكُوْنَ نقل کی گئی ہے یعنی برکت کی دعا کرتے ہیں۔ حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں یہ قول ابوالعالیہ کے موافق ہے البتہ اس سے خاص ہے، حافظؒ نے دوسری جگہ صلوٰۃ کے کئی معنی لکھ کر لکھا ہے کہ ابوالعالیہ کا قول میرے نزدیک زیادہ اولیٰ ہے کہ اللہ کی صلوٰۃ سے مراد اللہ کی تعریف ہے، حضور پر اور ملائکہ وغیرہ کی صلوٰۃ اس کی اللہ سے طلب ہے اور طلب سے مراد زیادتی کی طلب ہے نہ کہ اہل کی طلب اہ حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو چکا یعنی التحیات میں جو پڑھا جاتا ہے اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ اَتَّهِمُ النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ صلوٰۃ کا طریقہ بھی ارشاد فرما دیجئے، آپؐ نے یہ درود شریف ارشاد فرمایا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ الْفَصْل ثانی کی حدیث ۱۷ پر یہ درود مفصل آ رہا ہے یعنی اللہ جل شانہ نے مومنین کو حکم دیا تھا کہ تم بھی نبی پر صلوٰۃ بھیجو۔ نبیؐ نے اس کا طریقہ بتا دیا کہ تمہارا بھیجنا یہی ہے کہ تم اللہ ہی سے درخواست کرو کہ وہ اپنی بیش از بیش رحمتیں ابدالاً باد تمہاری پر نازل فرماتا ہے، کیونکہ اسکی رحمتوں کی کوئی حد و نہایت نہیں۔ یہی اللہ کی رحمت ہے کہ اس درخواست پر جو مزید رحمتیں نازل فرمائے وہ ہم عاجز و ناہیجہ بندوں کی طرف منسوب کیوڑی جائیں، گویا ہم نے بھیجی ہیں حال میں رحمت بھیجنے والا وہی اکیلا ہے کسی بندے کی کیا طاقت بخشی کہ سید الانبیاء کی بارگاہ میں انکے رتبے کے لائق تحفہ پیش کر سکتا۔ سنت شاہ عبدالقادر صاحب نور اللہ قدس لکھتے ہیں اللہ سے رحمت مانگنی اپنے پیغمبرؐ اور ان کے ساتھ ان کے گھرانہ پر بڑی قبولیت رکھتی ہے، ان پر ان کے لائق رحمت اُترتی ہے اور ایک نعم مانگنے سے دس رحمتیں اُترتی ہیں مانگنے والے پر اب بس کا بتنا ہی جی چاہے آنا حاصل کر لے اور حنفیہ ائمہ حدیث جس کی طرف شاہ صاحب نے اشارہ فرمایا عنقریب پر آرہی ہے، اس شمول سے یہی معلوم ہو گیا کہ بعض جاہلوں کا یہ اعتراض کہ آیت شریفہ میں سمانوں کو حضور پر صلوٰۃ بھیجنے کا حکم ہے اور اس پر سمانوں کا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اے اللہ تو درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مضحکہ خیز ہے۔ یعنی جس چیز کا حکم دیا تھا اللہ نے بندوں کو وہی پسند کیا اللہ تعالیٰ شانہ کی طرف لوٹا وہی بندوں نے چونکہ اول تو خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت تشریف کے نازل ہونے پر حجب صحابہؓ نے اسکی تعمیل کی صورت دریافت کی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی تعلیم فرمایا جیسا کہ اوپر گذرا نیز جیسا کہ فضل ثانی کی حدیث ۱۔ پر مفصل آرا ہے۔

دوسرا سوچہ ہے کہ ہمارا یہ درخواست کرنا اللہ جل شانہ سے کہ تو اپنی رحمت خاص نازل کر یہ اس سے بہت ہی زیادہ اونچا ہے کہ ہم اپنی طرف سے کوئی ہدیہ حضورؐ کی خدمت میں بھیجیں علامہ سخاویؒ قول بدیع میں تحریر فرماتے ہیں، قاعدہ مہم امیر مصطفیٰ ترکمانی حنفی کی کتاب میں لکھا ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ ایمان کیا حکمت ہے کہ اللہ نے ہمیں درود کا حکم فرمایا ہے کہ ہم یوں کہہ کر کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَدَمَ اللّٰہِ جل شانہ سے اس سوال کریں کہ وہ درود بھیجے یعنی نماز میں ہم اُصَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کی جگہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھیں اسکا جواب یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات میں کوئی عیب نہیں اور ہم سب پر عیوب نقائص ہیں پس جس شخص میں بہت عیب ہوں وہ ایسے شخص کی کیا شمار کرے جو پاک ہے اس لئے ہم اللہ ہی سے درخواست کرتے ہیں کہ وہی حضورؐ پر صلوٰۃ بھیجے تاکہ رب طاہر کی طرف سے نبیؐ طاہر پر صلوٰۃ ہو۔ ایسے ہی علامہ دیشاپوریؒ سے بھی نقل کیا ہے کہ ان کی کتاب لطائف و حکم میں لکھا ہے کہ آدمی کو نماز میں صَلَّیْتُ عَلٰی مُحَمَّدٍ نہ پڑھنا چاہیے۔ اس واسطے کہ بندہ کا مرتبہ اس سے قاصر ہے اسلئے اپنے رب ہی سے سوال کرے کہ وہ حضورؐ پر صلوٰۃ بھیجے تو اس صورت میں رحمت بھیجنے والا تو حقیقت میں اللہ جل شانہ ہی ہے اور ہماری طرف اس کی نسبت مجازاً بحیثیت دعا کے ہے، ابن ابی جملہؒ نے بھی اسی قسم کی بات فرمائی ہے وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ جل شانہ نے ہمیں درود کا حکم فرمایا اور ہمارا درود حتی واجب تک نہیں پہنچ سکتا تھا اسلئے ہم نے اللہ جل شانہ ہی سے درخواست کی کہ وہی زیادہ واقف ہے اس بات سے کہ حضورؐ کے درجہ کے موافق کیا چیز ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا دوسری جگہ لَا اُحْصِیْ نِشَاءَ عَلَیْكَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ یا اللہ میں آپ کی تعریف کرنے سے قاصر ہوں، آپ ایسے ہی ہیں جیسا کہ آپ نے اپنی خود ثنا فرمائی ہے۔

علامہ سخاویؒ فرماتے ہیں کہ جب یہ بات معلوم ہو گئی تو جس طرح حضورؐ نے تلمیق فرمایا ہے اسی طرح تیرا درود ہونا چاہیئے کہ اسی سے تیرا مرتبہ بلند ہو گا اور

نہایت کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہیئے اور اس کا بہت اہتمام اور اس پر مداومت چاہیئے اس لئے کہ کثرت درود محبت کی علامات میں سے ہے فَمَنْ أَحَبَّ شَيْئًا أَكْثَرَ مِنْ ذِكْرِهِ "جس کو کسی سے محبت ہوتی ہے اس کا ذکر بہت کثرت سے کیا کرتا ہے" اھ مختصراً

علامہ سخاویؒ نے امام زین العابدینؓ سے نقل کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنا اہل سنت ہونے کی علامت ہے (یعنی سنی ہونے کی)

علامہ زرقانیؒ شرح مواہب میں نقل کرتے ہیں کہ مقصود درود شریف سے اللہ تعالیٰ شانہ کی بارگاہ میں امتثال حکم سے تقرب حاصل کرنا ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق جو ہم پر ہیں اس میں سے کچھ کی ادائیگی ہے، حافظ عزالدین بن عبد السلامؒ کہتے ہیں کہ ہمارا درود حضورؐ کے لئے سفارش نہیں ہے اسلئے کہ ہم جیسا حضورؐ کے لئے سفارش کیا کر سکتا ہے لیکن بات یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے ہمیں محسن کے احسان کے بدلہ دینے کا حکم دیا ہے اور حضورؐ سے بڑھ کر کوئی محسن اعظم نہیں ہم چونکہ حضورؐ کے احسانات کے بدلہ سے عاجز تھے اللہ جل شانہ نے ہمارا عجز دیکھ کر ہم کو اسکی مکافات کا طریقہ بتایا کہ درود پڑھا جائے اور چونکہ ہم اس سے بھی عاجز تھے اسلئے ہم نے اللہ جل شانہ سے درخواست کی کہ تو اپنی شان کے موافق مکافات فرما۔ اھ مختصراً۔

چونکہ قرآن پاک کی آیت بالا میں درود شریف کا حکم ہے اسلئے علماء نے درود شریف پڑھنے کو واجب لکھا ہے جس کی تفصیل جو بھی فصل میں فائدہ ملے پڑے گی۔

یہاں ایک اشکال پیش آتا ہے جس کو علامہ رازیؒ نے تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ جب اللہ جل شانہ اور اسکے ملائکہ حضورؐ پر درود بھیجتے ہیں تو پھر ہمارے درود کی کیا ضرورت ہی اس کا جواب یہ ہے کہ ہمارا حضورؐ پر درود حضورؐ کی احتیاج کی وجہ سے نہیں اگر ایسا ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے درود کے بعد فرشتوں کے درود کی بھی ضرورت نہ رہتی بلکہ ہمارا درود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اطہار عظمت کے واسطے ہے جیسا کہ اللہ جل شانہ نے اپنے پاک ذکر کا بندوں کو حکم کیا حالانکہ اللہ جل شانہ کو اسکے پاک ذکر کی بالکل ضرورت نہیں اھ مختصراً۔

حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں کہ مجھ سے بعض لوگوں نے یہ اشکال کیا کہ آیت شریفہ میں صلوٰۃ کی نسبت تو اللہ تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے سلام کی نہیں کی گئی۔ میں نے اس کی وجہ بتائی کہ شاید اس وجہ سے کہ سلام دو معنی میں مستعمل ہوتا ہے ایک غائب مومنین کے حق میں دونوں معنی صحیح

ہو سکتے تھے اس لئے ان کو اس حکم کیا گیا۔ اور اللہ اور فرشتوں کے لحاظ سے تابعداری کے معنی صحیح نہیں ہو سکتے تھے اس لئے اس کی نسبت نہیں کی گئی۔ اس آیت شریفہ کے متعلق علامہ سخاوی نے ایک بہت ہی غیر تناک قصبہ لکھا ہے وہ احمد میانی سے نقل کرتے ہیں کہ میں منعائیں تمہا میں نے دیکھا کہ ایک شخص نے گرد بڑا مجمع ہوا ہے میں نے پوچھا یہ کیا بات ہے لوگوں نے بتایا یہ شخص بڑی اچھی آواز سے قرآن پڑھتے والا تھا قرآن پڑھتے ہوئے جب اس آیت پڑھتا تو یصلون علی النبی کے بجائے یصلون علی علی النبی پڑھ دیا جس کا ترجمہ یہ ہوا کہ اللہ اور اس کے فرشتے حضرت علیؑ پر درود بھیجتے ہیں جو نبی ہیں (غالباً پڑھنے والا افسی ہوگا) اس کے پڑھتے ہی گونگا ہو گیا برس اور جدام یعنی کوڑھ کی بیماری میں مبتلا ہو گیا اور اندھا اور پا بیج ہو گیا اھ۔ بڑی غیرت کا مقام ہے اللہ ہی محفوظ رکھے۔ اپنی پاک بارگاہ میں اور اپنے پاک کام میں اور پاک رسولوں کی شان میں بے ادبی سے ہم لوگ اپنی جہالت اور لاپرواہی سے اس کی بالکل پروا نہیں کرتے کہ ہماری زبان سے کیا نکل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنی کمر سے محفوظ رکھے۔

(۲) قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ
الَّذِينَ اصْطَفٰی رپ ۱۹-۱۹۶

آپ کہتے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے مزاوار ہیں اور اس کے ان بندوں پر سلام ہو جس کو اس نے منتخب فرمایا۔ (ربیان القرآن)

ف :- علمائے کرام نے لکھا ہے کہ یہ آیت شریفہ اگلے مضمون کے لئے بطور خطبہ کے ارشاد ہے اس آیت شریفہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی تعریف اور اللہ کے منتخب بندوں پر سلام کا حکم کیا گیا ہے حافظ ابن کثیرؒ اپنی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ نے اپنے رسولؐ کو حکم فرمایا ہے کہ سلام بھیجیں اللہ کے مختار بندوں پر اور وہ اس کے رسول اور نبیاء کرامؑ ہیں۔ جیسا کہ عبدالرحمن بن زید بن اسلم سے نقل کیا گیا ہے کہ عبادہ الذین اصطفے سے مراد نبیاء ہیں جیسا کہ دوسری جگہ اللہ کے پاک ارشاد بَشِّرَ النَّبِيَّ وَالْغَايِبِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ہے۔ اور امام ثوریؒ وسدیؒ وغیرہ سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ اس سے مراد صحابہ کرامؓ ہیں اور ابن عباسؓ سے بھی یہ قول نقل کیا گیا ہے اور ان دونوں میں کوئی منافاة نہیں کہ اگر صحابہ کرامؓ اس کے مصداق ہیں تو نبیاء کرامؑ اس میں بطریق اولیٰ داخل ہیں اھ۔

(۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى صَلَوةٍ وَاحِدَةٍ شَخْصٌ مَجْهُدٌ بِرَأْسِكَ فَعَدُّهُ بِرَأْسِكَ شَارَ صَلَاتِي اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ وَغَيْرُهُمْ كَذَا فِي التَّرْغِيبِ

ف: اللہ جل شانہ کی طرف سے تو ایک ہی درود اور ایک ہی رحمت ساری دنیا کے لئے کافی ہے چہ جائیکہ ایک دفعہ درود پڑھنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دس رحمتیں نازل ہوں۔ اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت درود شریف کی ہوگی کہ اسکے ایک دفعہ درود پڑھنے پر اللہ جل شانہ کی طرف سے دس رحمتیں نازل ہوں یہ کتنے خوش قسمت ہیں! ہاں اگرچہ جن کے معمولات میں روزانہ سوا کھ درود شریف کا معمول ہو جیسا کہ میں نے اپنے بعض نمائندانی اکابر کے متعلق سنا ہے۔

علامہ سخاویؒ نے عامر بن بیعہؓ سے حضورؐ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے۔ تمہیں اختیار ہے جتنا چاہے کم بھیجو، جتنا چاہے زیادہ اور یہی مضمون عبداللہ بن عمروؓ سے بھی نقل کیا گیا اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ اللہ اور اسکے فرشتے دس دفعہ درود بھیجتے ہیں اور بھی متعدد صحابہؓ سے علامہ سخاویؒ نے یہ مضمون نقل کیا ہے اور ایک جگہ لکھتے ہیں کہ جیسا اللہ جل شانہ نے حضورؐ اور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام کو اپنے پاک نام کے ساتھ کلمہ شہاد میں شریک کیا اور آپؐ کی اطاعت کو اپنی اطاعت آپؐ کی محبت کو اپنی محبت قرار دیا ایسے ہی آپؐ پر درود کو اپنے درود کے ساتھ شریک فرمایا پس جیسا کہ اپنے ذکر کے متعلق فرمایا اذکر وئی اذکر کھ ایسے ہی درود کے بارے میں ارشاد فرمایا جو آپؐ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے۔

ترغیب کی ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص حضورؐ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ شانہ اور اسکے فرشتے اس پر ستر دفعہ درود رحمت بھیجتے ہیں، یہاں ایک بات سمجھ لینا چاہئے کہ کسی عمل کے متعلق اگر ثواب کے متعلق کمی زیادتی ہو جیسا یہاں ایک حدیث میں دس اور ایک میں ستر آیا ہے تو اسکے متعلق بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ چونکہ اللہ جل شانہ کے احسانات امت محمدیہؐ پر روز افزوں ہوتے ہیں اسلئے جن روایتوں میں ثواب کی زیادتی ہے وہ بعد کی ہیں گویا اولاً حق تعالیٰ شانہ نے دس کا وعدہ فرمایا بعد میں ستر کا اور بعض علماء نے اس کو اشخاص

اور احوال اور اوقات کے اعتبار سے کم و بیش بتایا ہے فضائل نماز میں جماعت کی نماز میں پچیس گنے اور تیس گنے کے اختلاف کے بارے میں یہ مضمون گذر چکا ہے۔ ملا علی قاریؒ نے شروالی روایت کے متعلق لکھا کہ شاید یہ جمعہ کے دن کے ساتھ مخصوص ہے، اسلئے کہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ نیکوں کا ثواب جمعہ کے دن ستر گنا ہوتا ہے۔

(۴) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذُهِرْتُ عِنْدَكَ فَلْيُصَلِّ عَلَىَّ وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مَرَّةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ صَلَّى عَلَى صَلَوةٍ وَاحِدَةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحَقَّ عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَهُ بِهَا عَشْرَةَ رَجَائٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ كَذَا فِي التَّرْغِيبِ۔

حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جسکے سامنے میرا تذکرہ آوے اسکو چاہیئے کہ مجھ پر درود بھیجے اور جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجے گا اور اسکی دس خطائیں معاف کرے گا اور اسکے دل سے دس بدمذکرے گا۔

ف: علامہ منذریؒ نے ترغیب میں حضرت برادرؓ کی روایت بھی یہی مضمون نقل کیا ہے اور اس میں آٹھ اضافہ ہے کہ یہ اسکے لئے دس غلام آزاد کرنے کے بقدر ہوگا۔

اور ظہران کی روایت سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس پر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے۔ اور جو مجھ پر سو دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اسکی پیشانی پر برکت آئے گا مگر النفاق و بوائے من النار لکھ دیتے ہیں، یعنی یہ شخص نفاق سے بھی بری ہے اور جہنم سے بھی بری ہے، اور قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ اس کا شرف فرمائینگے۔ علامہ سخاویؒ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے جو مجھ پر دس دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر سو دفعہ درود بھیجے گا اور جو مجھ پر سو دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر ہزار دفعہ درود بھیجے گا، اور جو شوق و شوق میں اس پر زیادتی کرے گا میں اسکے لئے قیامت کے دن سفارشچی ہوں گا اور گواہ، حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ سے مختلف الفاظ کے ساتھ یہ مضمون نقل کیا گیا ہے کہ ہم چار بائچ آدمیوں میں سے کوئی نہ کوئی شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتا تھا تا کہ کوئی ضرورت اگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش آئے تو اسکی تعمیل کی جائے۔ ایک دفعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کسی باغ میں تشریف لے گئے میں بھی پیچھے پیچھے حاضر ہو گیا۔ حضور اقدس

صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں جا کر نماز پڑھی اور اتنا طویل سجدہ کیا مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پرواز کر گئی۔ میں اس تصور سے رونے لگا، حضور کے قریب جا کر حضور کو دیکھا حضور نے سجدہ سے فارغ ہو کر دریافت فرمایا عبد الرحمن کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اتنا طویل سجدہ کیا کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں رخصت نہ ہو جائے، آپ کی روح تو پرواز نہیں کر گئی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے میری امت کے بارے میں مجھ پر ایک انعام فرمایا ہے اس کے شکرانہ میں اتنا طویل سجدہ کیا وہ انعام یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے یوں فرمایا کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ جل شانہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھیں گے اور دس گناہ معاف فرمائیں گے۔ ایک روایت میں اسی قصہ میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ عبد الرحمن کیا بات ہے؟ میں نے اپنا اندیشہ ظاہر کیا، حضور نے فرمایا ابھی جبریلؑ میرے پاس آئے تھے اور مجھ سے یوں کہا کہ کیا تمہیں اس سے خوشی نہیں ہوگی کہ اللہ جل شانہ نے یہ ارشاد فرمایا ہے جو تم پر درود بھیجے گا میں اس پر درود بھیجوں گا اور جو تم پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلام بھیجوں گا۔ (لکذا فی الترغیب) حضرت علامہ سخاویؒ نے حضرت عمرؓ سے بھی اسی قسم کا مضمون نقل کیا ہے۔

حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی بشاشت تشریف لائے چہرہ انور پر بشاشت کے اثرات تھے، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے چہرہ انور پر آج بہت ہی بشاشت ظاہر ہو رہی ہے، حضور نے فرمایا صحیح ہے میرے پاس میرے رب کا پیام آیا ہے جس میں اللہ جل شانہ نے یوں فرمایا ہے کہ تیری امت میں سے جو شخص ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھے گا اور دس سببات اس سے مٹائیں گے اور دس درجے اس کے بلند کریں گے۔ ایک روایت میں اسی قصہ میں ہے کہ تیری امت میں سے جو شخص ایک دفعہ درود بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ درود بھیجوں گا اور جو مجھ پر ایک دفعہ سلام بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ سلام بھیجوں گا۔ ایک اور روایت میں اسی قصہ میں ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور بشاشت سے بہت ہی چمک اٹھا اور خوشی کے انوار چہرہ انور پر بہت ہی محسوس ہو رہے تھے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! جتنی خوشی آج چہرہ انور پر محسوس ہو رہی ہے اتنی تو پہلے محسوس نہیں ہوتی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے کیوں نہ خوشی ہو، ابھی جبریلؑ میرے پاس سے گئے ہیں اور وہ یوں کہتے تھے کہ آپ کی امت

میں سے جو شخص ایک دفعہ بھی درود پڑھے گا اللہ جل شانہ اس کی وجہ سے دس نیکیاں اسکے نامہ اعمال میں لکھیں گے اور دس گنا عفات فرمائیں گے اور دس درجے بند کریں گے اور ایک فرشتہ اس سے وہی کہے گا جو اس نے کہا حضور فرماتے ہیں۔ میں نے جبریل سے پوچھا یہ فرشتہ کیسا، تو جبریل نے کہا کہ اللہ جل شانہ نے ایک فرشتہ کو قیامت تک کے لئے مقرر کر دیا ہے کہ جو آپ پر درود بھیجے وہ اس کے لئے وَاَنْتَ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ دُعا کرے رکزاتی الترغیب علامہ سخاوی نے ایک اشکال کیا ہے کہ جب قرآن پاک کی آیت مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ مِثَالِهَا کی بنا پر ہر نیکی کا ثواب دس گنے ملتا ہے تو پھر درود شریف کی کیا خصوصیت ہے۔ بندہ کے نزدیک تو اس کا جواب آسان ہے اور وہ یہ کہ حسب ضابطہ اسکی دس نیکیاں علیحدہ ہیں اور اللہ جل شانہ کا دس دفعہ درود بھیجنا مستقل مزید النعماء ہے۔ اور خود علامہ سخاوی نے اس کا جواب یہ نقل کیا ہے کہ اول تو اللہ جل شانہ کا دس مرتبہ درود بھیجنا اسکی اپنی نیکی کے دس گنے ثواب سے کہیں زیادہ ہے، اسکے علاوہ دس مرتبہ درود کے ساتھ دس رحول کا بلند کرنا دس گنا ہوں کا مٹا کرنا دس نیکیوں کا اسکے نامہ اعمال میں لکھنا اور دس غلاموں کے آزاد کرنے کے بقدر ثواب ملنا مزید برآں حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے زاد المعاد میں تحریر فرمایا ہے کہ جس طرح حدیث شریف کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک بار درود پڑھنے سے دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں اسی طرح سے قرآن شریف کے اشارہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ارفع میں ایک گستاخی کرنے سے لغو ذلالت مٹتا اس شخص پر منجانب اللہ دس لعنتیں نازل ہوتی ہیں، چنانچہ ولید بن مغیرہ کے حق میں اللہ تعالیٰ نے بسرا استہزاء یہ دس کلمات ارشاد فرمائے۔ حلاف مہین، ہماز مشاء، بنیمیم، مناع للخیر، معتدا، ائیم، عتک، زنیم، کذب الآیات بدالت قولہ تعالیٰ اِذَا تَتْلُو عَلَیْہِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلَیْنَ فقط یہ الفاظ جو حضرت تھانویؒ نے تحریر فرمائے ہیں یہ سب کے سب انتیسویں پارے میں سورہ نون کی اس آیت میں وارد ہوئے ہیں وَلَا تَطْعَمْ كُلَّ حَلَاثٍ مَّحِیْنٍ هَمَّا زَمْشَاءَ بَنِیْمٍ مَّنَاعٍ لِلْخَیْرِ مُعْتَدٍ اَرْشِیْمٍ عَتَلٍ مَّبْعَدٍ ذٰلِكَ زَنْیْمٍ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَبَیْنِیْ اِذَا تَتْلُو عَلَیْہِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلَیْنَ ترجمہ:- اور آپ کسی ایسے شخص کا کہنا نہ مانیں جو بہت قسمیں کھانے والا ہو، بے وقعت ہو، طعنہ دینے والا ہو، چغلیاں لگانا پھرتا ہو، نیک کام سے روکنے والا ہو، احد سے گذرنے والا ہو، گناہوں کا کرنے والا ہو، سخت مزاج ہو اسکے علاوہ حرامزدہ ہو اس سبب کہ وہ مال و اولاد والا ہو جب

ہماری آیتیں اسکے سامنے پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ بے سند باتیں ہیں جو اگلوں سے منقول چلی آتی ہیں (بیان القرآن)

(۵) عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِى يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَى صَاوَةِ رِوَاةِ التِّرْمِذِيِّ وَابْنِ حَبَّانٍ وَصَحِيحِهِ كَلَاهِمًا مِّنْ رِّوَايَةِ مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ كَذَا فِى التَّرغِيبِ وَبَسْطِ السَّخَاوِى فِى الْقَوْلِ الْبَالِغِ الصَّلَامُ عَلَى تَخْرِيجِهِ۔

حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بلاشبہ قیامت میں لوگوں میں سب سے زیادہ مجھ سے قریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے۔

ف: علامہ سخاوی نے قول بدیع میں الدر المنظوم سے حضور کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تم میں کثرت سے درود پڑھنے والا کل قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔ حضرت انس کی

حدیث سے بھی یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ قیامت میں ہر موقع پر مجھ سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھنے والا ہوگا۔ فصل دوم کی حدیث ۳۱ میں بھی یہ مضمون آ رہا ہے، نیز حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ قبر میں ابتداءً تم سے میرے بلے میں سوال کیا جائے گا۔ ایک دوسری حدیث میں نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود بھیجنا قیامت کے دن پکڑاؤ کے اندھیرے میں نور ہے اور جو یہ چاہے کہ اسکے اعمال بہت بڑی ترازو میں تکیں اسکو چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرے۔ ایک اور حدیث میں حضرت انسؓ سے نقل کیا ہے سب سے زیادہ نجات والا قیامت کے دن اسکے ہولوں سے اور اسکے مقامات سے وہ شخص ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجتا ہو۔ زاد السعید میں حضرت انسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ جو مجھ پر درود کی کثرت کرے گا وہ عرش کے سایہ میں ہوگا۔ علامہ سخاوی نے ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تین آدمی قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوں گے جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا۔ ایک وہ شخص جو کسی مصیبت زدہ کی مصیبت ہٹائے۔ دوسرا وہ جو میری سنت کو زندہ کرے۔ تیسرے وہ جو میرے اوپر کثرت سے درود بھیجے۔ ایک اور حدیث میں علامہ سخاوی نے حضرت ابن عمرؓ کے واسطے سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ اپنی مجالس کو درود شریف کے ساتھ مزین کیا کرو اسلئے کہ مجھ پر درود پڑھنا تمہارے لئے

قیامت میں نور ہے علامہ سخاویؒ نے قوت القلوب سے نقل کیا ہے کہ کثرت کی کم سے کم مقدار تین مرتبہ ہے اور حضرت اقدس گنگوہی قدس سرہ بھی اپنے متوسلین کو تین سو مرتبہ بتاتے تھے جیسا کہ آئمہ فضل سوم حدیث ۲ پر آ رہا ہے، علامہ سخاویؒ نے حدیث بالا ان اذی الناس کے ذیل میں لکھا ہے کہ ابن حبان نے اپنی صحیح میں حدیث بالا کے بعد لکھا ہے کہ اس حدیث میں واضح دلیل ہے اس بات پر کہ قیامت کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سب سے زیادہ حضرات محدثین ہوں گے اسلئے کہ یہ حضرات سب سے زیادہ درود پڑھنے والے ہیں۔ اسی طرح حضرت ابو سعیدؓ نے بھی کہا ہے کہ اس فضیلت کے ساتھ حضرات محدثین مخصوص ہیں اسلئے کہ جب وہ حدیث نقل کرتے ہیں یا لکھتے ہیں تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام کے ساتھ درود شریف ضرور بتاتے اسی طرح سے خطیب ابو نعیم سے بھی نقل کیا ہے کہ یہ فضیلت محدثین کے ساتھ مخصوص ہے علماء نے لکھا ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب وہ احادیث پڑھتے ہیں یا نقل کرتے ہیں یا لکھتے ہیں تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام کے ساتھ کثرت سے درود لکھنے یا پڑھنے کی نوبت آتی ہے۔ محدثین سے مراد اس موقع پر آئمہ حدیث نہیں ہیں بلکہ وہ سب حضرات اس میں داخل ہیں جو حدیث پاک کی کتابیں پڑھتے یا پڑھاتے ہوں چاہے غزنی میں ہوں یا اردو میں۔ زاد السعید میں طبرانی سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجے کسی کتاب میں (یعنی لکھے) ہمیشہ فرشتے اس پر درود بھیجتے رہیں گے، جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا۔ اور طبرانی ہی سے حضور کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص صبح کو مجھ پر درود یا درود بھیجے اور شام کو درود بار قیامت کے دن اسکے لئے میری شفاعت ہوگی۔ اور امام مستغفریؒ سے حضور کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو کوئی ہر روز سو بار مجھ پر درود بھیجے اس کی سو حاجتیں پوری کی جائیں تیس دنیا کی باقی آخرت کی۔

(۴) عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

ابن مسعودؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ

ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ جل شانہ کے بہت

يَبْلُغُونَ عَنِّي أُمَّتِي السَّلَامُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ

سے فرشتے ایسے ہیں جو زمین میں پھرتے رہتے

حَبَّانُ فِي صَحِيحِهِ كَذَا فِي التَّرْغِيبِ زَادَ فِي الْقَوْلِ

ہیں اور میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں

الْبَدَائِعِ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَغَيْرُهُمَا وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ -

ابن مسعودؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا

ف: یہ بھی متعدد صحابہ کرامؓ سے یہ مضمون نقل کیا گیا ہے۔ علامہ سخاویؒ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت سے بھی یہی مضمون نقل کیا ہے کہ اللہ جل شانہ کے کچھ فرشتے زمین میں پھرتے رہتے ہیں جو میری امت کا درود بخدا کر رہے ہیں۔ یہ فرشتے ہیں حضرت امام حسنؓ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تم جہاں کہیں ہو مجھ پر درود پڑھتے رہا کرو بیشک تمہارا درود میرے پاس پہنچتا رہتا ہے۔ اور حضرت انسؓ کی حدیث سے حضور کا یہ ارشاد نقل کیا ہے جو کوئی مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے اور میں اس کے بدلہ میں اس پر درود بھیجتا ہوں اور اس کے علاوہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں مشکوٰۃ میں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود پڑھا کر داس لئے کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔

(۷) عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَكُلَّ بَقَرِيٍّ مَلَكًا أَعْطَاهُ اسْمَاءَ الْخَلَائِقِ فَلَا يُصَلِّي عَلَى أَحَدٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَبْلَغَنِي بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ هَذَا أَفْلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلَّى عَلَيْكَ رِزَاهُ الْبِزَارُ كَذَا فِي التَّرْغِيبِ وَذَكَرَ تَحْرِيجَهُ السَّخَاوِيُّ فِي الْقَوْلِ الْبَدِيعِ۔

حضرت عمار بن یاسرؓ نے حضور کا ارشاد نقل کیا ہے کہ اللہ جل شانہ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر کر رکھا ہے جس کو ساری مخلوق کی باتیں سننے کی قدرت عطا فرمائی ہے پس جو شخص بھی مجھ پر قیامت تک درود بھیجتا رہے گا وہ فرشتہ مجھ کو اس کا اور اس کے باپ کا نام لیکر درود پہنچاتا ہے کہ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اس نے آپ پر درود بھیجا ہے۔

ف: علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں بھی اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ اور اس میں اتنا اضافہ ہے کہ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اس نے آپ پر درود بھیجا ہے حضور نے فرمایا کہ پھر اللہ جل شانہ اس کے ہر درود کے بدلہ میں اس پر دس مرتبہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں۔ ایک اور حدیث سے یہ مضمون نقل کیا ہے کہ اللہ جل شانہ نے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کو ساری مخلوق کی بات سننے کی قوت عطا فرمائی ہے وہ قیامت تک میری قبر پر متعین ہے گا۔ جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجے گا تو وہ فرشتہ اس شخص کا اور اس کے باپ کا نام لے کر مجھ سے کہتا ہے کہ فلاں نے جو فلاں کا بیٹا ہے آپ پر

درود بھیجا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ شانہ نے مجھ سے یہ ذمہ لیا ہے کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجیں گے۔ ایک اور حدیث سے بھی یہی فرشتہ والا مضمون نقل کیا ہے اور اسکے آخر میں یہ مضمون ہے کہ میں نے اپنے رب سے یہ درخواست کی تھی کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجے۔ حق تعالیٰ شانہ نے میری یہ درخواست قبول فرمائی۔ حضرت ابو امامہؓ کے واسطے سے بھی حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود رحمت بھیجتے ہیں اور ایک فرشتہ اس پر مقرر ہوتا ہے جو اس درود کو مجھ تک پہنچاتا ہے۔ ایک جگہ حضرت انسؓ کی حدیث سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص میرے اوپر جمعہ کے دن یا جمعہ کی شب میں درود بھیجے اللہ جل شانہ اس کی سوجا تئیں پوری کرتے ہیں اور اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتے ہیں۔ جو اسکو میری قبر میں مجھ تک ایسی طرح پہنچاتا ہے جیسے تم لوگوں کے پاس پہنچا بھیجے جاتے ہیں۔

اس حدیث پر یہ اشکال نہ کیا جائے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک فرشتہ ہے جو قبر اطہر پر متعین ہے جو ساری دنیا کے صلوٰۃ و سلام حضور تک پہنچاتا ہے اور اس سے پہلی حدیث میں آیا تھا کہ اللہ کے بہت سے فرشتے زمین میں پھرتے رہتے ہیں جو حضور تک امت کا سلام پہنچاتے رہتے ہیں۔ اسلئے کہ جو فرشتہ قبر اطہر پر متعین ہے اس کا کام صرف یہی ہے کہ حضور تک امت کا سلام پہنچاتا رہے اور یہ فرشتے جو سیاحین ہیں یہ ذکر کر کے حلقوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں اور جہاں کہیں درود ملتا ہو اسکو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں۔ اور یہ عام مشاہدہ ہے کہ کسی بڑے کی خدمت میں اگر کوئی پیام بھیجا جاتا ہے اور مجمع میں اسکو ذکر کیا جاتا ہے تو ہر شخص اس میں فخر اور تقرب سمجھتا ہے کہ وہ پیام پہنچانے اپنے کا برا اور بزرگوں کے یہاں میں نظر بار بار دیکھنے کی نوبت آئی۔ پھر سید الکونین فخر اہل صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک بارگاہ کا توبہ چھٹا ہی کیا۔ اسلئے جتنے بھی فرشتے پہنچائیں بر محل ہے۔

(۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَبْعَتَهُ وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ نَارِيًّا أُلْفَتُهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ كَذَا فِي الشُّكُوَّةِ

حضرت ابو ہریرہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص میرے اوپر میری قبر کے قریب درود بھیجتا ہے میں اسکو خود سننا ہوں اور جو دوسرے مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ کو

پہنچا دیا جاتا ہے۔

وَبَسْطِ السَّخَاوَةِ فِي تَخْرِيجِهِ

ف: علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں متعدد روایات کے یہ مضمون نقل کیا ہے کہ جو شخص دُور سے درود بھیجے فرشتے اس پر تعین ہے کہ حضورؐ تک پہنچائے۔ اور جو شخص قریب سے پڑھتا ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس کو خود سننے ہیں۔ جو شخص دُور سے درود بھیجے اسکے متعلق تو پہلی روایات میں تفصیل سے گزرا ہی چکا کہ فرشتے اس پر تعین ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر جو شخص درود بھیجے اسکو حضورؐ تک پہنچا دیں۔ اس حدیث پاک میں دوسرا مضمون کہ جو قبر اظہر کے قریب درود پڑھے اس کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفس خود سننے ہیں۔ بہت ہی قابل فخر، قابل عزت، قابل لذت چیز ہے۔ علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں سلیمان بن یحیم سے نقل کیا ہے کہ میں نے خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ! یہ جو لوگ حاضر ہوتے ہیں اور آپ پر سلام کرتے ہیں آپ اس کو سمجھتے ہیں؟ حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہاں سمجھتا ہوں اور ان کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں۔ ابراہیم بن شیبان کہتے ہیں کہ میں حج سے فرار پر مدینہ منورہ حاضر ہوا اور میں نے قبر شریف کے پاس جا کر سلام عرض کیا تو میں نے حجرہ شریف کے اندر سے وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ کی آواز سُنی۔ ملا علی قاریؒ کہتے ہیں کہ اس میں شک نہیں کہ درود شریف قبر اظہر کے قریب پڑھنا افضل ہے دُور سے پڑھنے سے۔ اس لئے کہ قرب میں جو خشوع و خضوع اور حضور قلب حاصل ہوتا ہے وہ دُور میں نہیں ہوتا۔ صاحب مظاہر حق اس حدیث پر لکھتے ہیں یعنی پاس والے کا درود خود سنتا ہوں بلا واسطہ اور دُور والے کا درود ملائکہ سیاحین پہنچاتے ہیں۔ اور جواب سلام کا بہر صورت دیتا ہوں اس سے معلوم کیا جا رہے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے کی کیا بزرگی ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے والے کو خصوصاً بہت بھیجنے والے کو کیا شرف حاصل ہوتا ہے۔ اگر تمام عمر کے سلاموں کا ایک جواب آوے سعادت ہے چہ جائیکہ ہر سلام کا جواب آوے۔

بہر سلام مکن رنجہ در جواب آل لب: کہ صد سلام مرا بس یکے جواب از تو انتہی
اس مضمون کو علامہ سخاویؒ نے اس طرح ذکر کیا ہے کہ کسی بندے کی شرافت کے لئے یہ کافی ہے کہ اسکا نام خیر کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آجائے۔ اسی ذیل میں یہ شعر بھی کہا گیا ہے۔
وَمِنْ خُطَرٍ مِنْهُ بِأَلَكْ خُطْرَةٌ ۖ حَقِيقَ بَأْسٍ لِّسَوَادَانِ يَتَقَدَّمَا

تو مجھ بچس نبوتِ قسمت کا خیال غمی تیرے دلیں گزر جائے وہ اسکا مستحق ہے کہ جتنا بھی چاہے فخر کرے اور پیش قدمی کرے (اچھے کوئے) عذر ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے کہ اس محفل میں ہے۔

اس روایت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے خود سننے میں کوئی اشکال نہیں اسلئے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں لکھا ہے کہ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس کی تصدیق کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اپنی قبر شریف میں۔ اور آپ کے بدن اطہر کو زمین نہیں کھا سکتی اور اس پر اجماع ہے۔ امام بیہقی نے انبیاء کی حیات میں ایک مستقل رسالہ تصنیف فرمایا ہے۔ اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث الانبیاء فی قبورہم یصلون کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ علامہ سخاویؒ نے اسکی مختلف طریق سے تخریج کی ہے اور امام مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میں شیبہ راج میں حضرت موسیٰؑ کے پاس سے گذرا وہ اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے نیز مسلم ہی کی روایت سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میں نے حضرات انبیاء کی ایک جماعت کے ساتھ اپنے آپ کو دیکھا تو میں نے حضرت عیسیٰؑ اور حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کو کھڑے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب نعل مبارک کے قریب حاضر ہوئے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ الزر کو جو چادر سے ڈسکا ہوا تھا کھولا اور اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب فرماتے ہوئے عرض کیا میں نے مان باپ آپ پر قربان اے اللہ کے نبی اللہ جل شانہ آپ پر دو موتیں جمع نہ کریں گے ایک موت جو آپ کے لئے مقدر تھی وہ آپ پوری کر چکے (بخاری) علامہ سیوطیؒ نے حیاتِ انبیاء میں مستقل ایک رسالہ تصنیف فرمایا ہے۔ اور فصل ثانی کی حدیث میں بر بھی مستقل مضمون آرا ہے کہ اللہ جل شانہ نے زمین پر یہ پیسہ حرام کر رکھی ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے بدنوں کو کھائے۔

علامہ سخاویؒ قول بدیع میں تحریر فرماتے ہیں کہ مستحب ہے کہ جب مدینہ منورہ کے مکانات اور درختوں وغیرہ پر نظر پڑے تو درود شریف کثرت سے پڑھے اور جتنا قریب ہو جائے اتنا ہی درود شریف میں اضافہ کرتا جائے اسلئے کہ یہ مواقع وحی اور قرآن پاک کے نزول سے معمور ہیں۔ حضرت جبریل حضرت میکائیل کی بار بار یہاں آمد ہوتی ہے اور اسکی مٹی بید البشر پر شستیل ہے۔ اسی جگہ سے اللہ کے دین اور اس کے

پاک رسول کی سنتوں کی اشاعت ہوتی ہے یہ فضائل اور خیرات کے مناظر ہیں۔ یہاں پہنچ کر اپنے قلب کو نہایت ہیبت اور عظیم سے بھر پور کر لے۔ گویا کہ وہ حضور کی زیارت کر رہا ہے اور یہ تو محقق ہے کہ حضور اسکا سلام سن رہے ہیں۔ آپس کے جھگڑے اور فضول باتوں سے احتراز کرے اس کے بعد قبلہ کی جانب سے قبر شریف پر حاضر ہوا اور بقدر چار ہاتھ فاصلہ سے کھڑا ہوا اور نیچی نگاہ رکھتے ہوئے نہایت خشوع و خضوع اور ادب احترام کے ساتھ یہ پڑھے :-

السلام عليك يا رسول الله السلام عليك
يا نبي الله السلام عليك يا خير خلق الله
السلام عليك يا خير خلق الله السلام
عليك يا حبيب الله السلام عليك يا سيد
المُرسلين السلام عليك يا خاتم النبیین
السلام عليك يا رسول رب العالمین
السلام عليك يا قائد الغر المحجلین
السلام عليك يا بشير السلام عليك يا نذیر
السلام عليك وعلى اهل بيتك الطاهرين
السلام عليك وعلى ارجلكم الطاهرات
امهات المؤمنین السلام عليك وعلى
اصحابك اجمعین السلام عليك وعلى
سائر الانبياء والمرسلین وسائر عباد الله
الصالحین جزاك الله عنا يا رسول الله
افضل ما جزى نبيا عن قوميه ورسولا
عن امتيه وصلى الله عليك طمنا وكرام
الذاکرین وکلمنا غفل عن ذکرک
الغافلون وصلى عليك في الاولین وصلى

آپ پر سلام لے اللہ کے رسول آپ پر سلام
لے اللہ کے نبی۔ آپ پر سلام لے اللہ کی
برگزیدہ ہستی آپ پر سلام لے اللہ کی مخلوق میں
سب سے بہتر ذات۔ آپ پر سلام لے اللہ کے
حبیب۔ آپ پر سلام لے رسولوں کے سردار۔
آپ پر سلام لے خاتم النبیین۔ آپ پر سلام
لے رب العالمین کے رسول۔ آپ پر سلام لے مقرر
ان لوگوں کے، جو قیامت میں روشن چہرے والے
اور روشن ہاتھ پاؤں والے ہوں گے۔ یہ مسلمانوں
کی خاص علامت ہے کہ دنیا میں جن اعضا کو وہ خود
میں دھوئے رہے ہیں وہ قیامت کے دن نہایت
روشن ہونگے۔ آپ پر سلام لے جنت کی بشارت
دینے والے۔ آپ پر سلام لے جہنم سے ڈرانے والے۔
آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر سلام جو طاهر
ہیں سلام آپ پر اور آپ کی ازواج مطہرات
جو سارے مومنوں کی مائیں ہیں سلام آپ پر اور
آپ کے تمام صحابہ کرام پر سلام آپ پر اور تمام
انبیاء اور تمام رسولوں پر اور تمام اللہ کے نیک

عَلَيْكَ فِي الْخَيْرِ مِنْ أَفْضَلٍ وَأَحْسَنٍ
وَاطَّيَّبَ مَا صَارَ عَلَى أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ
أَجْمَعِينَ كَمَا اسْتَنْقَذَ نَارَكَ مِنَ الضَّلَالَةِ
وَبَعَثَ نَارَكَ مِنَ الْعَمَى وَالْجَهَالَةِ أَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ عَبْدُهُ وَ
رَسُولُهُ وَأَمِينُهُ وَخَيْرُهُ مِنْ خَلْقِهِ
وَأَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَهَ وَأَدَّيْتَ
الْأَمَانَةَ وَنَصَّيْتَ الْأُمَّةَ وَجَاهَدْتَ فِي اللَّهِ
حَقَّ جِهَادِهِ -

الَّتِي هَدَانِي إِلَيْهَا نَبِيِّنِي أَنْ
يَأْمُرَهُ الْأَمَلُونَ

قلت وذكره النووي في مناسكه بالثرمه -

بمذہب پر۔ یا رسول اللہ! اللہ جل شانہ آپ کو ہم
لوگوں کی طرف سے ان سب سے بڑھ کر عزائے خیر عطا
فرمائے جتنی کہ کسی بھی کو اس کی قوم کی طرف سے
اور کسی رسول کو اس کی امت کی طرف سے عطا
فرمانی ہوں اور اللہ تعالیٰ آپ پر درود بھیجے جب بھی
ذکر کرنے والے آپ کا ذکر کریں اور جب بھی کہ نفل
لوگ آپ کے ذکر سے نفل ہوں اور اللہ تعالیٰ شانہ
آپ پر اولین میں درود بھیجے، اللہ تعالیٰ شانہ
آپ پر آخرین میں درود بھیجے اس سب سے افضل اور اکمل
اور پاکیزہ جو اللہ نے اپنی ساری مخلوق میں سے
کسی پر بھی بھیجا ہو جیسا کہ اس نے نجات دی ہم کو
آپ کی برکت سے گمراہی سے اور آپ کی وجہ سے

بہالت اور اندھے پن سے بصیرت عطا فرمائی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی
دیتا ہوں اس بات کی کہ آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اس کے امین ہیں اور ساری مخلوق میں سے
اس کی برگزیدہ ذات ہیں اور اس کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اللہ کی رسالت کو پہنچا دیا اس کی امانت کو ادا کر دیا
امت کے ساتھ پوری پوری خیر خواہی فرمائی۔ اور اللہ کے بارے میں کوشش کا حق ادا فرما دیا۔ یا اللہ آپ کے
اس سے زیادہ عطا فرما جسکی امید کرنے والے امید کر سکتے ہیں۔ رہبان تک سلام کا ترجمہ ہوا) اسکے بعد اپنے
نفس کے لئے اور سارے مومنین اور مومنات کے لئے دعا کرے اسکے بعد حضرات شیخین حضرت ابوبکر
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر سلام پڑھے اور ان کے لئے بھی دعا کرے۔ اور اللہ سے اسکی بھی دعا کرے
کہ اللہ جل شانہ ان دونوں حضرات کو بھی ان کی مساعی جمیلہ جو انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد
میں خرچ کی ہیں اور جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حق ادائیگی میں خرچ کی ہیں ان پر بہتر سے بہتر
عزائے خیر عطا فرمائے۔ اور یہ سمجھ لینا چاہئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اظہر کے پاس کھڑے ہو کر سلام
پڑھنا درود پڑھنے سے زیادہ افضل ہے یعنی اسلام علیک یا رسول اللہ! افضل ہے الصلوٰۃ علیک یا رسول اللہ!

علامہ باجمی کی رائے یہ ہے کہ درود افضل ہے۔ علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے جیسا کہ علامہ مجد الدین صاحب قاموس کی رائے ہے۔ اسلئے کہ حدیث میں مَامِنْ مُسْلِمٍ يُسَلِّمُ عَلَى عِنْدَ تَبْرُجِي آيا ہے۔ انتہی۔ علامہ سخاوی کا اشارہ اس حدیث پاک کی طرف ہے جو ابو داؤد شریف وغیرہ میں حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کی گئی ہے کہ جب کوئی شخص مجھ پر سلام کرتا ہے تو اللہ جل شانہ مجھ پر میری روح لوٹا دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ میں اسکے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ لیکن اس ناکارہ کے نزدیک صلاۃ کا لفظ ر یعنی درود بھی کثرت سے روایات میں ذکر کیا گیا ہے۔ چنانچہ اسی روایت میں جو اوپر بھی ملے پر گزری ہے اس میں یہ ہے کہ جو شخص میری قبر کے قریب درود پڑھتا ہے میں اس کو سنتا ہوں۔ اسی طرح بہت سی روایات میں یہ بخیر بیان آیا ہے۔ اسلئے بندہ کے خیال میں اگر ہر جگہ درود و سلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے یعنی بجائے السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وغیرہ کے الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ۔ اسی طرح اخیر تک سلام کے ساتھ الصلاۃ کا لفظ بھی بڑھا دے تو زیادہ اچھا ہے۔ اس صورت میں علامہ باجمی اور علامہ سخاوی دونوں کے قول پر عمل ہو جائے گا۔ وفاء الوفاء میں لکھا ہے کہ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن حسین سامری خنبلی اپنی کتاب مستوعب میں زیارۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باب میں آداب زیارت ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں پیر قبر شریف کے قریب آئے اور قبر شریف کی طرف منہ کر کے اور منبر کو اپنی بائیں طرف کر کے کھڑا ہو۔ اور اسکے بعد علامہ سامری خنبلی نے سلام اور دعا کی کیفیت لکھی ہے اور منجملہ اسکے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ پڑھے :- اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فِي حَتَابِكَ لِنَبِيِّكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَوْ اَتَّخَمُوا اَذْطَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ جَاؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا وَاللّٰهُ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوْ جَدَّ وَاللّٰهُ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○ وافی قدایت نبیک مستغفرا فاسئلك ان توجب لي المغفرة كما اوجبتها لمن اتاه في حياته اَللّٰهُمَّ اِنِّي اتوجه اليك نبیک صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ :- اے اللہ تو نے اپنے پاک کلام میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں ارشاد فرمایا کہ اگر وہ لوگ جب مہنبوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور پیر اللہ جل شانہ سے معافی چاہتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے تو ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ کا قبول کرنے والا برحمت کرنے والا پاتے اور میں تمہیں نبی کے پاس حاضر ہوا ہوں اس حال میں کہ استغفار کرنے والا

ہوں۔ تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ تو میرے لئے مغفرت کو واجب کرنے جیسا کہ تو نے مغفرت واجب کی تھی اس شخص کے لئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ان کی زندگی میں آیا ہو۔ اے اللہ میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں، تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے۔ اسکے بعد اور بھی چوڑی دعائیں ذکر کی۔

(۹) عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنِّي أَكْثَرُ الصَّلَاةِ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ
مِنْ صَلَاتِي فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ لَبَّيْ
قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ
قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ
خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ ثُلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ
فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ أَجْعَلْ
لَكَ صَلَاتِي كَهَيْئَةِ إِذَا تَكْفَى هَمَّكَ
وَيُكَفِّرُ لَكَ ذَنْبَكَ۔

رواہ الترمذی زاد المنذری فی الترغیب
احمد والحاکم وقال صحیحہ وبسط السنن
فی تخریجہ۔

عروض کیا تو دو تہائی کر دوں حضور نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس سے بڑھا دے تو میرے لئے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر میں اپنے سارے وقت کو آپ کے درود کے لئے مقرر کرتا ہوں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس صورت میں تیرے سارے فکروں کی کفایت کی جائے گی اور تیرے گناہ بھی معاف کر دیئے جائیں گے۔

ف: مطلب تو واضح ہے وہ یہ کہ میں نے کچھ وقت اپنے لئے دعاؤں کا مقرر کر رکھا ہے اور چاہتا ہوں کہ درود شریف کثرت سے پڑھا کروں تو اپنے اس معین وقت میں سے درود شریف کے لئے کتنا وقت تجویز کروں مثلاً میں نے اپنے اور دو وظائف کے لئے دو گھنٹے مقرر کر رکھے ہیں تو اس میں سے کتنا وقت درود شریف کے لئے تجویز کروں۔ علامہ سخاوی نے امام احمد کی ایک روایت سے یہ نقل کیا ہے،

کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں اپنے سارے وقت کو آپ پر درود کے لئے مقرر کر دوں تو کیسا؟ حضور نے فرمایا اسی صورت میں حق تعالیٰ شانہ تمہارے دُعا کو دینا اور آخرت کے سارے فکروں کی کفایت فرمائے گا۔ علامہ سخاویؒ نے متعدد صحابہ سے اسی قسم کا منعمون نقل کیا ہے اس میں کوئی اشکال نہیں کہ متعدد صحابہ کرامؓ نے اس قسم کی درخواستیں کی ہوں۔ علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ درود شریف چونکہ اللہ کے ذکر پر اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم پر مشتمل ہے تو حقیقت میں یہ ایسا ہی ہو جیسا دوسری حدیث میں اللہ جل شانہ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جس کو میرا ذکر مجھ سے دُعا مانگنے میں مانع ہو۔ یعنی کثرتِ ذکر کی وجہ سے دُعا کا وقت نہ ملے تو میں اس کو دُعا مانگنے والوں سے زیادہ دوں گا۔ صاحبِ مظاہرِ حق نے لکھا ہے کہ سبب اس کا یہ ہے کہ جب بندہ اپنی طلب و غیبت کو اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ چیز میں کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھتا ہے اپنے مطالب پر تو وہ کفایت کرتا ہے اس کے سبب مہات کی۔ مَنْ كَانَ لِلَّهِ كَانَ لِلَّهِ لَئِنْ جَاءَ اللَّهُ بِشَيْءٍ مِّنْ دُونِ الَّذِي كَانَتْ لِهُ مِنْهُ خِيفَ أَن يَسْجُدَ لَهَا وَلَيَكُنَّ مِنَ الْعَاكِفِينَ لَهَا۔ یعنی جو اللہ کا ہو رہتا ہے وہ کفایت کرتا ہے اس کو۔ جب شیخ بزرگوار عبد الوہاب متقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس مسکن کو یعنی شیخ عبد الحق کو واسطے زیارتِ مدینہ منورہ کے رخصت کیا فرمایا کہ جانو اور آگاہ ہو کہ نہیں ہے اس راہ میں کوئی عبادت بعد از ارفرائض کے مانند درود کے اوپر رسید کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چاہیئے کہ تمام اوقات اپنے کو اس میں صرف کرنا اور چیز میں مشغول نہ ہونا۔ عرض کیا گیا کہ اس کے لئے کچھ تدبیریں ہیں۔ فرمایا یہاں معین کرنا نہ کاشتِ رط نہیں آنا پڑھو کہ ساتھ اس کے رطب اللسان ہو اور اس کے رنگ میں رنگین ہو اور استغفر ہو اس میں اھ اس پر یہ اشکال نہ کیا جائے کہ اس حدیث پاک سے یہ معلوم ہوا کہ درود شریف سبب اور دو وظائف کے بجائے پڑھنا زیادہ مفید ہے۔ اس لئے کہ اول تو خود اس حدیث پاک کے درمیان میں اشارہ ہے کہ انہوں نے یہ وقت اپنی ذات کے لئے دُعاؤں کا مقرر کر رکھا تھا۔ اس میں سے درود شریف کے لئے مقرر کرنے کا ارادہ فرمایا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ چیز لوگوں کے احوال کے اعتبار سے مختلف ہوا کرتی ہے جیسا کہ فضائل ذکر کے باب دوم حدیث سے ذیل میں گذرا ہے کہ بعض روایات میں الْحَمْدُ لِلَّهِ کو افضل الدعا کہا گیا ہے اور بعض روایات میں استغفار کو افضل الدعا کہا گیا ہے اسی طرح سے اور اعمال کے درمیان میں بھی مختلف احادیث میں مختلف اعمال کو سب سے افضل قرار دیا گیا ہے یہ اختلاف لوگوں کے حالات کے اختلاف کے اعتبار سے اور اوقات کے اعتبار سے ہوا کرتا ہے جیسا کہ ابھی مظاہرِ حق سے نقل کیا گیا ہے کہ شیخ

عبداللہ الحق محدث فی اللہ مرقہ کو ان کے شیخ نے مدینہ پاک کے سفر میں یہ وصیت کی کہ تمام اوقات درود شریف ہی میں خرچ کریں۔ اپنے اکابر کا بھی یہی معمول ہے کہ وہ مدینہ پاک کے سفر میں درود شریف کی بہت تاکید کرتے ہیں۔

علامہ منذری نے ترغیب میں حضرت ابی کی حدیث بالا میں ان کے سوال سے پہلے ایک مضمون اور بھی نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ جب چوتھائی رات گزر جاتی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے اور ارشاد فرماتے اے لوگو اللہ کا ذکر کرو۔ اے لوگو اللہ کا ذکر کرو۔ (یعنی بار بار فرماتے) راجعہ آگئی اور رادفہ آگئی ہے موت ان سب چیزوں کے ساتھ جو اسکے ساتھ لاحق ہیں آ رہی ہے۔ موت ان سب چیزوں کے ساتھ جو اسکے ساتھ لاحق ہیں آ رہی ہے۔ اسکو بھی دو مرتبہ فرماتے۔ راجعہ اور رادفہ قرآن پاک کی آیت جو سورہ والنار غات میں ہے کی طرف اشارہ ہے جس میں اللہ پاک کا ارشاد ہے۔

يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّجِفَةُ تَلْبَعُهَا الرَّادِفَةُ قُلُوبٌ يَوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ جس کا ترجمہ اور مطلب یہ ہے کہ اوپر چند چیزوں کی قسم کھا کر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے قیامت ضرور آئے گی جس دن ہلا دینے والی چیز بسکاد ہلا دیگی اس سے مراد پہلا تصور جو اسکے بعد ایک چمچے آئینہ والی چیز آئے گی اس سے مراد دوسرا تصور ہے بہت سے دل اس روز خوف سے ماسے و سرکل رہے ہونگے شرم کی وجہ سے ان کی آنکھیں جھک ہی ہونگی بیان القرآن مع زیادہ

(۱۰) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَشْرًا وَحِينَ يُمْسِي عَشْرًا أَذْرَكَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ رواه الطبرانی باسنادين حضرت ابوالدرداء نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص صبح اور شام مجھ پر دس دس مرتبہ درود شریف پڑھے اس کو قیامت کے دن میری شفاعت پہنچ کر رہے گی۔

احدهما جيد لكن فيه انقطاع كذا في القول البدیع

ف :- علامہ بخاری نے متعدد احادیث سے درود شریف پڑھنے والے کو حضور کی شفاعت حاصل ہونے کا ثرہ نقل کیا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حدیث سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے جو مجھ پر درود پڑھے قیامت کے دن میں اسکا سفارشی بنوں گا۔ اس حدیث پاک میں کسی مقدار کی بھی قید نہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک اور حدیث سے درود نماز کے بعد بھی یہ لفظ نقل کیا ہے کہ میں قیامت کے دن اسکی گواہی دوں گا اور اسکے لئے سفارش کروں گا۔

حضرت روفع بن ثابتؓ کی روایت سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ درود شریف پڑھے۔
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ الْمَقَرَّبَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ اس کے لئے میری شفاعت
 واجب ہے۔ علامہ سخاویؒ نے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت سے نقل کیا ہے کہ جو شخص میری قبر کے پاس درود
 پڑھتا ہے میں اسکو سننا ہوں اور جو شخص دُور سے مجھ پر درود پڑھتا ہے اللہ جل شانہ اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر
 کر دیتے ہیں جو مجھ تک دُور کو پہنچاتے اور اسکے دُنيا و آخرت کے کاموں کی کفایت کر دی جاتی ہے اور
 میں قیامت کے دن اس کا گواہ یا سفارشی بنوں گا۔ "یا" کا مطلب یہ ہے کہ بعض کے لئے سفارشی اور بعض
 کے لئے گواہ، مثلاً اہل مدینہ کے لئے گواہ، دوسروں کے لئے سفارشی یا فرمانبرداروں کے لئے گواہ اور گناہگاروں
 کے لئے سفارشی وغیرہ ذلک کما قالہ السخاوی۔

(۱۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ صَلَّى عَلَى صَلَوةٍ إِلَّا
 عَرَجَ بِصَلَاتِهِ حَتَّى يُحِيطَ بِهَا وَجْهَ الرَّحْمَنِ
 عَزَّ وَجَلَّ فَيَقُولُ رَبَّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذْ هَبْنَا
 بِهَا إِلَى قَبْرِ عَبْدِي تَسْتَغْفِرُ لِقَائِهَا وَلِقَائِهَا
 عَيْنُهُ أَخْرَجَهُ ابْنُ بِنَاءٍ وَالذَّيْلِيُّ فِي سَنَدِ
 الْفَرْدُوسِ وَفِي سَنَدِ عَمْرِو بْنِ حَبِيبٍ ضَعْفُهُ
 النَّسَائِيُّ وَغَيْرُهُ كَذَا فِي الْقُتُولِ الْبَدَائِعِ۔

حضرت عائشہؓ نے حضورؐ سے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میری قبر کے پاس درود پڑھے
 کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے
 تو ایک فرشتہ اس درود کو لے جا کر اللہ جل شانہ
 کی پاک بارگاہ میں پیش کرتا ہے۔ وہاں سے
 ارشاد عالی ہوتا ہے کہ اس درود کو میرے بندہ کی قبر
 کے پاس لیجاؤ یہ اس کے لئے استغفار کرے گا اور
 اس کی وجہ سے اس کی آنکھ ٹھنڈی ہوگی۔

ف:۔ زاد السعد میں مواہب لدنیہ سے نقل کیا ہے کہ قیامت میں کسی تومن کی نیکیاں کم ہو جائیں گی تو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک پرچہ سرانگشت کی برابر نکال کر میزان میں رکھ دیں گے جس سے نیکیوں
 کا پتہ وزنی ہو جائے گا وہ تومن کہے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کون ہیں آپ کی نور
 و سیرت کیسی اچھی ہے آپ فرمائیں گے میں تیرا نبی ہوں اور یہ درود ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا۔ تیری
 حاجت کے وقت میں نے اسکو ادا کر دیا۔ اس پر یہ اشکال نہ کیا جائے کہ ایک پرچہ سرانگشت
 کی برابر میزان کے پڑے کو کیسے جھکا دے گا اس لئے کہ اللہ جل شانہ کے یہاں اخلاص کی قدر ہے اور
 جتنا بھی اخلاص زیادہ ہوگا اتنا ہی وزن زیادہ ہوگا۔ حدیث البطاۃ یعنی ایک کھڑا کاغذ کا جس پر کلمہ شہاد

لکھا ہوا تھا، وہ ننانوے دفتروں کے مقابلہ میں اور ہر دفتر آٹھ سو اسی کے مقابلہ میں نظر تک ڈھیر لگا ہوا تھا ہوتا غالب آگیا۔ یہ حدیث مفصل اس ناکارہ کے رسالہ فضائل ذکر باب دوم فصل سوم کی ۱۲ پر گزر چکی ہے۔ جس کا جی چاہے مفصل وہاں دیکھے۔ اور اس میں یہ بھی ہے کہ اللہ کے نام کے مقابلہ میں کوئی چیز بھاری نہیں ہو سکتی۔ اور بھی اس رسالہ میں متعدد آیات اسی مضمون کی گزاری ہیں کہ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے یہاں وزن اخلاص کا ہے فصل پنجم حکایات کے ذیل میں حکایت ۲ پر بھی اس کے متعلق مختصر مضمون آ رہا ہے۔

(۱۲) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ صَدَقَةٌ فَلْيَقُلْ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ فَإِنَّهَا زَكَاةٌ وَقَالَ لَا تَتَّبِعُ الْمُؤْمِنُونَ خَيْرًا حَتَّى يَكُونُوا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صِيحِهِ كَذَا فِي التَّرغِيبِ بِسَطِّ النَّحَاوِي فِي تَحْوِيلِهِ وَعِزَّاهُ السُّيُوطِيُّ فِي الدَّرَرِ وَالْأَدَبِ الْمَعْرُوفِ لِلْبُخَارِيِّ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس کے پاس صدقہ کرنے کو کچھ نہ ہو وہ یوں دعا مانگا کرے اے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر تک اے اللہ درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تیسرے بندے ہیں اور تیرے رسول ہیں اور رحمت بھیج مومن مرد اور مومن عورتوں پر اور مسلمان اور مسلمان عورتوں پر پس یہ دعا اس کے لئے زکوٰۃ یعنی صدقہ ہونے کے قائم مقام ہے اور مومن کا پیٹ کسی شے سے کبھی نہیں بھرا یہاں تک کہ وہ جنت میں پہنچ جائے۔

ف۔ علامہ سنحادی نے لکھا ہے کہ حافظ ابن حبان نے اس حدیث پر فیصل بانڈھی ہے اس چیز کا بیان کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا صدقہ نہ ہونے کی صورت میں صدقہ کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔ علماء میں اس بات میں اختلاف ہے کہ صدقہ افضل ہے یا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود، بعض علماء نے کہا ہے کہ حضور پر درود صدقہ سے بھی افضل ہے اس لئے کہ صدقہ صرف ایک ایسا فریضہ ہے جو بندوں پر ہے اور درود شریف ایسا فریضہ ہے جو بندوں پر فرض ہونے کے علاوہ اللہ تعالیٰ شانہ، اور اسکے فرشتے بھی اس عمل کو کرتے ہیں۔ اگر علامہ سنحادی خود اسکے موافق نہیں ہیں۔ علامہ سنحادی نے حضرت ابو ہریرہ سے حضور کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود بھیجا کرو اس لئے کہ مجھ پر درود بھیجنا تمہارے لئے زکوٰۃ کے حکم میں ہے ایک اور حدیث سے نقل کیا ہے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کہ وہ تمہارے لئے زکوٰۃ (صدقہ)

ہے۔ نیز حضرت علیؓ کی روایت سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر تمہارا درود بھیجنا تمہاری دعاؤں کو محفوظ کرے گا۔ تمہارے رب کی رضا کا سبب ہے اور تمہارے اعمال کی زکوٰۃ ہے۔ یعنی اُن کو بڑھانے والا اور پاک کرنے والا ہے۔ حضرت انسؓ کی حدیث سے حضور کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود بھیجا کرو اسلئے کہ مجھ پر درود تمہارے لئے رگناہوں (کافرا ہے)۔ اور زکوٰۃ یعنی صدقہ ہے اور حدیث پاک کا آخری ٹکڑا کہ مومن کا پیٹ نہیں بھرتا اسکو صاحبِ کواۃ فی فضائلِ علم میں نقل کیا ہے اور صاحبِ مرقات وغیرہ نے خیر سے علم مراد لیا ہے۔ اگرچہ خیر کا لفظ عام ہے اور ہر خیر کی چیز اور ہر نیکی کو شامل ہے اور مطلب ظاہر ہے کہ مومن کا دل کا پیٹ نیکیاں کمانے سے کبھی نہیں بھرتا وہ ہر وقت اس کوشش میں رہتا ہے کہ خیر کی بھی جس طرح اسکو ملجائے وہ حاصل ہو جائے۔ اگر اسکے پاس مالی صدقہ نہیں ہے تو درود شریف ہی سے صدقہ کی فضیلت حاصل کرے اس ناکارہ کے نزدیک خیر کا لفظ علی العموم ہی زیادہ بہتر ہے کہ وہ علم اور دوسری چیزوں کو شامل ہے۔ لیکن صاحبِ مظاہر حق نے بھی صاحبِ مرقات وغیرہ کے اتباع میں خیر سے علم ہی مراد لیا ہے اسلئے وہ تحریر فرماتے ہیں ہرگز نہیں سیر ہو تا مومن خیر سے یعنی علم سے یعنی خیرِ عمر تک طلبِ علم میں رہتا ہے اور اسکی برکت سے بہشت میں جاتا ہے۔ اس حدیث میں خوشخبری ہے طالبِ علم کو کہ دنیا سے با ایمان جاتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اور اس درجہ کو حاصل کرنے کے لئے بعض اہل اللہ خیرِ عمر تک تحصیلِ علم میں مشغول رہے ہیں باوجود حاصل کرنے بہت سے علم کے اور آخرِ عالم کا وسیع ہے جو کہ مشغول ساتھ علم کے اگرچہ ساتھ تعلیم تصنیف کے ہو حقیقت میں ثواب طلبِ علم اور تکمیل اسکی کا ہی ہے اسکو (حق) تکملہ ہے۔ اس فضل کو قرآن پاک کی دو آیتوں اور دو احادیث شریفہ پر اختصاراً ختم کرتا ہوں کہ فضائل کی روایات بہت کثرت سے ہیں ان کا احصاء بھی اس مختصر سالہ میں دشوار ہے اور سعادت کی بات یہ ہے کہ اگر ایک بھی فضیلت ہوتی تب بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و صحبہ و اتباع و بارک وسلم کے اُمت پر اس قدر احسانات ہیں کہ نہ ان کا شمار ہو سکتا ہے اور نہ ان کی حق ادائیگی ہو سکتی ہے اس بنا پر جتنا بھی زیادہ سے زیادہ آدمی درود پاک میں رطب اللسان بہاؤ کم تھا چہ جائیکہ اللہ جل شانہ نے اپنے لطف و کرم سے اس حق ادائیگی کے اوپر بھی سینکڑوں ابرو ثواب اور احسانات فرمادینے علامہ سخاویؒ نے اول مجلہ ان النعمات کی طرف اشارہ کیا ہے جو درود شریف پر مرتب ہوئے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں

باب ثانی در شریف کے کتاب میں اللہ جل شانہ کا بندہ پروردگار کیجنا۔ اسکے فرشتوں کا درود بھیجنا
اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نواں پند درود بھیجنا۔ اور درود پڑھنے والوں کی خطاؤں کا کفار ہونا
اور ان کے اعمال کو پکڑنا دینا اور ان کے درجات کا بلند ہونا اور گناہوں کا معاف ہونا اور خود درود
کا مغفرت طلب کرنا درود پڑھنے والے کے لئے۔ اور اسکے نذر اعمال میں ایک قیراط کی برابر ثواب کا
لکھا جاتا۔ اور قیراط بھی وہ جو احد پہاڑ کی برابر ہو اور اسکے اعمال کا بہت بڑی ترازو میں ٹکنا اور جو
شخص اپنی ساری دنیاؤں کو درود بنائے اسکے دنیا و آخرت کے سارے کاموں کی کفایت جیسا کہ قریب
ہی ہے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ میں گندھک اور خطافوں کا مٹا دینا اور اسکے ثواب کا غلاموں کے
آباد کرنے سے زیادہ ہونا۔ اور اسکی وجہ سے خطر سے نجات پانا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا قیامت کے دن اسکے لئے شاہ گواہ بننا اور آپ کی شفاعت کا ملا جب ہوتا۔ اور اللہ کی رضا
اور اسکی رحمت کا نازل ہونا۔ اور اسکی نمانگی سے من کا نسل ہونا۔ اور قیامت کے دن عرش کے سایہ
میں داخل ہونا۔ اور اعمال کے ٹکٹے کے وقت نیک اعمال کے پڑے کا جکنا۔ اور جو من کو شر پر حاضری
کا نصیب ہوتا۔ اور قیامت کے دن کی پیاس سے امن نصیب ہوتا۔ اور جہنم کی آگ سے خلاصی کا نصیب
ہونا۔ اور اپسرطہ پر دولت سے گزرنا اور منے سے پہلے اپنا مترب ٹھکانا جنت میں دیکھ لینا
اور جنت میں بہت ساری بیماریوں کا ملنا اور اسکے ثواب کا بیس جہادوں سے زیادہ ہونا اور نادار کے
لئے صدقہ کے قائم مقام ہونا اور درود شریف زکوٰۃ ہے اور ملہارت ہے اور اسکی وجہ سے مال میں برکت
ہوتی ہے اور اسکی برکت سے تنخواہیں ملتی ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ پوری ہوتی ہیں۔ اور عبادت تو ہے ہی۔
اور اعمال میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اور مجالس کے لئے زمینت ہے اور فقر
کو اور تنگی معیشت کو دور کرتا ہے۔ اور اسکے ذریعہ سے اسباب خیر تلاش کئے جاتے ہیں اور
یہ کہ درود پڑھنے والا قیامت کے دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔
اور اسکی برکات سے خود درود پڑھنے والا اور اسکے بیٹے اور پوتے منتفع ہوتے ہیں۔ اور
وہ بھی منتفع ہوتا ہے کہ جس کو درود شریف کا ایصال ثواب کیا جائے۔ اور اللہ اور اس کے
رسول کی بارگاہ میں اقرب حاصل ہوتا ہے۔ اور وہ بیشک نور ہے۔ اور دشمنوں پر غلبہ حاصل
ہونے کا ذریعہ ہے۔ اور دیوں کو نفاق سے اور زنگ سے پاک کرتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں

محبت پیدا ہونے کا ذریعہ ہے۔ اور خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا ذریعہ ہے۔ اور اسکا پڑھنے والا اس سے محفوظ رہتا ہے کہ لوگ اسکی غیبت کریں۔ درود شریف بہت بابرکت اعمال میں سے ہے اور افضل ترین اعمال میں سے ہے۔ اور دین دنیا دونوں میں سے زیادہ نفع دینے والا عمل ہے اور اسکے علاوہ بہت سے ثواب جو بھکار کے لئے اس میں رغبت پیدا کرنے والے ہیں ایسا سمجھا جو اعمال کے ذخیروں کے جمع کرنے پر حریص ہو اور ذخائر اعمال کے ثمرات حاصل کرنا چاہتا ہو علامہ سخاویؒ نے باب کے شروع میں یہ اجمالی مضمون ذکر کرنے کے بعد پھر ان مضامین کی روایات کو تفصیل سے ذکر کیا جن میں سے بعض فضل اول میں گذر چکی ہیں اور بعض فضل ثانی میں آ رہی ہیں۔ اور ان روایات کو ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ ان احادیث میں اس عبادت کی شرافت پر بہین دلیل ہے کہ اللہ جل شانہ کا درود۔ درود پڑھنے والے پر المصاعف یعنی دس گنا ہوتا ہے۔ اور اسکی نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔ درجات بلند ہوتے ہیں۔ پس جتنا بھی ہو سکتا ہو سید السادات اور معدن السعادات پر درود کی کثرت کیا کر۔ اس لئے کہ وہ وسیلہ ہے مہرات کے حصول کا اور ذریعہ ہے بہترین عطاؤں کا اور ذریعہ ہے مہرات سے حفاظت کا اور تیرے لئے ہر اس درود کے بدلہ میں جو تو پڑھے دس درود ہیں۔ جبار الارضین و السموات کی طرف سے اور درود ہے اسکے ملائکہ کرام کی طرف سے وغیرہ وغیرہ۔ ایک اور جگہ فلانشی کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ کون سا وسیلہ زیادہ شفاعت والا ہو سکتا ہے۔ اور کون سا عمل زیادہ نفع والا ہو سکتا ہے اس ذات اقدس پر درود کے مقابلہ میں جس پر اللہ جل شانہ درود بھیجتے ہیں اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں اور اللہ جل شانہ نے اسکو دنیا اور آخرت میں اپنی قربت کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے۔ یہ بہت بڑا نور ہے اور ایسی تجارت ہے جس میں گھٹانا نہیں۔ یا اولیاء کرام کا صبیح شام کا مستقل معمول رہا ہے پس بہاں تک ہو سکے، درود شریف پر جبارا کر، اس سے اپنی گمراہی سے نکل آئے گا اور تیرے اعمال صاف ستھرے ہو جائینگے۔ تیری امیدیں برآئیں گی۔ تیرا قلب منور ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ شانہ کی رضا حاصل ہوگی۔ قیامت کے سخت ترین دہشت ناک دن میں اسن نصیب ہوگا۔

دوسری فصل

خاص خاص درود کے خاص خاص فضائل کے بیان میں

(۱) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْثٍ قَالَ
لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ أَلَا أُهْدِي نَاكَ
حَدِيثَةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ بَلَى فَأَهْدِنِي قَالَ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ
الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّ (اللَّهُ قَدْ
عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ
حَبِيدٌ فَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى
آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ
إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَبِيدٌ فَجِيدٌ - رواه البخاری
وإسقاط البخاری فی تخريجہ واختلاف
الفاظہ وقال هكذا لفظ البخاری
عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
فی الموضعین

حضرت عبدالرحمن کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت
کعب بن جعفر کی ملاقات ہوئی وہ فرمانے لگے کہ میں
تجھے ایک ایسا ہدیہ دوں جو میں نے حضور سے
سنا ہے میں نے عرض کیا حضور مرحمت فرمائیے
انہوں نے فرمایا کہ ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر درود کن الفاظ سے
پڑھا جائے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتلادیا
کہ آپ پر سلام کس طرح بھیجیں حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس طرح درود
پڑھا کرو لا اہم صل سے اخیر تک (یعنی اے اللہ
درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور ان کی
آل پر جیسا کہ آپ نے درود بھیجا حضرت ابراہیم
پر اور ان کی آل (اولاد) پر اے اللہ بیشک
آپ ستودہ صفات اور بزرگ ہیں۔ اے اللہ
برکت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور
ان کی آل (اولاد) پر جیسا کہ برکت نازل فرمائی
آپ نے حضرت ابراہیم پر اور ان کی آل (اولاد)
پر بیشک آپ ستودہ صفات بزرگ ہیں۔

ف :- بدینے کا مطلب یہ ہے کہ ان جنسرات کے ہاں نبی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین مہمانوں اور دوستوں
کے لئے بنائے گئے پینے کی چیزوں کے بہترین تحائف اور بہترین ہدیے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

کا ذکر شریف حضور کی احادیث جنسور کے حالات تھے ان چیزوں کی قدر ان حضرات کے ہاں
مادی چیزوں سے کہیں زیادہ تھی جیسا کہ ان کے حالات اسکے شاہد عدل ہیں۔ اسی بنا پر حضرت
کعب بن لہب نے اسکو ہدیہ سے تعبیر کیا۔ یہ حدیث شریف بہت مشہور حدیث ہے۔ اور حدیث کی سب
کتابوں میں بہت کثرت سے ذکر کی گئی ہے اور بہت سے صحابہ کرامؓ سے مختصر اور مفصل الفاظ میں
نقل کی گئی ہے۔ علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں اسکے بہت طرق اور مختلف الفاظ نقل کئے ہیں
وہ ایک حدیث میں حضرت حسنؓ سے مرسل نقل کرتے ہیں کہ جب آیت شریفہ **إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ**
يَخْشَوْنَ عَلَى النَّبِيِّ نَازِلًا ہوئی تو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! سلام تو ہم جانتے ہیں کہ وہ
کس طرح ہوتا ہے آپ ہمیں درود شریف پڑھنے کا کس طرح حکم فرماتے ہیں تو حضور نے فرمایا کہ
اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ الْخَيْرَ پڑھا کرو۔ دوسری حدیث میں ابو مسعود بدریؓ سے نقل
کیا ہے کہ ہم حضرت سعد بن عبادہؓ کی مجلس میں تھے کہ وہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے
حضرت بشیرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ جل شانہ نے ہمیں درود پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ پس
ارشاد فرمائیے کہ کس طرح آپ پر درود پڑھا کریں حضور نے سکوت فرمایا یہاں تک کہ ہم تمنا کرنے
لگے کہ وہ شخص سوال ہی نہ کرتا۔ پھر حضور نے ارشاد فرمایا کہ یوں کہا کرو۔ **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ**
وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ الخ یہ روایت مسلم و ابوداؤد وغیرہ میں ہے۔ اسکا مطلب کہ ہم اسکی تمنا کرنے لگے۔
یہ ہے کہ ان حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو نایت محبت اور غایت احترام کی وجہ سے
جس بات کے جواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تامل ہوتا یا سکوت فرماتے تو ان کو یہ خوف ہوتا کہ
یہ سوال کہیں منشاء مبارک کے خلاف تو نہیں ہو گیا۔ یا یہ کہ اسکا جواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو
معلوم نہیں تھا جس کی وجہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو تامل فرمانا پڑا بعض روایات سے اسکی تائید
بھی ہوتی ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے طبریؒ کی روایت سے یہ نقل کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے
سکوت فرمایا یہاں تک کہ حضور پر وحی نازل ہوئی مسند احمد ابن حبان وغیرہ میں ایک اور روایت
سے نقل کیا ہے کہ ایک صحابیؓ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور کے سامنے بیٹھ گئے ہم لوگ
مجلس میں حاضر تھے ان صاحب نے سوال کیا یا رسول اللہ! سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا جب ہم نماز
پڑھا کریں تو اس میں آپ پر درود کیسے پڑھا کریں۔ حضور نے اتنا سکوت فرمایا کہ ہم لوگوں کی یہ

خواہش ہونے لگی کہ یہ شخص سوال ہی نہ کرتا اسکے بعد حضورؐ نے فرمایا کہ جب نماز پڑھا کرو تو یہ درود پڑھا کرو اللہمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ

ایک اور روایت میں عبد الرحمن بن بشیرؓ سے نقل کیا ہے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! شاذ نے ہمیں صلوٰۃ و سلام کا حکم دیا ہے سلام تو ہمیں معلوم ہو گیا۔ آپ پر درود کیسے پڑھا کریں تو حضورؐ نے فرمایا یوں پڑھا کرو اللہمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ منہ احمد ترمذی بیہقی وغیرہ کی روایات میں ذکر کیا گیا ہے کہ جب آیت شریفہ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِکَتُهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الْاٰیۃ نازل ہوئی تو ایک صاحب نے اگر عرض کیا یا رسول اللہ! سلام تو ہمیں معلوم ہے آپ پر درود کیسے پڑھا کریں تو حضورؐ نے ان کو درود تلقین فرمایا۔ اور بھی بہت سی روایات میں اس قسم کے مضمون ذکر کئے گئے ہیں۔ اور درودوں کے الفاظ میں اختلاف بھی ہے جو اختلاف روایات میں ہوا ہی کرتا ہے جس کی مختلف وجوہ ہوتی ہیں۔ اس جگہ ظاہر یہ ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف صحابہؓ کو مختلف الفاظ ارشاد فرمائے تاکہ کوئی لفظ خاص طور سے واجب بن جائے نفس درود شریف کا وجوب علیحدہ چیز ہے جیسا کہ فصل رابع میں آ رہا ہے اور درود شریف کے کسی خاص لفظ کا وجوب علیحدہ چیز ہے کوئی خاص لفظ واجب نہیں۔ یہ درود شریف جو اس فصل کے شروع میں آ پیر لکھا گیا ہے۔ یہ بخاری شریف کی روایت ہے جو سب سے زیادہ صحیح ہے اور حنفیہ کے نزدیک نماز میں اسی کا پڑھنا اولیٰ ہے جیسا کہ علامہ شامیؒ نے لکھا ہے کہ حضرت امام محمدؒ سے سوال کیا گیا کہ حضورؐ پر درود کن الفاظ سے پڑھے تو انہوں نے یہی درود شریف ارشاد فرمایا جو فصل کے شروع میں لکھا گیا اور یہ درود موافق ہے اسکے جو صحیحین بخاری و مسلم وغیرہ میں ہے۔ علامہ شامیؒ نے یہ عبارت شرح منیہ سے نقل کی ہے۔ شرح منیہ کی عبارت یہ ہے کہ یہ درود موافق ہے اسکے جو صحیحین میں کعب بن عجرہؓ سے نقل کیا گیا ہے انتہی اور کعب بن عجرہؓ کی یہی روایت ہے جو اوپر گزری۔ علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ حضرت کعبؓ وغیرہ کی حدیث سے ان الفاظ کی تعیین ہوتی ہے جو حضورؐ نے اپنے صحابہؓ کو آیت شریفہ کے امتثال امر میں سکھائے۔ اور بھی بہت سے اکابر سے اس کا فضل ہونا نقل کیا گیا ہے۔ ایک جگہ علامہ سخاویؒ لکھتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کے اس سوال پر کہ ہم لوگوں کو اللہ جل شانہ نے صلوٰۃ و سلام کا حکم دیا ہے تو کون سا درود پڑھیں حضورؐ نے یہ تعلیم فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ سب سے افضل

ہے۔ امام نووی نے اپنی کتاب درود میں تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ قسم کھا بیٹھے کہ میں سب سے افضل درود پڑھوں گا تو اس درود کے پڑھنے سے قسم پوری ہو جائے گی حصن حصین کے حاشیہ پر حرز ثمین سے نقل کیا ہے کہ یہ درود شریف سب سے زیادہ صحیح ہے اور سب سے زیادہ افضل نماز میں اور بغیر نماز کے اسی کا اہتمام کرنا چاہیے۔ یہاں ایک بات قابل تہنید یہ ہے کہ زاد السعید کے بعض نسخوں میں کہ تب کی غلطی سے حرز ثمین کی یہ عبارت بجائے اس درود شریف کے ایک دوسرے درود کے نمبر پر لکھ دی گئی اس کا لحاظ ہے۔ اس کے بعد اس حدیث شریف میں چند فوائد قابل ذکر ہیں۔ اول یہ کہ صحابہ کرام کا یہ عرض کرنا کہ سلام ہم جان چکے ہیں اس سے مراد التحیات کے اندر اَللّٰهُمَّ عَلَيكَ الشَّيْءُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ہے۔ علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ یعنی حافظ ابن حجر کے نزدیک یہی مطلب زیادہ ظاہر ہے۔ ادجز میں امام ابوبہتی سے بھی یہی نقل کیا گیا ہے اور اس میں بھی متعدد علماء سے یہی مطلب نقل کیا گیا ہے۔ ۱۔ ایک شہور سوال کیا جاتا ہے کہ جب کسی چیز کے ساتھ تشبیہ دی جاتی ہے مثلاً یوں کہا جائے کہ فلاں شخص عام طائی جیسا سمجھیے تو سخاوت میں عام کا زیادہ بخی ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اس وجہ سے اس حدیث پاک میں حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے درود کا افضل ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اسکے بھی وجہ میں کسی جواب دینے گئے ہیں اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں اس جواب دینے ہیں۔ کوئی علم ہو تو خود دیکھ لے غیر غلام ہو تو کسی علم سے دل چاہے تو دریافت کر لے سب سے آسان جواب یہ ہے کہ قاعدہ اکثر یہ تو وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن بسا اوقات بعض مصالح سے اسکا الٹا ہوتا ہے جیسے قرآن پاک کے درمیان میں اللہ جل شانہ کے نور کے متعلق ارشاد ہے مَثَلُ نُورٍ كَمِثْلِ نَارٍ فَتُوقَدُ فِيهَا مِنْ مَّصْبُوحَاتِ الْاَنْبِيَاءِ ترجمہ :- اس کے نور کی مثال اس طاق کی سی ہے جس میں چراغ ہو۔ اخیر آیت تک۔ حالانکہ اللہ جل شانہ کے نور کو چراغوں کے نور کے ساتھ کیا مناسبت۔ ۲۔ یہ بھی شہور اشکال ہے کہ سارے نبیاء کرام علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام میں حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کے درود کو کیوں ذکر کیا۔ اسکے بھی ادجز میں کمی جواب دینے گئے ہیں۔ حضرت اقدس تھانوی نور اللہ مرقدہ نے بھی زاد السعید میں کمی جواب ارشاد فرماتے ہیں۔ بندے کے نزدیک تو زیادہ پسند یہ جواب ہے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ جل شانہ نے اپنا خلیل قرار دیا۔ چنانچہ ارشاد ہے :-

وَ اتَّخَذَ اللَّهُ ابْنًا رَحِيمًا خَلِيلًا۔ لہذا جو درود اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہو گا وہ
 محبت کی لائن کا ہو گا اور محبت کی لائن کی ساری چیزیں سب سے اونچی ہوتی ہیں۔ لہذا جو درود محبت
 کی لائن کا ہو گا وہ یقیناً سب سے زیادہ لذیذ اور اونچا ہو گا۔ چنانچہ ہمارے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ
 جل شانہ نے اپنا حبیب قرار دیا اور حبیب اللہ بنایا اور اسی لئے دونوں کا درود ایک دوسرے کے مشابہ
 ہوا مشکوٰۃ میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے قسطنطین نقل کیا گیا ہے کہ صحابہؓ کی ایک جماعت انبیاء کرامؑ
 کا تذکرہ کر رہی تھی کہ اللہ نے حضرت ابراہیمؑ کو خلیل بنایا اور حضرت موسیٰؑ سے کلام کی اور حضرت عیسیٰؑ اللہ
 کا کلمہ اور روح ہیں اور حضرت آدمؑ کو اللہ نے اپنا معفی قرار دیا۔ اتنے میں حضور تشریف لائے۔
 حضورؐ نے ارشاد فرمایا میں نے تمہاری گفتگو سنی۔ بیشک ابراہیمؑ خلیل اللہ ہیں اور موسیٰؑ بنی اللہ ہیں
 (یعنی کلیم اللہ) اور ایسے ہی عیسیٰؑ اللہ کا کلمہ اور روح ہیں اور آدمؑ اللہ کے صفی ہیں، لیکن بات یوں ہے
 غور سے سنو کہ میں اللہ کا حبیب ہوں اور اس پر کوئی فخر نہیں کرتا اور قیامت کے دن حمد کا جھنڈا
 میرے ہاتھ میں ہو گا۔ اور اس جھنڈے کے نیچے آدمؑ اور سارے انبیاء ہونگے اور اس پر فخر
 نہیں کرتا اور قیامت کے دن سب سے پہلے میں شفاعت کرنے والا ہوں گا اور سب سے پہلے جس کی شفاعت
 قبول کی جائے گی وہ میں ہوں گا اور اس پر بھی کوئی فخر نہیں کرتا اور سب سے پہلے جنت کا دروازہ
 کھلوانے والا میں ہوں گا۔ اور سب سے پہلے جنت میں ہیں اور میری امت کے فقرا داخل ہونگے
 اور اس پر بھی کوئی فخر نہیں کرتا اور میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مکرم ہوں اولین اور آخرین
 میں اور کوئی فخر نہیں کرتا۔ اور بھی متعدد روایات سے حضورؐ کا حبیب اللہ ہونا معلوم ہوتا ہے۔
 محبت اور خلعت میں جو مناسبت ہے وہ ظاہر ہے اسی لئے ایک کے درود کو دوسرے کے درود کے
 ساتھ تشبیہ دی اور چونکہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
 کے آبا میں ہیں اس لئے بھی من اشبه اباء فما ظلم آباء واجداد کے ساتھ مشابہت بہت مدح ہے۔
 مشکوٰۃ کے حاشیہ پر لمعات سے اس میں ایک نکتہ بھی لکھا ہے وہ یہ کہ حبیب اللہ کا لقب سب سے
 اونچا ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ حبیب اللہ کا لفظ جامع بنے خلعت کو بھی اور کلیم اللہ ہونے کو بھی اور
 صفی اللہ ہونے کو بھی بلکہ ان سے زائد چیزوں کو بھی جو دیگر انبیاء کے لئے ثابت نہیں اور وہ
 اللہ کا محبوب ہوتا ہے۔ ایک خاص محبت کے ساتھ میں جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہی کیساتھ

مخصوص ہے۔

(۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْأَوْثَى إِذَا صَلَّيَ عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَآلِ أَبِي وَآلِ جَدِّهِ أَهْلَ مَهَابَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَبِيدٌ فَحِيدٌ۔

رواہ ابوداؤد و ذکرہ السخاوی

بطریق علیہ

حضرت ابو ہریرہؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ درود پڑھا کرے ہمارے گھرانے پر تو اس کا ثواب بہت بڑے پیمانہ میں ناپا جائے تو وہ ان الفاظ سے درود پڑھا کرے اللہم صل علی محمد سے اخیر تک (ترجمہ: اے اللہ درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نبی اُمّی ہیں اور ان کی بیویوں پر جو سارے مسلمانوں کی مائیں ہیں اور آپ کی آل اولاد پر اور آپ کے گھرانے پر جیسا کہ درود بھیجا آپ نے آل ابراہیم پر بیشک آپ ہی سزاوار حمد ہیں بزرگ ہیں۔

ف انبی اُمّی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص لقب ہے اور یہ لقب آپ کا تورات انجیل اور تمام کتابوں میں جو آسمان سے اُنہیں ذکر کیا گیا ہے رکذافی المظاہر آپ کو نبی اُمّی کیوں کہا جاتا ہے؛ اس میں علماء کے بہت سے اقوال ہیں جن کو شرح حدیث متقا وغیرہ میں تفصیل سے ذکر کیا ہے مشہور قول یہ ہے کہ اُمّی ان پڑھ کو کہتے ہیں کہ جو لکھنا پڑھنا نہ جانتا ہو اور یہ چونکہ اہم ترین معجزہ ہے کہ جو شخص لکھنا پڑھنا نہ جانتا ہو وہ ایسا فصیح و بلیغ قرآن پاک لوگوں کو پڑھائے غالباً اسی معجزہ کی وجہ سے کتب سابقہ میں اس لقب کا ذکر کیا ہے

یہی کہ نا کردہ قرآن درست کتب خانہ چند ملت پشت جو یتیم کہ اُس نے پڑھنا بھی نہ سیکھا ہو اُس نے کتنے ہی مذہبوں کے کتب خانے دھو دیئے یعنی منسوخ کر دیئے نگارین کہ یہ کتب رفت و مضطرب نوشت بغیر ہر سکہ آموز صد مدرس شد ”میرا محبوب جو کبھی کتب میں بھی نہیں گیا، لکھنا بھی نہیں سیکھا۔ وہ اپنے اشاروں سے سینکڑوں مدرسوں کا معلم بن گیا۔“

حضرت اقدس شیخ المشائخ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب حرز مبین ۱۲۰۰ ہجری قمری فرماتے ہیں کہ مجھے
 میرے والد نے ان الفاظ کے ساتھ درود پڑھنے کا حکم فرمایا تھا، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَآلِهِ
 وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔ میں نے خواب میں اس درود شریف کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پڑھا
 تو حضور نے اس کو پسند فرمایا، اس کا مطلب کہ بہت بڑے پیمانہ میں ناپا جائے یہ ہے کہ عرب میں کھجوریں
 غلہ وغیرہ پیمانوں میں ناپ کر بیچا جاتا تھا جیسا کہ ہمارے شہروں میں یہ چیزیں وزن سے کہتی ہیں
 تو بہت بڑے پیمانہ کا مطلب گویا بہت بڑی ترازو ہوا اور گویا حدیث پاک کا مطلب یہ ہوا کہ
 جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اسکے درود کا ثواب بہت بڑی ترازو میں تو لاجائے اور ظاہر ہے کہ
 بہت بڑی ترازو میں وہی چیز تولی جائے گی جس کی مقدار بہت زیادہ ہوگی، تھوڑی مقدار
 بڑی ترازو میں تولی نہیں جاسکتی جن ترازوؤں میں حمام کے لکڑ تو لے جاتے ہوں ان میں تھوڑی
 چیز وزن میں بھی نہیں آسکتی پانچ گنی گئی۔ ملا علی قاری نے اور اس سے قبل علامہ سخاوی
 نے یہ لکھا ہے کہ جو چیزیں تھوڑی مقدار میں ہوا کرتی ہیں وہ ترازوؤں میں ٹلا کرتی ہیں اور جو بڑی مقدار
 میں ہوا کرتی ہیں وہ عام طور سے پیمانوں ہی میں ناپی جاتی ہیں، ترازوؤں میں ان کا نام شکل ہوتا
 ہے، علامہ سخاوی نے حضرت ابو مسعودؓ سے بھی حضور کا یہی ارشاد نقل کیا ہے۔ اور حضرت علی
 کرم اللہ وجہہ کی حدیث سے بھی یہی نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کا درود بہت بڑے
 پیمانہ سے ناپا جائے جب وہ ہم ال بیت پر درود بھیجے تو یوں پڑھا کرے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ
 صَلَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَآزْوَاجِهِ اُمَمَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهِ وَاَهْلَ
 بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَسْبُكَ جَعِدْ اور حسن بصریؒ سے یہ نقل کیا ہے کہ
 جو شخص یہ چاہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حوض سے بھر پور پیالہ پیوے وہ یہ درود پڑھا کرے۔
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَاَوْلَادِهِ وَاَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَاَهْلَ بَيْتِهِ وَاصْحَابِهِ
 وَاَنْصَارِهِ وَاَشْيَاعِهِ وَهَجَّتِهِ وَاَقْبَتِهِ وَعَلَيْتُمْ مَعْصُومًا جَمْعِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَ۔

اس حدیث کو قاضی عیاضؒ نے بھی سنائی میں نقل کیا ہے۔

یَا رُبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
 عَلٰی خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
 حضرت ابوالدرداءؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ مَا
 مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ يَوْمٌ
 مَشْهُودٌ تَشْهَدُ الْمَلَائِكَةُ وَإِنَّ أَحَدًا لَنْ
 يَصِلَ عَلَى إِذْ عُرِضَتْ عَلَى صَلَاتِهِ حَتَّى
 يَفْرَغَ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ
 إِنَّ اللَّهَ حَزَمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ
 الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
 بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ كَذَا فِي التَّرغِيبِ زَادَ السَّخَاوِيُّ فِي
 أَخْرِجَ الْحَدِيثَ فَبَيَّنَى اللَّهُ حَى يَرْزُقُ وَيَسْطَفِي
 تَخْرِيجَهُ وَآخِرُ جَمْعَاهُ عَنْ عِدَّةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ
 وَقَالَ الْقَارِئُ وَلَهُ طَرِيقٌ كَثِيرَةٌ بِالْفَاظِ مُخْتَلِفَةٌ

کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میرے اوپر جمعہ کے دن
 کثرت سے درود بھیجا کرو اسلئے کہ یہ ایسا مبارک
 دن ہے کہ ملائکہ اس میں حاضر ہوتے ہیں اور جب
 کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود اس کے
 فایز ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے میں نے
 عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے انتقال کے بعد بھی
 حضور نے ارشاد فرمایا ہاں، انتقال کے بعد
 بھی اللہ جل شانہ نے زمین پر یہ بات حرام کر دی
 ہے کہ وہ انبیاء کے بدنوں کو کھائے پس اللہ
 کا نبی زندہ ہوتا ہے رزق دیا جاتا ہے۔

ف: ملا علی قاری کہتے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے انبیاء کے اجساد کو زمین پر حرام کر دیا پس
 کوئی فرق نہیں ہے ان کے لئے دونوں حالتوں یعنی زندگی اور موت میں اور اس حدیث پاک میں اس طرف
 بھی اشارہ ہے کہ درود روح مبارک اور بدن مبارک دونوں پر پیش ہوتا ہے اور حضور کا یہ ارشاد کہ اللہ
 کا نبی زندہ ہے رزق دیا جاتا ہے سے مراد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات ہو سکتی ہے اور
 ظاہر یہ ہے کہ اس سے ہر نبی مراد ہے اسلئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام
 کو اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا اور اسی طرح حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ
 والسلام کو بھی دیکھا جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث میں ہے اور یہ حدیث کہ انبیاء اپنی قبروں میں
 زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں صحیح ہے اور رزق سے مراد رزق معنوی بھی ہو سکتا ہے اور اس میں بھی کوئی
 مانع نہیں کہ رزق حسی مراد ہو اور وہی ظاہر ہے اور متبادراہ علامہ سخاوی نے یہ حدیث بہت سے
 طرق سے نقل کی ہے حضرت اوس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضور کا ارشاد نقل کیا ہے تمہارے افضل ترین
 ایام میں سے جمعہ کا دن ہے، اسی دن حضرت آدم کی پیدائش ہوئی، اسی میں اُن کی وفات ہوئی، اسی
 دن میں نوح (پہلا صورت) اور اسی میں صغفہ (دوسرا صورت) ہو گا پس اس دن میں مجھ پر کثرت سے

درود بھیجا کرو اسلئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا آپ تو (قبر میں) بوسیدہ ہو چکے ہونگے؛ حضور نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ وہ نبی علیہم السلام کے بدنوں کو کھاوے۔ حضرت ابوامامہؓ کی حدیث سے بھی حضور کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میرے اوپر ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو اسلئے کہ میری امت کا درود ہر جمعہ کو پیش کیا جاتا ہے پس جو شخص میرے اوپر درود پڑھنے میں سب سے زیادہ ہوگا وہ مجھ سے رقیامت کے دن سب سے زیادہ قریب ہوگا یہ مضمون کہ کثرت سے درود پڑھنے والا قیامت کے دن حضور سے سب سے زیادہ قریب ہوگا فضل اول کے میں گزر چکا ہے۔ حضرت ابوسعود انصاریؓ کی حدیث سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جمعہ کے دن میرے اوپر کثرت سے درود بھیجا کرو اسلئے کہ جو شخص بھی جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ پر فوراً پیش ہوتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی حضور کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ میرے اوپر روشن رات (یعنی جمعہ کی رات) اور روشن دن (یعنی جمعہ کے دن) میں کثرت سے درود بھیجا کرو اسلئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے تو میں تمہارے لئے دعا راہ اور استغفار کرتا ہوں۔ اسی طرح حضرت ابن عمرؓ حضرت حسن بصریؒ حضرت خالد بن معدان وغیرہ سے حضور کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو سلیمان بن سحیم کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جو لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور آپ کی خدمت میں سلام کرتے ہیں کیا آپ کو اس کا پتہ چلتا ہے؟ حضور نے فرمایا ہاں! اور میں ان کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ ابراہیم بن شیبان کہتے ہیں کہ میں نے جب حج کیا اور مدینہ پاک حاضری ہوئی اور میں نے قبر اطہر کی طرف بڑھ کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا تو میں نے روضہ اطہر سے وعلیک السلام کی آواز سنی۔ بلوغ المسرات میں حافظ ابن قیمؒ سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دن درود شریف کی زیادہ فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اطہر سارے مخلوق کی سردار ہے اسلئے اس دن کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے ساتھ ایک ایسی خصوصیت ہے جو اور دنوں کو نہیں۔ اور بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم باپ کی پشت سے اپنی ماں کے پیٹ میں

اسی دن شریف لائے تھے۔

علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ جمعہ کے دن درود شریف کی فضیلت حضرت ابو ہریرہؓ حضرت انسؓ
اوس بن اوسؓ ابوامامہؓ ابوالرداءؓ ابوسعیدؓ حضرت عمرؓ ان کے صاحبزادے عبداللہ وغیرہ حضرات
رضی اللہ عنہم سے نقل کی گئی ہے جن کی روایات علامہ سخاویؒ نے نقل کی ہیں۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَدَائِمًا ابَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ مُحَمَّدٍ

۴۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةُ عَلَى ذُنُوبٍ عَلَى الْفَرَّاطِ وَمَنْ صَلَّى عَلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ ثَمَانِينَ مَرَّةً غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُ ثَمَانِينَ عَامًا ذَكَرَهُ التَّخَاوِيُّ مِنْ عِدَّةٍ رَوَايَاتٍ ضَعِيفَةٌ بِالْفَاظِ مُخْتَلَفَةٌ -

ف :- علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں اس حدیث کو متعدد روایات سے جن پر ضعف کا حکم بھی لگایا ہے نقل کیا۔ اور صاحب التحائف نے بھی شرح احیاء میں اس حدیث کو مختلف طرق سے نقل کیا ہے اور محدثین کا قاعدہ ہے ضعیف روایت بالخصوص جبکہ وہ متعدد طرق سے نقل کی جائے فضائل میں معتبر ہوتی ہے۔ غالباً اسی وجہ سے جامع الصغیر میں ابو ہریرہؓ کی اس حدیث پر حسن کی علامت لگائی ہے۔ ملا علی قاریؒ نے شرح شفا میں جامع الصغیر کے حوالہ سے بڑی روایت بلانی و دارقطنی اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت انسؓ کی روایت سے بھی نقل کی جاتی ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک حدیث میں یہ نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اسی مرتبہ درود شریف پڑھے اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّم تَسْلِیْمًا۔ اس کے اسی سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اسی سال کی عبادت کا ثواب اس کے لئے لکھا جائے گا۔ دارقطنی کی ایک روایت میں حضورؐ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر اسی مرتبہ درود شریف پڑھے اس کے اسی سال کے گناہ معاف کئے جائیں گے۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! درود کس طرح پڑھا جائے؟ حضورؐ نے ارشاد فرمایا:-

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ نَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأَرْقَى - اور یہ پڑھ کر ایک انگلی بند کرے۔ انگلی بند کرنے کا مطلب ہے کہ انگلیوں پر شمار کیا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انگلیوں پر گننے کی ترغیب ارد ہوئی ہے اور ارشاد ہوا کہ انگلیوں پر گنا کرو اس لئے کہ قیامت میں ان کو گویائی دی جائے گی اور ان سے پوچھا جائے گا جیسا کہ فضائل ذکر کی فصل دوم کی حدیث میں آیا ہے یہ مضمون تفصیل سے ذکر کیا جا چکا۔ ہم لوگ اپنے ہاتھوں سے سینکڑوں گناہ کرتے ہیں، جب قیامت کے دن پیشی کے وقت میں باتھ اور انگلیاں وہ ہزاروں گناہ گنوائیں جو ان سے زندگی میں گئے ہیں تو ان کیساتھ کچھ نیکیاں بھی گنوائیں جو ان سے کی گئی ہیں یا ان سے گئی گئی ہیں۔ وارفتگی کی اس روایت کو حافظ عراقی نے حسن بتایا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن سو مرتبہ درود پڑھے اس کے ساتھ قیامت کے دن ایک ایسی روشنی آئے گی کہ اگر اس روشنی کو ساری مخلوق تقسیم کیا جائے تو سب کو کافی ہو جائے۔ حضرت اہل بن عبد اللہ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَرْقَى وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ - اسی دفعہ پڑھے اس کے انیس سال کے گناہ معاف ہوں۔ علامہ سخاوی نے ایک دوسری جگہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے حضور کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص فجر پر ایک دفعہ درود بھیجے اور وہ قبول ہو جائے تو اس کے انیس سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے زاد السعید میں بحوالہ در مختار صہبانی سے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کو نقل فرمایا ہے۔ علامہ شامی نے اس میں طویل بحث کی ہے کہ درود شریف میں بھی مقبول اور غیر مقبول ہوتے ہیں یا نہیں۔ شیخ ابوسلیمان دارانی سے نقل کیا ہے کہ ساری عبادتوں میں مقبول اور مردود ہونے کا احتمال ہے۔ لیکن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف قبول ہی ہوتا ہے اور بھی بعض سو فیہ سے یہی نقل کیا ہے۔

عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

حضرت رفیع رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا

یہ ارشاد نقل کرتے ہیں جو شخص اس طرح کہے اللَّهُمَّ

صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ

(۵) عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ

عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَجَبَتْ لَكَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ اس کے لئے میری
شفاعت درواہ البزار والطبرانی فی الاوسط شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔
بعض اسانید ہم حسن کذا فی الترغیب

ف:- درود شریف کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے:- اے اللہ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر
درود بھیجتے اور ان کو قیامت کے دن ایسے مبارک ٹھکانے پر پہنچائیے جو آپ کے نزدیک مقرب
علماء کے مقعد مقرب یعنی مقرب ٹھکانے میں مختلف اقوال ہیں۔ علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ محتمل ہے کہ
اس سے وسیلہ مراد ہو، یا مقام محمود یا آپ کا عرش پر تشریف رکھنا یا آپ وہ مقام عالی جو سب سے
اعلیٰ و ارفع ہے۔ حرر ثنین میں لکھا ہے کہ مقعد کو مقرب کے ساتھ اسلئے موصوف کیا ہے کہ جو شخص
اس میں ہوتا ہے وہ مقرب ہوتا ہے اس وجہ سے گویا اس مکان ہی کو مقرب قرار دیا۔ اور اس کے مصداق
میں علاوہ ان اقوال کے جو سخاویؒ سے گزرے ہیں کرسی پر تشریف فرما ہونے کا اضافہ کیا ہے۔
ملا علی قاریؒ کہتے ہیں کہ مقعد مقرب سے مراد مقام محمود ہے اسلئے کہ روایت میں ”یوم القیمة“ کا لفظ
ذکر کیا گیا ہے اور بعض روایات میں ”المقرب عندک فی الجنة“ کا لفظ آیا ہے یعنی وہ ٹھکانا جو جنت
میں مقرب ہو، اس بنا پر اس سے مراد وسیلہ ہو گا جو جنت کے درجات میں سب سے اعلیٰ درجہ ہے۔
بعض علماء نے کہا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دو مقام علیہ علیہ ہیں۔ ایک مقام تو وہ
ہے جبکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کے میدان میں عرش معلیٰ کے دائیں جانب ہوں گے۔
جس پر اولین آخرین سب کو رشک ہو گا، اور دوسرا آپ کا مقام جنت میں جس کے اوپر کوئی درجہ نہیں
بخاری شریف کی ایک بہت طویل حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت طویل خواب
جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ جنت وغیرہ اور زنا کار، سود خوار وغیرہ لوگوں کے ٹھکانے
دیکھے اسکے اخیر میں ہر کہ چھ وہ دونوں فرشتے مجھے ایک گھر میں لے گئے، جس سے زیادہ حسین و بہتر
مکان میں نے نہیں دیکھا تھا۔ اس میں بہت سے بوڑھے اور جوان عورتیں اور بچے تھے، اس کے
بعد وہاں سے نکال کر مجھے وہ ایک درخت پر لے گئے وہاں ایک مکان پہلے سے بھی بڑھیا تھا،
میسے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ پہلا مکان عام مسلمانوں کا ہے اور یہ شہدار کا۔ اسکے بعد انہوں نے کہا
دراں و پر سر اٹھائیے تو میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو ایک ابرسا نظر آیا۔ میں نے کہا کہ میں اس کو بھی دیکھ لوں

ان دونوں فرشتوں نے کہا کہ انہی آپ کی عمر باقی ہے جب پوری ہو جائے گی جب آپ اس میں تشریف لیجائیں گے۔ درود شریف کی مختلف احادیث میں مختلف الفاظ پر شفاعت واجب ہونے کا وعدہ پہلے بھی گزر چکا آئندہ بھی آ رہا ہے کسی قیدی یا مجرم کو اگر یہ معلوم ہو جائے کہ حاکم کے یہاں فلاں شخص کا اثر ہے اور اسکی سفارش حاکم کے یہاں بڑی قبیح ہوتی ہے تو اس سفارشی کی خوشامد میں کتنی دُور و دُور کی جاتی ہے۔ ہم میں سے کونسا ایسا ہے جو بڑے سے بڑے گناہ کا مجرم نہیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جیسا سفارشی جو اللہ کا حبیب سارے رسولوں اور تمام مخلوق کا سردار و کیسی آسان چیز برابری سفارشی کا وعدہ اور وعدہ بھی ایسا مولا کہ فرماتے ہیں کہ مجھ پر اسکی سفارش واجب ہے، پھر بھی اگر کوئی شخص اس سے فائدہ نہ اٹھائے تو کس قدر خسارہ کی بات ہے۔ لغویات میں اوقات ضائع کرتے ہیں، فضول باتوں بلکہ غیبت وغیرہ گناہوں میں قیمتی اوقات کو برباد کرتے ہیں۔ ان اوقات کو درود شریف میں اگر خرچ کیا جائے تو کتنے فوائد حاصل ہوں گے۔

یَا دَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا بَدَا
عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
(۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ جَزَى اللَّهُ عُنَّا
مُحَمَّدًا أَمَّا هُوَ أَهْلُهُ أَتَعَبَ سَبْعِينَ كَاتِبًا
أَلْفَ صَبَاحٍ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَ
الْأَوْسَطِ كَذَا فِي التَّرغِيبِ لِبَسْطِ السَّخَاوِي
فِي تَخْرِجِهِ وَلَفْظُهُ أَتَعَبَ سَبْعِينَ
مَلَكًا الْمَنْصَبَاحِ
حضرت ابن عباس حضور کا ارشاد نقل کرتے
ہیں۔ جو شخص یہ دعا کرے جَزَى اللَّهُ عُنَّا
مُحَمَّدًا أَمَّا هُوَ أَهْلُهُ۔ ترجمہ: اللہ جل شانہ
جزا دے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم لوگوں کی طرف سے
جس بدلے کے مستحق ہیں، تو اسکا ثواب ستر
فرشتوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں
ڈالے گا۔

ف: نزہۃ المجالس میں بروایت طبرانی حضرت جابر کی حدیث سے حضور کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص
صبح شام یہ درود پڑھا کرے اللَّهُمَّ رَبِّ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ أَجْزِ مُحَمَّدًا أَصْلَى
اللہ علیہ وسلم مَا هُوَ أَهْلُهُ وہ اسکا ثواب لکھنے والوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈالے
رکھے گا مشقت میں ڈالے گا کا مطلب ہے کہ وہ ایک ہزار دن تک اس کا ثواب لکھتے لکھتے تھک جائیں گے
بعض علمائے نے "جس بدلے کے مستحق ہیں" کی جگہ جو بدلہ اللہ کی شان کے مناسب ہے لکھا ہے۔

یعنی جتنا بدلہ عطا کرنا تیری شایان شان ہو وہ عطا فرما اور اللہ تعالیٰ کی شان کے مناسب بالخصوص اپنے محبوب کے لئے ظاہر ہے کہ بے انتہا رہو گا۔ حضرت حسن بصریؒ سے ایک طویل درود شریف کے ذیل میں نقل کیا گیا ہے کہ وہ اپنے درود شریف میں یہ الفاظ بھی پڑھا کرتے تھے۔

وَاجْزِهِ عَنَّا خَيْرَ مَا جَزَيْتَ نَبِيَّائِ عَنْ أُمَّتِهِ اے اللہ حضور کو ہماری طرف سے اس سے زیادہ بہتر بدلہ عطا فرمائے جتنا کسی نبی کو اس کی امت کی طرف سے عطا فرمایا۔ ایک اور حدیث میں نقل کیا گیا ہے جو شخص یہ الفاظ پڑھے :- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًا وَلِحَقِّهِ اَدَاةً وَاَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِي وَعَدْتَهُ وَاجْزِهِ عَنَّا مَا حَقَّ اَهْلُهُ وَاجْزِهِ عَنَّا مِنْ اَفْضَلِ مَا جَزَيْتَ نَبِيَّائِ عَنْ أُمَّتِهِ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهِ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصَّالِحِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔ جو شخص سات جمعوں تک ہر جمعہ کو سات مرتبہ اس درود کو پڑھے اسکے لئے میری شفاعت واجب ہے۔ ایک علامہ جو ابن المشعر کے نام سے مشہور ہیں یوں کہتے ہیں کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ جل شانہ کی ایسی حمد کرے جو اس سب سے زیادہ افضل ہو جواب تک اس کی مخلوق میں سے کسی نے کی ہو کہ اولین و آخرین اور ملائکہ مقربین آسمان و ارض میں والوں سے بھی افضل ہو اور اسی طرح یہ چاہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا درود شریف پڑھے جو اس سب سے افضل ہو جتنے درود کسی نے پڑھے ہیں اور اسی طرح یہ بھی چاہتا ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ شانہ سے کوئی ایسی چیز مانگے جو اس سب سے افضل ہو جو کسی نے مانگی ہو تو وہ یہ پڑھا کرے :- اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهُ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهُ وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَهْلُهُ فَاِنَّكَ اَنْتَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَ اَحَدُ الْمَغْفِرَةِ ۔ جس کا ترجمہ یہ ہے :- اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے جو تیری شان کے مناسب ہے پس تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج جو تیری شان کے مناسب ہے اور ہمارے ساتھ بھی وہ معاملہ کر جو تیری شایان شان ہو، بیشک تو ہی اس کا مستحق ہے کہ تجھ سے ڈرا جائے اور مغفرت کرنے والا ہے ۔ ابوالفضل قوامیؒ کہتے ہیں کہ ایک شخص خراسان سے میرے پاس آیا اور اس نے یہ بیان کیا کہ میں مدینہ پاک میں تھا میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی، تو حضور نے مجھ سے یہ ارشاد فرمایا جب تو بیدار جائے تو

ابو الفضل بن زبیر کو میری طرف سے سلام کہہ دینا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیا بات ہے تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ وہ مجھ پر روزانہ تسبیح یا اس سے بھی زیادہ یہ ورد پڑھا کرتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ النَّبِيِّ الْاَوْفٰی وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ جَزٰی اللّٰهُ مُحَمَّدًا اَصْلٰی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلٌ۔

ابو الفضل کہتے ہیں کہ اس شخص نے قسم کھائی کہ وہ مجھے یا میرے ہم کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب میں تہانے سے پہلے نہیں جانتا تھا۔ ابو الفضل کہتے ہیں میں نے اس کو کچھ غلبہ دینا چاہا تو اس نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پیام کو بچتا نہیں (یعنی اس کا کوئی معاونہ نہیں لیتا)۔ ابو الفضل کہتے ہیں کہ اسکے بعد پھر میں نے اس شخص کو نہیں دیکھا۔ (ابو یعلیٰ) اس شخص کا ایک دوسرا وقتہ حکایات میں ۳۹ پر آ رہا ہے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
(۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيْهِ فَاِنَّهُ مِنْ صَلَّيْكُمْ صَلَوةٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلَّمَ اللَّهُ لِي الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنَزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللَّهِ وَارْجُوا اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَالَ لِي الْوَسِيْلَةَ حَكَتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ كَذَا فِي التَّرغِيْبِ

علم الحبيبك خير الخلق كله
حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عبد اللہ بن عمرو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب تم اذان سننا کرو تو جو الفاظ مؤذن کہے وہی تم کہا کرو اسکے بعد مجھ پر ورد بھیجا کرو اسلئے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ ورد بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ ورد بھیجتے ہیں۔ پھر اللہ جل شانہ سے میرے لئے وسیلہ کی دعا کیا کرو اور وسیلہ جنت کا ایک درجہ ہے جو صرف ایک ہی شخص کو ملے گا اور مجھے اُمید ہے کہ وہ ایک شخص میں ہی ہوں پس جو شخص میرے لئے اللہ سے وسیلہ کی دعا کرے گا

اس پر میری شفاعت اتر پڑے گی۔

ف:۔ اتر پڑے گی کا مطلب یہ ہے کہ محقق ہو جائے گی۔ اسلئے کہ بعض روایات میں اسکی جگہ پر ارشاد ہے کہ اسکے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔ بخاری شریف کی ایک حدیث میں یہ ہے کہ جو شخص اذان سننے اور یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ دَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةَ الَّتِي اَمْتَنَ بِهَا الصَّلٰوةَ الْفَاتِمَةَ

ابن محمد بن الوسیلۃ والفحیلة والبعثۃ مقاماً محموداً الذی وعدتہ اسکے لئے میری شفاعت
 اتر جاتی ہے حضرت ابو الدرداءؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اذان سنتے تو
 خود بھی یہ دعا پڑھتے اللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ الثَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
 سُوْلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اور حضور اتنی آواز سے پڑھا کرتے تھے کہ پاس والے اسکو سنتے تھے اور بھی متعدد
 احادیث سے علامہ سخاویؒ نے یہ مضمون نقل کیا ہے۔ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے حضور کا یہ ارشاد نقل
 کیا ہے کہ جب تم مجھ پر درود پڑھا کرو تو میرے لئے وسیلہ بنی مانگا کرو۔ کسی نے عرض کیا
 یا رسول اللہ! وسیلہ کیا چیز ہے؟ حضور نے فرمایا کہ جنت کا اعلیٰ درجہ ہے جو صرف
 ایک ہی شخص کو ملے گا، اور مجھے یہ امید ہے کہ وہ شخص میں ہی ہوں گا۔ علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ وسیلہ
 کے اصل معنی لغت میں تو وہ چیز ہے کہ جس کی وجہ سے کسی بادشاہ یا کسی بڑے آدمی کی بارگاہ میں
 تقرب حاصل کیا جاتے۔ لیکن اسجگہ ایک غالی درجہ مراد ہے۔ جیسا کہ خود حدیث میں اراد ہے
 کہ وہ جنت کا ایک درجہ ہے اور قرآن پاک کی آیت وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ میں تفسیر
 کے دو قول ہیں ایک تو یہ کہ اس سے وہی تقرب مراد ہے جو اوپر گذرا۔ حضرت ابن عباسؓ نے
 مجاہد عطاء وغیرہ سے یہی قول نقل کیا گیا ہے۔ تساؤ کہتے ہیں اللہ کی طرف تقرب حاصل کرو اس چیز
 کے ساتھ جو اسکو راضی کرنے۔ واحدیؒ بغویؒ زحشریؒ سے بھی یہی نقل کیا گیا ہے کہ وسیلہ
 ہر وہ چیز ہے جس سے تقرب حاصل کیا جاتا ہو، قرابت ہو یا کوئی عمل اور اس قول میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 کے ذریعہ سے توسل حاصل کرنا بھی داخل ہے اھ علامہ جزیریؒ نے حصن حصین میں آداب دعائیں لکھا ہے۔
 وَأَنْ يَتَوَسَّلَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى بِأَنْبِيَائِهِ خَرَمَصَ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِهِ خَرَمَصَ لَعْنَى تَوَسُّلٍ حَاسِلٍ كَرَمَصَ
 اللہ جل شانہ کی طرف اسکے انبیاء کے ساتھ جیسا کہ بخاری سند بزار اور حاکم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے
 اور اللہ کے نیک بندوں کے ساتھ جیسا کہ بخاری سے معلوم ہوتا ہے۔ علامہ سخاویؒ کہتے ہیں اور دوسرا
 قول آیت شریفہ میں یہ ہے کہ اس سے مراد جنت ہے یعنی اللہ کے محبوب بنو جیسا کہ ماورویؒ وغیرہ نے
 ابو زید سے نقل کیا ہے اور حدیث پاک میں فضیلت سے مراد وہ مرتبہ عالیہ ہے جو ساری مخلوق سے اونچا
 ہو اور احتمال ہے کوئی اور مرتبہ مراد ہو یا وسیلہ کی تفسیر ہو اور مقام محمود وہی ہے جس کو اللہ جل شانہ
 نے اپنے کلام پاک میں سورہ بنی اسرائیل میں ارشاد فرمایا ہے عَلَيَّ أَنْ يَجْعَلَكَ رَبِّكَ مَقَامًا

تَحْمُودًا۔ ترجمہ :- اُمید ہے کہ پہنچائیں گے آپ کو آپ کے رب مقام محمود میں یہ مقام محمود کی تفسیر
 علماء کے چند اقوال ہیں کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی اُمت کے اُوپر گواہی دینا ہے اور
 کہا گیا ہے کہ حمد کا جھنڈا جو قیامت کے دن آپ کو دیا جائے گا مراد ہے ۔ اور بعض نے کہا ہے
 کہ اللہ جل شانہ آپ کو قیامت کے دن عرش پر اور بعض نے کہا کرسی پر بٹھانے کو کہا ہے ۔ ابن جوزی
 نے ان دونوں قولوں کو بڑی جماعت سے نقل کیا ہے اور بعضوں نے کہا کہ اس سے مراد شفاعت ہے، اسلئے
 کہ وہ ایسا مقام ہے کہ اس میں اولین و آخرین سب ہی آپ کی تعریف کریں گے ۔ علامہ سخاویؒ اپنے
 استاد حافظ ابن حجرؒ کے اتباع میں کہتے ہیں ان اقوال میں کوئی مناسبات نہیں، اس واسطے کہ احتمال
 ہے کہ عرش و کرسی پر بٹھانا شفاعت کی اجازت کی علامت ہو اور جب حضور وہاں تشریف فرما ہوں
 تو اللہ جل شانہ ان کو حمد کا جھنڈا عطا فرمائے اور اسکے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنی
 اُمت پر گواہی دیں ۔ ابن حبان کی ایک حدیث میں حضرت کعب بن مالکؓ سے حضور کا ارشاد نقل کیا
 گیا ہے کہ اللہ جل شانہ قیامت کے دن لوگوں کو اُٹھائیں گے ۔ پھر مجھے ایک سبز جوڑا پہنائیں گے ،
 پھر میں وہ کہوں گا جو اللہ چاہیں پس یہی مقام محمود ہے ۔ حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں کہ پھر میں کہوں گا سے
 مراد وہ حمد و ثناء ہے جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت سے پہلے کہیں گے اور مقام محمود
 ان سب چیزوں کے مجموعہ کا نام ہے جو اس وقت میں پیش آئیں گی ۔ انتہی ۔ حضور کے اس ارشاد کا
 مطلب کہ میں وہ کہوں گا جو اللہ تعالیٰ چاہیں گے ۔ حدیث کی کتابوں بخاری مسلم شریف وغیرہ میں شفاعت
 کی طویل حدیث میں حضرت انسؓ سے نقل کیا گیا ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ جب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت
 کروں گا تو سجدہ میں گر جاؤں گا اللہ جل شانہ مجھے سجدہ میں جب تک چاہیں گے پڑا رہنے دیں گے اسکے بعد
 اللہ جل شانہ کا ارشاد ہو گا محمدؐ مبراؑ اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی، سفارش کرو قبول کی جائیگی
 مانگو تمہارا سوال پورا کیا جائے گا ۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس پر میں سجدہ سے سر
 اٹھاؤں گا ۔ پھر اپنے رب کی حمد و ثناء کروں گا جو اس وقت میرا رب مجھے الہام کرے گا ۔ پھر میں اُمت
 کے لئے سفارش کروں گا ۔ بہت لمبی حدیث سفارش کی ہے جو مشکوٰۃ میں بھی مذکور ہے ۔
 ہاں ہاں اجازت ہے تجھے آج عزت ہے تجھے
 زیبا شفاعت ہے تجھے بے شک ہے حصہ ترا

یہاں ایک بات قابل لحاظ ہے کہ اوپر کی دعائیں التَّوَسُّلُکَ وَالْفَضِيلَةَ کے بعد وَالذَّرَجَةَ
الْزَفِیْعَةَ کا لفظ بھی مشہور ہے۔ محدثین فرماتے ہیں کہ یہ لفظ اس حدیث میں ثابت نہیں البتہ بعض
روایات میں جیسا کہ حسن حصین میں بھی ہے اسکے اخیر میں اِنَّكَ لَا تُخَلِّفُ الْبَيْعَادَ کا اضافہ کر
یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۱۸۷ عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ اَوْ اَبِي اَسِيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ
اِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَلْيُسَلِّمْ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ ثُمَّ لِيَقُلْ
اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ
مِنَ الْمَسْجِدِ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمْ ثُمَّ لِيَقُلْ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ
فَضْلِكَ أَخْرِجْهُ أَبْوَعَوَانَةً فِيْ صَحِيحِهِ وَ
أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حُزَيْمَةَ وَابْنُ حَبَّانٍ
فِي صَحِيحِهِمَا كَذَا فِي الْبَدِیْعَةِ۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے
کہ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہوا کرے
تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجا کرے
پھر انہوں نے کہا کرے اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
اے میرے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے
اور جب مسجد سے نکلا کرے تب بھی نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجا کرے اور یوں کہا
کرے :- اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ فَضْلِكَ اے اللہ
میرے لئے اپنے فضل (یعنی رزق) کے دروازے
کھول دے

ف: مسجد میں جانے کے وقت رحمت کے دروازے کھلنے کی وجہ یہ ہے کہ جو مسجد میں جاتا ہے وہ
اللہ کی عبادت میں مشغول ہونے کے لئے جاتا ہے وہ اللہ کی رحمت کا زیادہ محتاج ہے کہ وہ اپنی رحمت
سے عبادت کی توفیق عطا فرماتے پھر اس کو قبول فرمائے منظر ہر حق میں لکھا ہے دروازے رحمت کے
کھول بسبب برکت اس مکان شریف کے یا بسبب توفیق دینے نماز کی اس میں یا بسبب کھولنے حقائق
نماز کے اور مراد فضل سے رزق حلال ہے کہ بعد نکلنے کے نماز سے اسکی طلب کو جاتا ہے اھ اس میں
قرآن پاک کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے جو سورۃ جمعہ میں وارد ہے فَإِذَا اقْضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا
فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ۔ علامہ سخاوی نے حضرت علیؓ کی حدیث سے نقل کیا ہے کہ جب
مسجد میں داخل ہوا کرو تو حضور پرورد و بھیجا کرو اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو درود و سلام

بھیجتے محمد پر (یعنی خود اپنے اوپر) اور پھر یوں فرماتے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ
 اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب مسجد سے نکلے تب بھی اپنے اوپر دو سلام بھیجتے اور فرماتے اَللّٰهُمَّ
 اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
 جب مسجد میں داخل ہوتے تو پڑھا کرتے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اور جب باہر
 تشریف لاتے تب بھی یہ پڑھا کرتے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حضرت ابن عمرؓ سے نقل
 کیا گیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ دُعا
 سکھلائی تھی کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوا کریں تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کریں۔ اور
 دُعا پڑھا کریں اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَافْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب نکلا کریں جب
 بھی یہی دُعا پڑھا کریں اور اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ کی جگہ اَبْوَابَ فَضْلِكَ حضرت ابو ہریرہؓ سے حضور کا یہ
 ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جب کوئی شخص تم میں سے مسجد میں جایا کرے تو حضور پر سلام پڑھا کرے اور
 یوں کہا کرے اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب مسجد سے نکلا کرے تو حضور پر سلام
 پڑھا کرے اور یوں کہا کرے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب باہر نکلے (مسجد سے)
 درود بھیجے اور یہ دُعا پڑھے اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب باہر نکلے (مسجد سے)
 تو یہ دُعا پڑھا کر اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب باہر نکلے (مسجد سے)
 تابعین سے یہ دُعا نقل کی گئی ہے صاحب حصن حصین نے مسجد میں جانے کی اور مسجد سے نکلنے
 کی متعدد دعائیں مختلف احادیث سے نقل کی ہیں ابو داؤد شریف کی روایت سے مسجد میں داخل ہونے کے
 وقت یہ دُعا نقل کی ہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَيُوْحِّصُهُ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ
 الرَّجِيْمِ میں پناہ مانگتا ہوں اس اللہ کے ذریعہ سے جو بڑی عظمت والا ہے اور اسکی کریم ذات کے
 ذریعہ سے اور اسکی قدیم بادشاہت کے ذریعہ سے شیطان مردود کے حملہ سے "حصن حصین میں تو اتنا ہی
 ہے لیکن ابو داؤد میں اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پاک ارشاد بھی نقل کیا ہے کہ جب آدمی یہ
 دُعا پڑھتا ہے تو شیطان یوں کہتا ہے کہ مجھ سے تو یہ شخص شام تک کے لئے محفوظ ہو گیا۔ اس کے بعد
 صاحب حصن مختلف احادیث سے نقل کرتے ہیں کہ جب مسجد میں داخل ہو تو بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی

رَسُولِ اللَّهِ کہے۔ ایک اور حدیث میں وَ عَلٰی اُسْتَنْةِ رَسُوْلِ اللَّهِ ہے اور ایک حدیث میں
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اور مسجد میں داخل ہونے کے بعد السَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی
 عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِیْنَ۔ پڑھے اور جب سجدے سے نکلنے لگے جب بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
 پر سلام پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اور ایک حدیث میں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی
 مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اَعِصْمْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ہے۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمْ

۹) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تمنا کون سا مسلمان ایسا ہو گا جس کو نہ ہو
 لیکن عشق و محبت کی بقدر اس کی تمنا میں بھی بڑھتی رہتی ہیں اور اکابر و مشائخ نے بہت
 اعمال اور بہت سے درودوں کے متعلق اپنے تجربات تحریر کئے ہیں، کہ ان پر عمل سے سید الکونین
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوتی۔ علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں خود حضور اقدس
 صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ایک ارشاد نقل کیا ہے مَنْ صَلَّی عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْضِ وَ عَلٰی جَسَدِهِ
 فِی الْاَجْسَادِ وَ عَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ۔ جو شخص روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رُوح میں اور آپ کے
 جسد اطہر پر بدنوں میں اور آپ کی قبر مبارک پر قبور میں درود بھیجے گا وہ مجھے خواب میں دیکھے گا،
 اور جو مجھے خواب میں دیکھے گا وہ قیامت میں دیکھے گا اور جو مجھے قیامت میں دیکھے گا میں اس کی سفارش
 کروں گا۔ اور جس کی میں سفارش کروں گا وہ میری حوض سے پانی پئے گا۔ اور اللہ جل شانہ اس کے
 بدن کو جہنم پر حرام فرما دیں گے۔ علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ ابوالقاسم بستی نے اپنی کتاب میں یہ حدیث نقل
 کی ہے مگر مجھے اب تک اس کی اصل نہیں ملی۔ دوسری جگہ لکھتے ہیں جو شخص ارادہ کرے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 کو خواب میں دیکھے وہ یہ درود پڑھے :- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیْ عَلَیْہِ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا هُوَ اَهْلُہٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی۔
 جو شخص اس درود شریف کو طاق عدو کے موافق پڑھے گا وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت
 کرے گا۔ اور اس پر اس کا اضافہ بھی کرنا چاہیئے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْضِ وَ اَحْر
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ۔
 حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ زاد امیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ سب سے زیادہ لذیذ تر اور شیریں تر

خاصیت درود شریف کی یہ ہے کہ اسکی بدولت عشاق کو خواب میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت زیارت میسر ہوتی ہے بعض دروہوں کو بالخصوص بزرگوں نے آزمایا ہے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ترغیب اہل السعادات میں لکھا ہے کہ شب جمعہ میں دو رکعت نماز نقل پڑھے اور ہر رکعت میں گیارہ بار آیت الکرسی اور گیارہ بار قل ہو اللہ اور بعد سلام سو بار یہ درود شریف پڑھے انشاء اللہ تین جمعے زکدر نے پائینگے کہ زیارت نصیب ہوگی وہ درود شریف یہ ہے۔
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الْأَوْفَى وَالْأَكْبَرِ وَصَلِّ عَلَى سَائِرِ شَيْخِ مَوْصُوفٍ نَعْلَمُ لَكَ مَا هُوَ
 کہ جو شخص دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے پچیس بار قل ہو اللہ اور بعد سلام کے
 یہ درود شریف ہزار مرتبہ پڑھے دولت زیارت نصیب ہو وہ یہ ہے صَلِّ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأَوْفَى
 دیگر نیز شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ سوتے وقت ستر بار اس درود شریف کو پڑھنے سے زیارت
 نصیب ہو اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِحُجْرَةِ الْأَنْوَارِ وَمَعْدِنِ الْأَسْرَارِ وَلِسَانِ جَحَّتِكَ
 وَعَرْوَسِ مَمْلَكَتِكَ وَإِمَامِ حَضْرَتِكَ وَطَرِيقِ مُلْكِكَ وَخِزَانِ رَحْمَتِكَ وَطَرِيقِ شَرِيعَتِكَ
 الْمُسْلِمِينَ ذِي بَيِّنَاتٍ لَكَ الْإِنْسَانُ عَيْنِ الْوُجُودِ وَالسَّبَبُ فِي كُلِّ مَوْجُودٍ عَيْنُ أَعْيَانِ خَلْقِكَ
 الْمُتَقَدِّمُ مِنْ تَوْضِئَاتِكَ مَكْلُوهٌ تَدْوِمُ بَدَائِكَ وَتَبْقَى بِبَقَائِكَ لَا مَنْتَهَى لِهَادُونَ
 عَلَيْكَ مَكْلُوهٌ تُرَضِّيكَ وَتُرَضِّيهِ وَتَرْضَى بِهَا عَنَّا يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ۔

دیکر اس کو بھی سوتے وقت چند بار پڑھنا زیارت کے لئے شیخ نے لکھا ہے۔۔
 اللَّهُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ رَبَّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ أَبْلَغُ لِرُوحِ
 سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ قَبْتِ السَّلَامِ۔ مگر بڑی شرط اس دولت کے حصول میں قلب کا
 شوق سے پُر ہونا اور ظاہری و باطنی معصیتوں سے بچنا ہے۔ انتہی ہمارے حضرت شیخ المشائخ
 قطب الارشاد شاہ ولی اللہ صاحب نور اللہ مرقدہ نے اپنی کتاب نوادر میں بہت سے مشائخ تصوف
 اور ابدال کے ذریعہ سے حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے متعدد اعمال نقل کئے ہیں اگرچہ محدثانہ حیثیت
 سے اُن پر کلام ہے لیکن کوئی فقہی مسئلہ نہیں جس میں دلیل اور حجت کی ضرورت ہو مبشرات اور
 منامات ہیں۔ منجملہ اُن کے لکھا ہے کہ ابدال میں سے ایک بزرگ نے حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام
 سے درخواست کی کہ مجھے کوئی عمل بتائیے جو میں رات میں کیا کروں انہوں نے فرمایا کہ مغرب سے

عشاء تک نفلوں میں مشغول رہا کر کسی سے بات نہ کر، نفلوں کی دُور رکعت پر سلام پھیرتا رہا کر اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ اور تین مرتبہ قل ہو اللہ پڑھتا رہا کر، عشاء کے بعد بھی بغیر بات کہنے اپنے گھر چلا جا اور وہاں جا کر دُور رکعت نفل پڑھا، ہر رکعت میں ایک دفعہ سورۃ فاتحہ اور سات مرتبہ قل ہو اللہ نماز کا سلام پھیرنے کے بعد ایک سجدہ کر جس میں سات دفعہ استغفار سات مرتبہ درود شریف اور سات دفعہ سبحان اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر لا حول ولا قوۃ الا باللہ - پھر سجدہ سے سر اٹھا کر دُعا کے لئے ہاتھ اٹھا اور یہ دُعا پڑھ :- یا حییٰ یا قیوم یا ذا الجلال والاکرام یا الہ الا ذلین والآخرین یا رحمن الدنیا والآخرۃ ورحیمہما یا رب یا رب یا رب اللہ یا اللہ یا اللہ یا اللہ۔

پھر اسی حال میں ہاتھ اٹھاتے ہوئے کھڑا ہوا اور کھڑے ہو کر پھر یہی دُعا پڑھا، پھر دائیں کروٹ پر قبیلہ کی طرف منہ کر کے لیٹ جا اور سونے تک درود شریف پڑھتا رہے۔ جو شخص یقین اور نیک نیتی کے ساتھ اس عمل پر مداومت کرے گا، مرنے سے پہلے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور خواب میں دیکھے گا بعض لوگوں نے اسکا تجربہ کیا انہوں نے دیکھا کہ وہ جنت گئے وہاں اُمیر اکرام اور سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور ان سے بات کرنے کا شرف حاصل ہوا، اس عمل کے بہت سے فضائل ہیں جن کو ہم نے اختصاراً چھوڑ دیا۔ اور بھی متعدد عمل اس نوع کے حضرت بیران بیر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کئے ہیں۔ علامہ میری نے حیوۃ الحیوان میں لکھا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد با وضو ایک پرچہ پر محمد رسول اللہ احمد رسول اللہ پینتیس مرتبہ لکھے اور اس پرچہ کو اپنے ساتھ رکھے اللہ جل شانہ اس کو طاعت پر قوت عطا فرماتا ہے اور اسکی برکت میں مدد فرماتا ہے اور شیاطین کے وساوس سے حفاظت فرماتا ہے اور اگر اس پرچہ کو روزانہ طلوع آفتاب کے وقت درود شریف پڑھتے ہوئے غور سے دیکھتا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں کثرت سے ہوا کرے۔

تنبیہ - خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو جانا بڑی سعادت ہے لیکن دو امر قابل لحاظ ہیں۔ اول وہ جس کو حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے نشر الطیب میں تحریر فرمایا ہے حضرت تحریر فرماتے ہیں "جاننا چاہیے کہ جس کو بیداری میں یہ شرف نصیب نہیں ہوا اسکے لئے بجائے

اسکے خواب میں زیارت سے مشرف ہو جانا سرمایہ تسلی اور فی نفسہ ایک نعمت عظمیٰ دولت کبریٰ ہے اور اس سعادت میں کتاب کو اصلاً دخل نہیں محض موہوب ہے، ولعمہ ما قبلہ

ایں سعادت بزورِ بازو نیست تانہ بخشہ خدائے بخشندہ

ترجمہ: ”کسی نے کیا ہی اچھا کہا کہ یہ سعادت قوتِ بازو سے حاصل نہیں ہوتی ہے جب تک اللہ جل شانہ کی طرف سے عطا اور بخشش نہ ہو“ ہزاروں کی عمر میں اس حسرت میں ختم ہو گئیں۔ البتہ غالب ہے کہ کثرت سے درود شریف و کمال اتباع سنت و غلبہ محبت پر اسکا ترتیب ہو جاتا ہے لیکن چونکہ لازمی اور کلی نہیں اس لئے اسکے نہ ہونے سے مغموں و محزون نہ ہونا چاہیئے کہ بعض کے لئے اسی حکمت و رحمت ہے ناشق کو رضا محبوب سے کام خواہ وصل ہو تب، ہجر ہو تب۔ ولشد و من قالہ

ارید وصالہ ویرید ہجری ۳ فاترک ما ارید لما یرید

ترجمہ: ”اور اللہ ہی کے لئے خوبی ہے اس کہنے والے کی جس نے کہا کہ میں اس کا وصال چاہتا ہوں اور وہ مجھ سے فراق چاہتا ہے میں اپنی خوشی کو اسکی خوشی کے مقابلہ میں چھوڑتا ہوں“۔
قال العارف شیرازی

فراق و وصل چہ باشد رضا دوست طلب کہ حیف باشد از وغیر او تمنائے

ترجمہ: عارف شیرازی فرماتے ہیں ”فراق و وصل کیا ہوتا ہے محبوب کی رضا رٹھو نہ کہ محبوب سے اس کی رضا کے سوا تمنا کرنا ظلم ہے“

اسی سمر بھی سمجھ لیا جاوے کہ اگر زیارت ہوگئی مگر طاعت سے رضا حاصل نہ کی تو وہ کافی نہ ہوگی۔ کیا خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں بہت سے صورت زائر معنی مہجور اور بعض صورت مہجور جیسے اویس قرنی معنی قریب مسرور تھے یعنی حضور اقدس صلی اللہ وسلم کے پاک زمانہ میں کتنے لوگ ایسے تھے کہ جن کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر وقت زیارت ہوتی تھی لیکن اپنے کفر و نفاق کی وجہ سے جہنمی رہے اور حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور تابعی ہیں، اکابر صوفیہ میں ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سلمان ہو چکے تھے۔ لیکن اپنی والدہ کی خدمت کی وجہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے، لیکن اسکے باوجود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے ان کا ذکر فرمایا اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جو تم میں سے اُن سے ملے

وہ اُن سے اپنے لئے دعائے مغفرت کرائے۔ ایک روایت میں حضرت عمرؓ سے نقل کیا گیا کہ حضورؐ نے اُن سے حضرت اویسؓ کے متعلق فرمایا کہ اگر وہ کسی بات پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ اس کو ضرور پورا کرے تم اُن سے دعا مغفرت کرانا (صابہ)۔

گو تھے اویسؓ دُور مگر ہو گئے قریب : بوجہ اہل تھا قریب مگر دُور ہو گیا

دوسرا امر قابلِ تنبیہ یہ ہے کہ جس شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اُس نے یقیناً اور قطعاً حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی زیارت کی۔ روایات صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے اور محقق ہے کہ شیطان کو اللہ تعالیٰ نے یہ قدرت عطا نہیں فرمائی کہ وہ خواب میں آکر کسی طرح اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہونا ظاہر کرے۔ مثلاً یہ کہے کہ میں نبی ہوں یا خواب دیکھنے والا شیطان کو لغو واللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ بیٹھے۔ مسئلے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا، لیکن اس کے باوجود اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی پہلی ہیئت میں نہ دیکھے، یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی ہیئت اور حلیہ میں دیکھے جو شانِ اقدس کے مناسب نہ ہو تو وہ دیکھنے والے کا قصور ہوگا جیسا کہ کسی شخص کی آنکھ پر سُرخ یا سبز یا سیاہ عینک لگا دی جائے تو جس رنگ کی آنکھ پر عینک ہوگی اسی رنگ کی سب چیزیں نظر آئیں گی۔ اسی طرح جھینگے کو ایک کے دو نظر آتے ہیں۔ اگر نئے ٹائم پیس کی لمبائی میں کوئی شخص اپنا چہرہ دیکھے تو اتنا لمبا نظر آئے گا کہ حد نہیں۔ اور اگر اس کی چوڑائی میں اپنا چہرہ دیکھے تو ایسا چوڑا نظر آئے گا کہ خود دیکھنے والے کو اپنے چہرہ پر سنہی آجائے گی۔ اسی طرح سے اگر خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ارشاد شریعتِ مطہرہ کے خلاف مفسدے تو وہ محتاجِ تعبیر ہے، شریعت کے خلاف اس پر عمل کرنا جائز نہیں، چاہے کتنے ہی بڑے شیخ اور مقتدی کا خواب ہو مثلاً کوئی شخص دیکھے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ناجائز کام کے کرنے کی اجازت یا حکم دیا تو وہ درحقیقت حکم نہیں بلکہ ڈانٹ ہے۔ جیسا کوئی شخص اپنی اولاد کو کسی بُرے کام کو روکے اور وہ ماننا نہ ہو تو اس کو تنبیہ کے طور پر کہا جاتا ہے کہ کر اور کر، یعنی اس کا مزہ چکھاؤں گا۔ اور اسی طرح سے کلام کے مطلب کا سمجھنا جس کو تعبیر کہا جاتا ہے یہ بھی ایک دقیق فن ہے تعطیر الانام فی تعبیر المناہیں لکھا ہے۔ ایک شخص نے خواب میں یہ دیکھا کہ اُس سے ایک فرشتہ نے یہ کہا کہ تیری بیوی تیرے فلاں دوست کے ذریعہ تجھے زہر پلانا چاہتی ہے، ایک صاحب نے اس کی تعبیر یہ دی اور وہ صحیح تھی کہ

تیری نبوی اس فلاں سے زنا کرتی ہے۔ اسی طرح اور بہت سے واقعات اس قسم کے فن تعبیر کی کتابوں میں لکھے ہیں۔ منظر ہر حق میں لکھا ہے کہ امام نوویؒ نے کہا ہے کہ صحیح یہی ہے کہ جس نے حضورؐ کو خواب میں دیکھا اس نے آنحضرتؐ ہی کو دیکھا۔ خواہ آپؐ کی صفت معروفہ پر دیکھا ہو، یا اسکے علاوہ اور اختلاف اور تفاوت صورتوں کا باعتبار کمال و نقصان دیکھنے والے کے ہے جس نے حضرتؐ کو اپنی صورت میں دیکھا بسبب کمال دین اپنے کے دیکھا اور جس نے مخالفت اسکے دیکھا بسبب نقصان اپنے دین کے دیکھا۔ اسی طرح ایک نے بڑھا دیکھا ایک نے جوان اور ایک نے راضی اور ایک نے خفا یہ تمام مہنتی ہے اوپر اختلاف حال دیکھنے والے کے پس دیکھنا آنحضرتؐ کا گویا کسوٹی ہے معرفت احوال دیکھنے والے کے اور اس میں ضابطہ مفید ہے سالکوں کے لئے کہ اس سے احوال اپنے باطن کا معلوم کر کے علاج اسکا کریں۔ اور اسی قیاس پر بعض ارباب تمکین نے کہا ہے کہ جو کلام آنحضرتؐ سے خواب میں سنے تو اس کو سنت قویہ پر عرض کرے، اگر موافق ہے تو حق ہے اور اگر مخالف ہے تو بسبب خلل سامع اسکی کے ہے پس رویائے ذات کرید اور اس چیز کا کہ دیکھی یا نہ جاتی ہے حق ہے اور جو تفاوت اور اختلاف سے ہے تجھ سے ہے۔ حضرت شیخ علی متقیؒ نقل کرتے تھے کہ ایک فقیر نے فقرار مغرب سے آنحضرتؐ کو خواب میں دیکھا کہ اسکو شراب پینے کے لئے فرماتے ہیں اس نے واسطے رفع اس اشکال کے غلام سے استفتاء کیا کہ حقیقت حال کیا ہے ہر ایک عالم نے محل اور تاویل اس کی بیان کی۔ ایک عالم تھے مدنیہ میں نہایت متبع سنت ان کا نام شیخ محمد عوات تھا جب وہ استفتاء ان کی نظروں سے گذرا فرمایا یوں نہیں جس طرح اس نے سنا ہے۔ آنحضرتؐ نے اسکو فرمایا کہ لا تشرب الخمر یعنی شراب نہ پیا کر اس نے لا تشرب کو اشرب سنا۔ حضرت شیخ عبدالحیؒ نے اس مقام کو تفصیل سے لکھا ہے اور میں نے مختصر انتہی مختصراً بتغییر جیسا کہ حضرت شیخؒ نے فرمایا کہ لا تشرب کو اشرب سن لیا محتمل ہے لیکن جیسا اس ناکارہ نے اوپر لکھا اگر اشرب الخمر ہی فرمایا تو یعنی پی شراب تو یہ دشمنی ہو سکتی ہے جیسا کہ اہل حق کے فرق سے اس قسم کی چیزوں میں فرق چایا کرتا ہے۔ سہارنپور سے دہلی جانے والی لائن پر اٹھواں اسٹیشن کھاتولی ہے مجھے خوب یاد ہے کہ بچپن میں جب میں ابتدائی صرف و نحو پڑھتا تھا اور اس اسٹیشن پر گذر ہوتا تھا تو اس کے مختلف معنی بہت دیر تک دلیں گھوما کرتے تھے۔ یہ مضمون مختصر طور پر رسالہ فضائل حج اور شمائل ترمذی کے

ترجمہ فضائل میں بھی گز چکا۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۝ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

(۱۰) حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے زاد السعید میں درود و سلام کی ایک چہل حدیث تحریر فرمائی اور اور اسی سے نشر الطیب میں بھی حوالوں کے تحت کے ساتھ نقل فرمائی ہے اسکو اس رسالہ میں ترجمہ کے اضافہ کے ساتھ نقل کیا جاتا ہے تاکہ وہ برکت حاصل ہو جو حضرت نے تحریر فرمائی ہے زاد السعید میں حضرت نے تحریر فرمایا ہے کہ یوں تو مشائخ کرامؒ سے صد ہا صیغے اسکے منقول ہیں دلائل الخیرات اسکا ایک نمونہ ہے مگر اس مقام پر صرف جو صیغے صلوٰۃ و سلام کے احادیث مرفوعہ حقیقیہ یا حکمیہ میں وارد ہیں، ان میں سے چالیس صیغے مرقوم ہوتے ہیں جس میں پچیس صلوٰۃ اور پندرہ سلام کے ہیں گویا یہ مجموعہ درود شریف کی چہل حدیث ہے۔ جس کے باب میں بشارت آئی ہے کہ جو شخص مردین کے متعلق چالیس حدیثیں میری امت کو پہنچا دے اسکو اللہ تعالیٰ زمرہ علمائے محشور فرمائیں گے اور میں اسکا شفیع ہوں گا۔ درود شریف کا مردین سے ہونا بوجہ اس کا مامور بہ ہونے کے ظاہر ہے تو ان احادیث شریف کے جمع کرنے سے مضاعف ثواب راجد درود اجبر تبلیغ چہل حدیث کی توقع ہے۔ ان احادیث سے قبل دو صیغے قرآن مجید سے تبرکاً لکھے جاتے ہیں جو اپنے عموم لفظی سے صلوٰۃ نبویہ کو بھی شامل ہیں۔ اگر کوئی شخص ان صیغوں کو روزانہ پڑھ لیا کرے تو تمام فضائل و برکات جو خدا خدا ہر صیغے کے متعلق ہیں تمام ہا اس شخص کو حاصل ہو جائیں۔

صیغہ قرآنی

۱۔ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰ۔ ترجمہ: سلام نازل ہو اللہ کے برگزیدہ بندوں پر۔
۲۔ سَلَامٌ عَلٰی الْمُرْسَلِیْنَ۔ سلام انور رسولوں پر۔

چہل حدیث تمل بر صلوٰۃ و سلام (اضافہ ترجمہ) صیغ صلوٰۃ

حدیث اول ۱۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ
”اے اللہ سیدنا محمدؐ اور آل محمدؑ پر درود نازل فرما اور آپ کو ایسے ٹھکانے پر پہنچا جو تیرے نزدیک مقرب ہو۔“

۲۔ اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ الْقَائِمَةُ
وَالصَّلَاةُ النَّافِعَةُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ قَارِضٍ
عَنِّي رِضًا لَا تَمُحُطُ بَعْدَهُ اَبَدًا

”اے اللہ (قیامت تک) قائم رہنے والی اس پکار
اور نافع نماز کے مالک درود نازل فرما سیدنا محمد پر
اور مجھ سے اس طرح راضی ہو جا کہ اس کے بعد کبھی
ناراض نہ ہو“

۳۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ
رَسُولِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ -

”اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد پر جو تیرے بندے
اور رسول ہیں اور درود نازل فرما سائے مومنین اور
مومنات اور مسلمین اور مسلمات پر۔“

۴۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
وَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ عَلَى اِبْرَاهِيمَ وَ
عَلَى آلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ -

”اے اللہ درود نازل فرما محمد اور آل سیدنا محمد پر اور
برکت نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر
اور رحمت نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر
جیسا کہ تو نے درود برکت و رحمت سیدنا ابراہیم
و آل سیدنا ابراہیم پر نازل فرمایا۔ بیشک تو
ستودہ صفات بزرگ ہے۔“

(۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ
حَمِيدٌ مُّجِيدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ
عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ اِبْرَاهِيمَ
اِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ -

”اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد
پر جس طرح تو نے درود نازل فرمایا آل سیدنا ابراہیم پر
بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ
برکت نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر
جس طرح تو نے سیدنا ابراہیم کی اولاد پر برکت
نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔“

(۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ
مُّجِيدٌ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ

”اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر
جیسا کہ تو نے درود نازل فرمایا آل سیدنا ابراہیم پر
بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے اور برکت نازل
فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر جیسا کہ تو نے

حَمِيدٌ قَبِيحٌ دُعَا

برکت نازل فرمائی سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر بیشک
تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

(۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ
مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهٖمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ
قَبِیْہٌ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ
مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰهٖمَ اِنَّکَ
حَمِیدٌ قَبِیْہٌ۔

”اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آل سیدنا
محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم پر جس طرح تو نے درود نازل فرمایا
سیدنا ابراہیمؑ پر، بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔“
”اے اللہ برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آل سیدنا
محمدؐ پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیمؑ پر برکت نازل
فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔“

(۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهٖمَ وَ عَلٰی
اٰلِ اِبْرٰهٖمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ قَبِیْہٌ
وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰهٖمَ اِنَّکَ
حَمِیدٌ قَبِیْہٌ۔

”اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آل سیدنا
محمدؐ پر جیسا کہ تو نے درود نازل فرمایا سیدنا
ابراہیمؑ اور آل سیدنا ابراہیمؑ پر بیشک تو
ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اور برکت نازل فرما
سیدنا محمدؐ اور آل سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تو نے
برکت نازل فرمائی سیدنا ابراہیمؑ پر۔ بیشک تو
ستودہ صفات بزرگ ہے۔“

(۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ
مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهٖمَ وَ
بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ
عَلٰی اِبْرٰهٖمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ قَبِیْہٌ۔

”اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آل سیدنا محمدؐ پر
جس طرح تو نے درود نازل فرمایا سیدنا ابراہیمؑ پر اور
برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ و آل سیدنا محمدؐ پر جس طرح
تو نے سیدنا ابراہیمؑ پر برکت نازل فرمائی، بیشک
تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔“

(۱۰) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ
مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهٖمَ اِنَّکَ

”اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آل سیدنا
محمدؐ پر جیسا کہ تو نے درود نازل فرمایا سیدنا ابراہیمؑ پر

عہ و الفرق بن الخامس السادس بلفظ اللهم قبل بارک كما يظهر من الساطية ومنها اخذها من زاد السعيد۔

حَمِيدٌ مُّجِيدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى
اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ

(۱۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ
وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ رَفِ
الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ۔

(۱۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَازْوَاجِهِ
وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ وَ
بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَازْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ۔

(۱۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى
ازْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى
اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى
ازْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى
اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ۔

بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے اے اللہ
برکت نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا محمد پر جیسا کہ
تو نے سیدنا ابراہیم کی اولاد پر برکت نازل فرمائی
بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

”اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد اور آل سیدنا
محمد پر جس طرح تو نے آل سیدنا ابراہیم پر درود
نازل فرمایا، اور برکت نازل فرما سیدنا محمد اور آل
سیدنا محمد پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیم کی اولاد
پر برکت نازل فرمائی سارے جہانوں میں، بیشک
تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔“

”اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد اور آپ کی
ازواج مطہرات اور ذریات پر جس طرح تو نے
سیدنا ابراہیم کی اولاد پر درود نازل فرمایا اور
برکت نازل فرما سیدنا محمد اور آپ کی ازواج مطہرات
اور ذریات پر، جس طرح تو نے سیدنا ابراہیم کی اولاد
پر برکت نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات والا
بزرگ ہے۔“

”اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد اور آپ کی ازواج
مطہرات اور آپ کی ذریات پر جیسا تو نے
درود نازل فرمایا آل ابراہیم پر اور برکت
نازل فرما سیدنا محمد اور آپ کی ازواج مطہرات
اور آپ کی ذریات پر جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر برکت
نازل فرمائی، بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔“

(۱۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
وَازْوَاجِهِ اُمَمَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهِ
وَاهْلَ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ۔

”اے اللہ درود نازل فرما نبی اکرم سیدنا محمد پر
اور آپ کی ازواج مطہرات پر چوڑے سلمانوں کی
مائیں ہیں اور آپ کی ذریات اور آپ کے اہل بیت
پر جیسا تو نے سیدنا ابراہیمؑ پر درود نازل فرمایا،
بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔“

(۱۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ
عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ وَ تَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى
اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ۔

”اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آل سیدنا
محمدؐ پر جس طرح تو نے درود نازل فرمایا سیدنا ابراہیمؑ
اور آل سیدنا ابراہیمؑ پر اور برکت نازل فرما سیدنا
محمدؐ اور آل سیدنا محمدؐ پر جس طرح تو نے برکت
نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ پر اور رحمت بھیج سیدنا
محمدؐ اور آل سیدنا محمدؐ پر جس طرح تو نے رحمت بھیجی
سیدنا ابراہیمؑ پر اور سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر
اے اللہ سیدنا محمدؐ اور آل سیدنا محمدؐ پر درود نازل
فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت
ابراہیمؑ کی اولاد پر درود نازل فرمایا، بیشک تو
ستودہ صفات بزرگ ہے۔“ اے اللہ سیدنا محمدؐ
اور سیدنا محمدؐ کی اولاد پر برکت نازل فرما جس طرح
تو نے سیدنا ابراہیمؑ اور سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر
برکت نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ
ہے۔ اے اللہ رحمت بھیج سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمدؐ
کی اولاد پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیمؑ اور سیدنا
ابراہیمؑ کی اولاد پر رحمت بھیجی بیشک تو ستودہ صفا
بزرگ ہے۔ اے اللہ سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمدؐ کی

(۱۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ
عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ۔
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ تَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ تَحَنَّنْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ

إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَبِيبٌ مُّحَمَّدٌ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ
 مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
 وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَبِيبٌ
 مُّحَمَّدٌ

اولاد پر محبت آمیز شفقت فرما جس طرح تو نے
 حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی اولاد پر محبت آمیز
 شفقت فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔
 اے اللہ سلام بھیج سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمدؐ کی اولاد
 پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ
 کی اولاد پر سلام بھیجا۔ بیشک تو ستودہ صفات
 بزرگ ہے۔

(۱۷) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى
 آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ
 وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَعَلَى
 آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَ
 تَرَحَّمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ
 إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَبِيبٌ مُّحَمَّدٌ
 (۱۸) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ
 مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ
 عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَبِيبٌ مُّحَمَّدٌ
 اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
 كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ حَبِيبٌ مُّحَمَّدٌ

اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمدؐ کی
 آل پر اور برکت و سلام بھیج سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمدؐ
 کی اولاد پر اور رحمت فرما سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمدؐ کی اولاد
 پر، جیسا تو نے درود و برکت اور رحمت نازل فرمائی
 سیدنا ابراہیمؑ اور آل سیدنا ابراہیمؑ پر سارے
 جہانوں میں، بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔
 اے اللہ سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمدؐ کی اولاد پر درود
 نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت
 اسماعیلؑ کی اولاد پر درود نازل فرمایا، بیشک تو
 ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ سیدنا محمدؐ اور
 سیدنا محمدؐ کی اولاد پر برکت نازل فرما جس طرح
 تو نے سیدنا ابراہیمؑ اور سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر
 برکت نازل فرمائی۔ بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

یہ نماز والا مشہور درود ہے فیصل ثانی کی حدیث ۱۷ پر اس پر مفصل کلام گذر چکا ہے۔ زاد السعید میں
 لکھا ہے کہ یہ سب صیغوں سے بڑھ کر صحیح ہے۔ ایک ضروری بات قابل تنبیہ یہ ہے کہ زاد السعید کے حوالہ
 میں کاتب کی غلطی سے تقدم تاخر ہو گیا۔ اسکا لحاظ رہے۔

(۱۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ
وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ۔

”اے اللہ اپنے بندے اور رسول سیدنا محمدؐ پر
درود نازل فرما جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیمؑ کی
اولاد پر درود نازل فرمایا اور سیدنا محمدؐ اور آل
سیدنا محمدؐ پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت
ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت نازل فرمائی۔“

(۲۰) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ
الْاَوْفِيِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی
اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ
الْاَوْفِيِّ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ
خَبِيْرٌ بِعَمَلِكَ۔

”اے اللہ درود نازل فرما نبی اُمّی سیدنا محمدؐ اور
سیدنا محمدؐ کی اولاد پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ
پر درود نازل فرمایا اور برکت نازل فرما نبی اُمّی
سیدنا محمدؐ پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ پر
برکت نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔“

(۲۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاَوْفِيِّ وَعَلٰی اٰلِ
مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی
اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَوةً تَكْفُوْنَ لَكَ رِضًی
وَلَهُ جَزَاءٌ وَلِحَقُّهُ اَدَاءٌ وَاعْطِلْهُ
الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالْمَقَامَ
الْمَحْمُوْدَ الَّذِي وَعَدْتَهُ وَاجْزِهِ
عَنَّا مَاهُوْا اَهْلُهُ وَاجْزِهِ اَفْضَلَ
مَا جَازَيْتَ نَبِيًّا عَن قَوْمِهِ وَرَسُوْلًا
عَنْ اُمَّتِهِ وَصَلِّ عَلٰی جَمِيْعِ اِخْوَانِهِ
مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصّٰلِحِيْنَ يَا رَحْمَ
الدّٰجِيْنَ۔

”اے اللہ اپنے (برگزیدہ) بندے اور اپنے رسول
نبی اُمّی سیدنا محمدؐ پر اور سیدنا محمدؐ کی اولاد پر
درود نازل فرما، اے اللہ سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمدؐ
کی اولاد پر ایسا درود نازل فرما جو تیری رضا کا ذریعہ
ہو اور حضورؐ کے لئے پورا بدلہ ہو اور آپ کے حق
کی ادائیگی ہو اور آپ کو وسیلہ اور فضیلت اور مقام محمود
جس کا تو نے وعدہ کیا ہے عطا فرما۔ ان تینوں کا بیان
فصل ثانی کی حدیث کے پر گزر گیا اور حضورؐ کو
ہماری طرف سے ایسی چیز عطا فرما جو آپ کی شانِ عالی
کے لائق ہو اور آپ کو ان سب سے افضل بدلہ عطا فرما
جو تو نے کسی نبی کو اس کی قوم کی طرف سے اور کسی رسول
کو اس کی امت کی طرف سے عطا فرمایا اور حضورؐ کے تمام

عہ زینب نثر الطیب اجد: اک حمید مجید ولس ہدفی زاد السعید ہر الصبح لانہ اخذہ من الحصن ویست قیہ بہ الزیادۃ ۱۲۔

(۲۲) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
 الْأُرَقِيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
 عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
 وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
 وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
 وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ
 (۲۳) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى
 أَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْنَا
 مَعَهُمُ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى
 أَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَيْنَا
 مَعَهُمُ صَلَّوْتُ اللَّهِ وَصَلَّوْتُ الْمُرْسَلِينَ
 عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

(۲۴) اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَّوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ
 وَبَرَكَاتِكَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
 كَمَا جَعَلْتَهَا عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ
 حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ
 وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى
 إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ

برادران نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم و آلہ و سلم و درود نازل فرما
 اے اللہ درود نازل فرما نبی اُمی سیدنا محمد پر اور
 سیدنا محمد کی اولاد پر جیسا تو نے درود نازل فرمایا حضرت
 ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی اولاد پر اور برکت نازل
 فرما نبی اُمی سیدنا محمد اور سیدنا محمد کی اولاد پر جیسا
 تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم اور حضرت
 ابراہیم کی اولاد پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے
 اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد پر اور آپ کے گھر والوں
 پر جیسا تو نے حضرت ابراہیم پر درود نازل فرمایا
 بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے اے اللہ
 ہمارے اوپر ان کے ساتھ درود نازل فرما اے اللہ
 برکت نازل فرما سیدنا محمد پر اور آپ کے گھر والوں پر
 جیسا تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم پر
 بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے اے اللہ ہمارے
 اوپر ان کے ساتھ برکت نازل فرما۔ اللہ تعالیٰ کے
 بکثرت درود اور مومنین کے کثرت درود نبی اُمی
 سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں
 اے اللہ اپنے درود اور اپنی رحمت اور اپنی برکتیں
 سیدنا محمد اور سیدنا محمد کی اولاد پر نازل فرما جیسا
 تو نے حضرت ابراہیم کی اولاد پر فرمایا بیشک تو
 ستودہ صفات بزرگ ہے اور برکت فرما سیدنا محمد
 اور سیدنا محمد کی اولاد پر جیسا تو نے برکت نازل فرمائی
 حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی اولاد پر

حَبِيبُهُ مُحَمَّدٌ -

صَنِيعُ السَّلَامِ

بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے

(۲۵) وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأَمِيِّ -

(۲۶) اَللّٰهُمَّ عَلَيْنَا اَيُّهَا النَّبِيُّ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ

اَللّٰهُمَّ عَلَيْنَا اَيُّهَا النَّبِيُّ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ

اَللّٰهُمَّ عَلَيْنَا اَيُّهَا النَّبِيُّ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ

اَللّٰهُمَّ عَلَيْنَا اَيُّهَا النَّبِيُّ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ

اَللّٰهُمَّ عَلَيْنَا اَيُّهَا النَّبِيُّ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ

اَللّٰهُمَّ عَلَيْنَا اَيُّهَا النَّبِيُّ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ

اَللّٰهُمَّ عَلَيْنَا اَيُّهَا النَّبِيُّ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ

اَللّٰهُمَّ عَلَيْنَا اَيُّهَا النَّبِيُّ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ

اَللّٰهُمَّ عَلَيْنَا اَيُّهَا النَّبِيُّ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ

اَللّٰهُمَّ عَلَيْنَا اَيُّهَا النَّبِيُّ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ

اَللّٰهُمَّ عَلَيْنَا اَيُّهَا النَّبِيُّ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ

اَللّٰهُمَّ عَلَيْنَا اَيُّهَا النَّبِيُّ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ

اَللّٰهُمَّ عَلَيْنَا اَيُّهَا النَّبِيُّ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ

اَللّٰهُمَّ عَلَيْنَا اَيُّهَا النَّبِيُّ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ

اَللّٰهُمَّ عَلَيْنَا اَيُّهَا النَّبِيُّ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ

اَللّٰهُمَّ عَلَيْنَا اَيُّهَا النَّبِيُّ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ

اَللّٰهُمَّ عَلَيْنَا اَيُّهَا النَّبِيُّ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ

اَللّٰهُمَّ عَلَيْنَا اَيُّهَا النَّبِيُّ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ

اَللّٰهُمَّ عَلَيْنَا اَيُّهَا النَّبِيُّ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ

اَللّٰهُمَّ عَلَيْنَا اَيُّهَا النَّبِيُّ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ

اور اللہ تعالیٰ درود نازل فرمائیں نبی اُمی پر

ساری عباداتِ قولیہ اور عباداتِ بدنیہ اور عباداتِ مالیہ

اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں سلام ہو آپ پر اے نبی اور

اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں آپ پر نازل ہوں

سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں اس

بات کی شہادت دیتا ہوں کہ بیشک اللہ کے سوا

کوئی معبود نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ

بیشک سیدنا محمد اللہ کے بندے اور اس کے

رسول ہیں

ساری عباداتِ قولیہ عباداتِ مالیہ عباداتِ بدنیہ

اللہ کے لئے ہیں اے نبی آپ پر سلام اور اللہ کی

رحمت اور اسکی برکتیں نازل ہوں سلام ہو ہم پر اور

اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں اس بات

کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی

دیتا ہوں کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے

اور اس کے رسول ہیں

تمام عباداتِ قولیہ مالیہ بدنیہ اللہ ہی کے لئے ہیں

اے نبی آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں

نازل ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر

میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں ہے اور شہادت

وَأَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ دیتا ہوں کہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(۲۹) الْحَيَاتُ لِلَّهِ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الْخَلِيبَاتُ
لِلَّهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ
اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ سَلَامٌ عَلَيْكَ وَعَلَى
عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ

تماری بابرکت عبادتِ قولیہ عباداتِ بدنیہ عباداتِ مالیہ اللہ کے لئے ہیں سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ بیشک سیدنا محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(۳۰) بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَ
الصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ
أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ
وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ

”اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ کی توفیق سے شروع کرتا ہوں ساری عباداتِ قولیہ عباداتِ بدنیہ عباداتِ مالیہ اللہ کے لئے ہیں سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں ہوں ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر (بھی) سلام ہو میں شہادت دیتا ہوں کہ بیشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ بیشک سیدنا محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے میں جنت کی درخواست کرتا ہوں اور جہنم سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔“

(۳۱) الْحَيَاتُ الزَّاحِيَاتُ لِلَّهِ الْخَلِيبَاتُ
الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا
وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا

”پاکیزہ عباداتِ قولیہ عباداتِ مالیہ عباداتِ بدنیہ اللہ کے لئے ہیں سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں ہوں ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر (بھی) سلام ہو، میں شہادت دیتا ہوں کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور شہادت دیتا ہوں

عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ -

(۳۲) بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ خَيْرِ الْأَسْمَاءِ
الَّتِيَّاتِ الطَّيِّبَاتِ الصَّلَاةُ لِلَّهِ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا
شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ أَمَّا سَلَامُهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا
وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا السَّلَامُ
عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَاهْدِنِي -

کہ بیشک سیدنا محمدؐ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ ہی کی توفیق سے
جو سارے ناموں میں سب سے بہتر نام ہے، ساری عبادات
قولیہ عبادات مالیہ، عبادات بدنیہ اللہ کے لئے
ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک اللہ کے سوا کوئی معبود
نہیں وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور گواہی
دیتا ہوں کہ بلاشک سیدنا محمدؐ اللہ کے بندے اور
اس کے رسول ہیں آپ کو حق کے ساتھ فرماں برداروں کیلئے
خوشخبری دینے والا اور فرماؤں کیلئے ڈرانے والا بنا کر بھیجا
اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ قیامت آنی والی ہے
اسیوں کوئی شک نہیں سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی

رحمت ہو اور اس کی برکتیں ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر اے اللہ میری مغفرت فرما
اور مجھ کو ہدایت دے۔

(۳۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ
وَالْمَلَائِكَةِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

ساری عبادات قولیہ عبادات مالیہ اور عبادات بدنیہ
اور ملک اللہ کے ہے سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ
کی رحمت اور اسکی برکتیں ہوں۔

(۳۴) بِسْمِ اللَّهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ
وَالْمَلَائِكَةِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَ
رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى
وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ شَهِدْتُ أَنْ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ شَهِدْتُ أَنَّ مُحَمَّدًا
رَسُولُ اللَّهِ -

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں ساری عبادات قولیہ
اللہ کے لئے ہیں، ساری عبادات بدنیہ اللہ کے لئے
ہیں، ساری پاکیزہ عبادات اللہ کیلئے ہیں، سلام ہو
نبی پر اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں سلام
ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں نے
اس بات کی گواہی دی کہ بلاشک اللہ کے سوا کوئی

معبود نہیں اور میں نے گواہی دی کہ بلاشک سیدنا محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔

(۳۵) الْحَيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّكَايَاتُ
لِلَّهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
الْسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ
اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى
عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ -

(۳۶) الْحَيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ
الزَّكَايَاتُ لِلَّهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ
الْسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ
الصَّالِحِينَ -

(۳۷) الْحَيَّاتُ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ
عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ -

(۳۸) الْحَيَّاتُ لِلَّهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ
الْسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
الْسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ -

(۳۹) الْحَيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ

”ساری عباداتِ قولیہ عباداتِ مالیہ عباداتِ بدنیہ
اور ساری پاکیزگیاں اللہ کے لئے ہیں۔ میں شہادت
دیتا ہوں کہ بیشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ
تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور بیشک سیدنا محمد
اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں سلام ہو آپ پر
اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں ہوں سلام ہو
ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔“

”ساری عباداتِ قولیہ، مالیہ اور عباداتِ بدنیہ اور
ساری پاکیزگیاں اللہ کے لئے ہیں، میں شہادت دیتا
ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا
ہوں کہ سیدنا محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں
ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔“

تمام عباداتِ قولیہ بدنیہ اللہ کے لئے ہیں سلام ہو
آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں ہوں
سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔“

تمام عباداتِ قولیہ بدنیہ مالیہ اللہ کے لئے ہیں سلام ہو
آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت ہو سلام ہو
ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا
ہوں کہ بلاشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور
گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا محمد بے شبہ اللہ کے بندے
اور اس کے رسول ہیں۔“

”ساری بابرکت عباداتِ قولیہ، عباداتِ بدنیہ

الطَّيِّبَاتِ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ عَلَى
عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ -

عبادات مالک اللہ کے لئے ہیں سلام ہو آپ پر اے نبی
اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں سلام ہو محمد پر
اور اللہ کے نیک بندوں پر یہیں شہادت دیتا ہوں کہ
بے شبہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور شہادت دیتا
ہوں کہ بیشک سیدنا محمد اللہ کے رسول ہیں۔

(۴۰) بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور سلام ہو اللہ کے
رسول پر

تکملہ

علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں مستقل ایک باب ان درودوں کے بارے میں تحریر فرمایا ہے جو
اوقات مخصوصہ میں پڑھے جاتے ہیں اور اس میں یہ مواقع گنوائے ہیں۔ وضو اور تیمم سے فراغت پڑ
اور غسل جنابت اور غسل حیض سے فراغت پر۔ نیز نماز کے اندر اور نماز سے فراغ پر۔
اور نماز قائم ہونے کے وقت اور اس کا موکل ہونا صبح کی نماز کے بعد اور مغرب کے بعد
اور التحیات کے بعد اور قنوت میں اور تہجد کے لئے کھڑے ہونے کے وقت اور اسکے بعد
اور مساجد پر گزرنے کے وقت اور مساجد کو دیکھ کر اور مساجد میں داخل ہونے کے
وقت اور مساجد سے باہر آنے کے وقت اور اذان کے جواب کے بعد اور جمعہ کے دن میں
اور جمعہ کی رات میں اور شنبہ کو اتوار کو پیر کو منگل کو اور خطبہ میں جمعہ کے اور دنوں عیدین
کے خطبے میں اور استسقاء کی نماز کے اور کسوف اور خسوف کے خطبوں میں اور عیدین
اور جنازہ کی تکبیرات کے درمیان میں میت کے قبر میں داخل کرنے کے وقت اور شعبان کے
مہینے میں اور کعبہ شریف پر نظر پڑنے کے وقت اور حج میں منقامرہ پر چڑھنے کے وقت
اور لبیک سے فراغت پر اور حجر اسود کے بوسہ کے وقت اور ملتزم سے چمٹنے کے وقت
اور عرفہ کی شام کو اور منیٰ کی مسجد میں اور مدینہ منورہ پر نگاہ پڑنے کے وقت اور حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر کی زیارت کے وقت اور رخصت کے وقت اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کے آثار شریفہ اور گذرگاہوں اور قیامگاہوں جیسے بدر وغیرہ پر گزرنے کے وقت اور جانور

کو ذبح کرنے کے وقت اور تجارت کے وقت اور وصیت کے لکھنے کے وقت نکاح کے خطبے میں دن کے اول آخر میں۔ سونے کے وقت اور سقر کے وقت اور سواری پر سوار ہونے کے وقت اور جس کو نیند کم آتی ہو اسکے لئے اور بازار جانے کے وقت دعوت میں جانے کے وقت اور گھر میں داخل ہونے کے وقت اور رسالے شروع کرنے کے وقت اور بسم اللہ کے بعد اور غم کے وقت بے چینی کے وقت سختیوں کے وقت اور فقر کی حالت میں اور ڈوبنے کے موقع پر اور طاعون کے زمانہ میں اور دُعا کے اول اور آخر اور درمیان میں کائنات بچنے کے وقت پاؤں سونے کے وقت چھینک آنے کے وقت اور کسی چیز کو رکھ کر بھول جانے کے وقت اور کسی چیز کے اچھا لگنے کے وقت اور موکی کھانے کے وقت اور گدھے کے بولنے کے وقت اور گناہ سے توبہ کے وقت اور جب ضرورتیں پیش آئیں اور ہر حال میں اور اس شخص کے لئے جس کو کچھ تہمت لگائی گئی ہو اور وہ اس سے بری ہو اور دوستوں سے ملاقات کے وقت اور مجمع کے اجتماع کے وقت اور ان کے علیحدہ ہونے کے وقت اور قرآن پاک کے ختم کے وقت اور قرآن پاک کے حفظ کرنے کی دُعا میں اور مجلس سے اٹھنے کے وقت اور ہر اجتماع میں جہاں اللہ کے ذکر کے لئے اجتماع کیا جاتا ہو اور ہر کلام کے افتتاح میں اور جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک ہو۔ علم کی اشاعت کے وقت حدیث پاک کی قرأت کے وقت فتویٰ اور وعظ کے وقت اور جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لکھا جائے۔

علامہ سخاویؒ نے اوقات مخصوصہ کے باب میں یہ مواقع ذکر کئے ہیں اور پھر ان کی تائید میں روایات اور آثار ذکر کئے ہیں۔ اختصاراً صرف مواقع کے ذکر پر اکتفا کیا گیا۔ البتہ ان میں سے بعض کی روایات اس فصل میں ذکر کی جا چکی ہیں۔ البتہ ایک بات قابلِ تنبیہ یہ ہے کہ علامہ سخاویؒ شافعی المذہب ہیں اور یہ سب مواقع شافعیہ کے یہاں مستحب ہیں حنفیہ کے نزدیک چند مواقع میں مستحب نہیں بلکہ مکروہ ہے۔ علامہ شامیؒ لکھتے ہیں کہ درود شریف نماز کے قعدہ اخیرہ میں مطلقاً اور سنتوں کے علاوہ بقیہ نوافل کے قعدہ اولیٰ میں بھی اور نماز جنازہ میں بھی سنت ہے اور جن اوقات میں بھی پڑھ سکتا ہو پڑھنا مستحب ہے۔ بشرطیکہ کوئی مانع نہ ہو اور علماء نے تصریح کی ہے اس کے

استحباب کی جمعہ کے دن میں اور اس کی رات میں اور شنبہ کو، اتوار کو جمعرات کو اور صبح شام اور مسجد کے داخل ہونے میں اور نکلنے میں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اظہر کی زیارت کے وقت اور صفامردہ پر جمعہ وغیرہ کے خطبہ میں، اذان کے جواب کے بعد اور تکبیر کے وقت اور دعائے مانگنے کے شروع میں بیچ میں اور اخیر میں اور دعائے قنوت کے بعد اور لبیک سے فراغت کے بعد اور اجتماع اور افتراق کے وقت، وضو کے وقت، کان کے بچنے کے وقت اور کسی چیز کے بھول جانے کے وقت، غلطی کے وقت، علوم کی اشاعت کے وقت، حدیث کی قرأت کے ابتداء میں اور انتہا میں، استفتاء اور فتویٰ کی کتابت کے وقت اور مصنف اور پڑھنے پڑھانے والے کے لئے اور خطیب کے لئے اور منگنی کرنے والے کے لئے، اپنا نکاح کرنے والے کے لئے، دوسرے کا نکاح کرنے والے کے لئے اور رسالوں میں اور اہم امور کے شروع کے وقت اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام لینے یا سننے یا لکھنے کے وقت اور سات اوقات میں درود شریف پڑھنا مکروہ ہے۔ صحبت کے وقت، پیشاب پاخانہ کے وقت، بیچنے کی چیز کی تشہیر کے لئے، تھوکر کھانے کے وقت، تعجب کے وقت، جنازہ کے ذبح کرنے کے وقت چھینک کے وقت۔ اسی طرح قرآن پاک کی قرأت کے درمیان میں اگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام آئے تو درمیان میں درود شریف نہ پڑھے اور جو عمومی نسل کے آداب متفرقہ کے عہ پر بھی اسکے متعلق بعض مسائل آرہے ہیں۔

تیسری فصل

ان احادیث کے بیان میں جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر

درود نہ پڑھنے کی وعیدیں آئی ہیں

حضرت کعب بن عجرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ ہم لوگ حاضر ہو گئے جب حضور نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین جب دوسرے درجہ پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین

۱۱ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْضَرُوا النَّبِيَّ فَحَضَرْنَا فَلَمَّا أَرْتَعَى رُجْبَةً قَالَ أَمِينَ ثُمَّ أَرْتَعَى الثَّانِيَةَ فَقَالَ أَمِينَ ثُمَّ أَرْتَعَى الثَّالِثَةَ فَقَالَ أَمِينَ

فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ سَمِعْنَا
مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهُ فَقَالَ إِنَّ
جِبْرِيلَ عَرَضَ لِي فَقَالَ بَعْدَ مَنْ أَذْرَكَ
رَمَضَانَ فَلَمْ يُعْمَرْ لَهُ ثَلَاثُ أُمَيِّينَ فَلَمَّا
رَقِيتُ الثَّانِيَةَ قَالَ بَعْدَ مَنْ ذُكِرَتْ
عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ ثَلَاثُ أُمَيِّينَ
فَلَمَّا رَقِيتُ الثَّالِثَةَ قَالَ بَعْدَ مَنْ
أَذْرَكَ أَبَوَيْهِ الْكَبِيرَيْنِ أَوْ
أَحَدَهُمَا فَلَمْ يُدْخِلْهُ الْجَنَّةَ
ثَلَاثَ أُمَيِّينَ -

رواہ الحاکم وقال صحیحہ السنن
والبخاری فی بدال الدین وابن حبان
فی صحیحہ وغیرہم ذکرہم
السناد

جب تیسرے پر قدم رکھا تو پھر
فرمایا آمین۔ جب آپ خطبہ سے فارغ
ہو کر نیچے اترے تو ہم نے عرض کیا
کہ ہم نے آج آپ سے امیر بڑھڑھٹے ہوئے
ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی۔ آپ نے
ارشاد فرمایا کہ اس وقت جبریل علیہ السلام میرے سامنے
آئے تھے جب پہلے درجہ پر میں نے قدم رکھا تو
انہوں نے کہا ہلاک ہو جو وہ شخص جس نے رمضان کا
مبارک مہینہ پایا پھر بھی اسکی مغفرت نہ ہوئی۔ میں نے
کہا آمین، پھر جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو
انہوں نے کہا ہلاک ہو جو وہ شخص جس کے سامنے
آپ کا ذکر مبارک ہو اور وہ درود نہ پڑھے میں نے کہا
آمین۔ جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا
ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان
میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پاویں اور وہ اسکو
جنت میں داخل نہ کرائیں میں نے کہا آمین۔

ف: یہ روایت فضائل رمضان میں گزر چکی ہے۔ اس میں یہ لکھا تھا اس حدیث میں حضرت جبریلؑ نے
تین بدعتیں دی ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تینوں پر آمین فرمائی اول حضرت جبریل علیہ السلام
جیسے مقرب فرشتے کی بدعتا ہی کیا کم تھی اور پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی آمین نے جو جنتی سخت بدعتا
بنادی وہ ظاہر ہے اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل سے ہم لوگوں کو ان تینوں چیزوں سے بچنے کی توفیق عطا
فرمادیں اور ان برائیوں سے محفوظ رکھیں ورنہ ہلاکت میں کیا تڑپ رہے۔ درمنثور کی بعض روایات سے
معلوم ہوتا ہے کہ خود حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور سے کہا کہ آمین کہو تو حضور نے آمین فرمایا
جس سے اور بھی زیادہ اہتمام معلوم ہوتا ہے۔ علامہ سخاویؒ نے اس مضمون کی متعدد روایتیں ذکر کی ہیں۔

حضرت مالک بن حویرثؓ سے بھی ایک روایت نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ منبر پر چڑھے جب پہلے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا آمین، پھر دوسرے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا آمین، پھر تیسرے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا آمین۔ پھر ارشاد فرمایا کہ میرے پاس جبریل آئے تھے انہوں نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص رمضان کو پادے اور اس کی مغفرت نہ کی جائے اللہ اس کو ہلاک کرے۔ میں نے کہا آمین اور وہ شخص کہ جس نے مال باپ یا ان میں سے ایک کا زمانہ پایا ہو پھر بھی جہنم میں داخل ہو گیا ہو یعنی ان کی ناراضی کی وجہ سے) اللہ اس کو ہلاک کرے میں نے کہا آمین اور جس کے سامنے آپ کا ذکر مبارک آئے اور وہ درود نہ پڑھے اللہ اس کو ہلاک کرے میں نے کہا آمین۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہ مضمون نقل کیا گیا ہے وہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر کے ایک درجہ پر چڑھے اور فرمایا آمین پھر دوسرے درجہ پر چڑھ کر فرمایا آمین، پھر تیسرے درجہ پر چڑھ کر فرمایا آمین۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے آمین کس بات پر فرمائی تھی؟ حضورؐ نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل آئے تھے اور انہوں نے کہا زمین پر ناک رگڑے وہ شخص جس نے اپنے والدین یا ان میں سے ایک کا زمانہ پایا ہو اور انہوں نے اس کو جنت میں داخل نہ کرایا ہو میں نے کہا آمین۔ اور ناک رگڑے وہ شخص (یعنی ذلیل ہو) جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس کی مغفرت نہ کی گئی ہو میں نے کہا آمین اور ناک رگڑے وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے میں نے کہا آمین۔

حضرت جابرؓ سے بھی یہ قصہ نقل کیا گیا ہے اور اس میں بھی منبر پر تین مرتبہ آمین آمین کے بعد صحابہ کے سوال پر حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب میں پہلے درجہ پر چڑھا تو میرے پاس جبریل آئے اور انہوں نے کہا بد بخت ہو جو وہ شخص جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور وہ مبارک مہینہ ختم ہو گیا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی میں نے کہا آمین۔ پھر انہوں نے کہا بد بخت ہو جو وہ شخص جس نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو پایا ہو اور انہوں نے اس کو جنت میں داخل نہ کرایا ہو میں نے کہا آمین پھر کہا بد بخت ہو جو وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر مبارک ہو اور اس نے آپ پر درود نہ بھیجا ہو میں نے کہا آمین۔ حضرت عمار بن یاسرؓ سے بھی یہ قصہ نقل کیا گیا ہے اور اس میں حضرت جبریلؑ کی ہر بدوعاء کے بعد یہ اضافہ ہے کہ یہ جبریلؑ نے مجھ سے کہا آمین کہو۔ حضرت ابن مسعودؓ سے بھی یہ حدیث

نقل کی گئی ہے حضرت ابن عباسؓ سے بھی یہ منبر الا قصۃ نقل کیا گیا ہے اور اس میں اور سخت الفاظ ہیں حضورؐ نے فرمایا جبریلؑ میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے یوں کہا کہ جس شخص کے سامنے آپ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے وہ جہنم میں داخل ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کرے اور اس کا لیامیٹ کر دے میں نے کہا آمین اسی طرح والدین اور رمضان کے قصہ میں بھی نقل کیا۔

حضرت ابو ذر و حضرت بريدہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی ان مضامین کی روایتیں ذکر کی گئی ہیں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں بھی یہ اضافہ ہے کہ ہر مرتبہ میں مجھ سے حضرت جبریلؑ نے کہا کہ کہو آمین جس پر میں نے آمین کہا حضرت جابر بن سمرةؓ سے بھی یہ مضمون نقل کیا گیا ہے نیز عبداللہ بن الحارثؓ سے بھی یہ حدیث نقل کی گئی ہے اس میں بددعاؤں و دفعہ ہے، اس میں ارشاد ہے کہ جس کے سامنے آپ کا ذکر کیا گیا ہو اور اس نے درود نہ پڑھا ہو اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کرے پھر ہلاک کرے۔ حضرت جابرؓ نے ایک دوسری حدیث میں حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے وہ بد بخت ہے۔ اور طبی اس قسم کی وعیدیں کثرت سے ذکر کی گئی ہیں۔ علامہ سخاویؒ نے ان وعیدوں کو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت درود شریف نہ پڑھنے پر وارد ہوئی ہیں، مختصر الفاظ میں جمع کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ایسے شخص پر ہلاکت کی بددعا ہے اور شقاوت کے حامل ہونے کی خبر ہے۔ نیز جنت کا راستہ قبول جانے کی اور جہنم میں داخل ہونے کی اور یہ کہ وہ شخص ظالم ہے اور یہ کہ وہ سب سے زیادہ نحیل ہے اور کسی مجلس میں حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ پڑھا جائے اس کے بارہ میں کئی طرح کی وعیدیں ذکر کی ہیں۔ اور یہ کہ جو شخص حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھے اس کا دین (اسلم) نہیں اور یہ کہ حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کی زیارت نہ کر سکے گا۔ اسکے بعد علامہ سخاویؒ نے ان سب مضامین کی روایات ذکر کی ہیں۔

يَا رُبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْنَا اَبَدًا

عَلَىٰ حَبِيبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

(۲) عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ النَّحِيلُ مَنْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ

تَحَضَّرَتْ عَلَىٰ كَرَمِ اللَّهِ وَجْهًا سَعَىٰ حَضْرًا قَدَسَ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَايَ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ

قَلَّمَ يُصَلِّ عَلَى رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ خَالٍ فِي تَارِيخِهِ
وَالترمذی وغیرہم بسط طرقہ السنخاوی اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے ۛ

ف: علامہ سنخاویؒ نے کیا ہی اچھا شعر نقل کیا ہے۔

مَنْ كَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ إِنْ دُرِ اسْتُ فَهُوَ الْبَخِيلُ وَزِدْهُ وَصِفَ جَبَانُ

ترجمہ: ”جو شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے جس وقت کہ حضور کا پاک نام ذکر کیا جا رہا ہو پس وہ پکا بخیل ہے اور اتنا اضافہ کر اس پر کہ وہ بزدل نامرد بھی ہے۔“

حدیث بالا کا مضمون بھی بہت سی احادیث میں بہت سے صحابہؓ سے نقل کیا گیا ہے۔

علامہ سنخاویؒ نے حضرت امام حسنؓ کی روایت سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ آدمی کے نخل کے لئے یہ کافی ہے کہ میرا ذکر اس کے سامنے کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

حضرت امام حسینؓ سے بھی حضور کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے بخیل وہ شخص ہے کہ جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث سے یہ مضمون نقل کیا گیا ہے کہ بخیل

اور پورا بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جاوے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ حضرت انسؓ سے بھی حضور کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ وہ شخص بخیل ہے کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا جاوے

اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ اور ایک حدیث میں یہ الفاظ نقل کئے گئے ہیں کہ میں تم کو سب نخیلوں سے زیادہ بخیل بتاؤں میں تمہیں لوگوں میں سب سے زیادہ عاجز بتاؤں، وہ شخص ہے جس کے

سامنے میرا ذکر کیا گیا ہو پھر وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ حضرت عائشہؓ سے ایک قصہ نقل کیا گیا ہے جس کے اخیر میں حضور کا یہ ارشاد ہے کہ ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو مجھے قیامت میں نہ دیکھے۔

حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ وہ کون شخص ہے جو آپ کی زیارت نہ کرے؟ حضورؐ نے فرمایا بخیل۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا بخیل کون؟ حضورؐ نے فرمایا جو میرا نام منے اور درود نہ بھیجے۔ حضرت

جابرؓ سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ آدمی کے نخل کے لئے یہ کافی ہے کہ جب میرا ذکر اس کے پاس کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ حضرت حسن بصریؒ

کی روایت سے بھی حضور کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ آدمی کے نخل کے لئے یہ کافی ہے کہ میں اس کے سامنے ذکر کیا جاؤں اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ حضرت ابو ذر غفاریؓ کہتے ہیں میں

ایک مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضور نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا میں تم کو سب سے زیادہ بخیل آدمی بتاؤں؛ صحابہ نے عرض کیا حضور نے فرمایا کہ جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے وہ شخص سب سے زیادہ بخیل ہے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

(۳۳) عَنْ قَتَادَةَ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَفَاءِ أَنْ أَذْكَرَ

عِنْدَ رَجُلٍ فَلَا يُصَلِّيَ عَلَيَّ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَخْرَجَهُ النَّمِيرِيُّ وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ قَالَه السَّخَاوِيُّ

ف: یقیناً اس شخص کے ظلم میں کیا تردد ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنے احسانات پر بھی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھے۔ حضرت گنگوہی قدس سرہ کی سوانح عمری تذکرۃ الرشید

میں لکھا ہے کہ حضرت عموماً متوسلین کو درود شریف پڑھنے کی تعلیم فرماتے تھے کہ کم سے کم تین سو مرتبہ

روزانہ پڑھا جائے اور اتنا نہ ہو سکے تو ایک صبح میں تو کم ہی ہونی چاہیے۔ آپ فرمایا کرتے تھے

کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت بڑا احسان ہے پھر آپ پر درود بھیجنے میں بھی بخل

ہو تو بڑی بے مروتی کی بات ہے، درود شریف میں زیادہ تر پسند وہ تھا جو نماز میں پڑھا جاتا

ہے اور اسکے بعد وہ الفاظ صلوٰۃ و سلام جو احادیث میں منقول ہیں۔ باقی دوسروں کے مولفہ

درود تاج لگتی وغیرہ عموماً آپ کو پسند تھے بلکہ بعض الفاظ کو دوسرے معنی کا موہم ہونے کے

سبب خلاف شرع فرمادیتے تھے۔ علامہ سخاوی فرماتے ہیں کہ جفا سے مراد بڑا وصلہ کا چھوڑنا ہے

اور طبیعت کی سختی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوری پر بھی اطلاق کیا جاتا ہے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

(۳۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مُجْلِسًا

لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ تَعَالَى فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى

نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا كَانَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا

ارشاد نقل کرتے ہیں جو قوم کسی مجلس میں بیٹھے

اور اس مجلس میں اللہ کا ذکر اور اسکے نبی پر

درود نہ ہو تو یہ مجلس اُن پر قیامت کے

عَلَيْهِمْ مِنَ اللَّهِ تَزِدَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَكَانَ
تَشَاءَ عَذَابُهُمْ وَإِنْ شَاءَ غُفِرَ لَهُمْ رَوَاهُ
أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُمَا بِسَطِّهِ السَّخَاوِي

دن ایک وبال ہوگی۔ پھر اللہ کو اختیار ہے
کہ ان کو معاف کر دے یا عذاب دے۔

ف:- ایک اور حدیث میں حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے یہ الفاظ نقل کئے گئے ہیں کہ جو قوم کسی مجلس
میں بیٹھتی ہے پھر وہ اللہ کے ذکر اور نبی پر درود سے پہلے مجلس برخاست کر دیں تو ان پر قیامت
تک حسرت رہے گی۔ اور ایک حدیث میں ان الفاظ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو قوم کسی مجلس میں بیٹھتی
ہے اور اس مجلس میں حضورؐ پر درود نہ ہو تو وہ مجلس ان پر وبال ہوتی ہے۔ حضرت ابو امامہؓ
سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں پھر
اللہ کے ذکر اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سے پہلے اٹھ کھڑے ہوں تو وہ مجلس قیامت
کے دن وبال ہے۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل
کیا گیا ہے کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں اور وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سے پہلے
مجلس برخاست کر دیں تو ان کو حسرت ہوگی چاہے وہ جنت ہی میں اپنے اعمال کی وجہ سے
داخل ہو جائیں بوجہ اس ثواب کے جس کو وہ دیکھیں گے یعنی اگر وہ اپنے دوسرے اعمال کی وجہ سے
جنت میں داخل ہو چکی جائیں تب بھی ان کو درود شریف کا ثواب دیکھ کر اس کی حسرت ہوگی کہ
ہم نے اس مجلس میں درود کیوں نہ پڑھا تھا۔ حضرت جابرؓ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد
نقل کیا گیا ہے کہ جب لوگ کسی مجلس سے بغیر اللہ کے ذکر اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود
کے اٹھیں تو ایسا ہے جیسا کسی مڑے ہوئے مڑا جانور پر سے اٹھے ہوں یعنی ایسی گندگی محسوس ہوگی
جیسے کسی مڑے ہوئے جانور کے پاس بیٹھ کر دماغ مڑ جاتا ہے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
(۵) عَنْ فَصَالَةَ بِنِ عُبَيْدٍ قَالَ بَيْنَمَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ
إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي
وَارْحَمْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَى جَنَّتِكَ خَيْرُ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
حضرت فضالہؓ فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے ایک صاحب
داخل ہوئے اور نماز پڑھی پھر اللہم اغفر لی
وارحمنی کے ساتھ دعا کی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

ابن مسعودؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ جب کوئی شخص اللہ سے کوئی چیز مانگنے کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیے کہ اَوَّلًا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے ساتھ ابتدا کرے ایسی حمد و ثناء جو اس کی شایان شان ہو پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور اسکے بعد دُعا مانگے پس اقرب یہ ہے کہ وہ کامیاب ہوگا اور مقصد کو پہنچے گا حضرت عبداللہ بن لہیعؓ سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ دُعائیں ساری کی ساری رُک کی رہتی ہیں یہاں تک کہ اس کی ابتداء اللہ کی تعریف اور حضورؐ پر درود سے نہ ہو اگر ان دونوں کے بعد دُعا کرے گا تو اُس کی دُعا قبول کی جائے گی حضرت انسؓ سے بھی حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ ہر دُعا کی رہتی ہے یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ تمہارا مجھ پر درود پڑھنا تمہاری دُعاؤں کی حفاظت کرے بولا تمہارے رب کی رضا کا سبب ہے حضرت عمرؓ فرماتے ہیں مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ دُعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے اوپر نہیں چڑھتی یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے۔ ایک دوسری حدیث میں یہ مضمون ان الفاظ سے ذکر کیا گیا ہے کہ دُعا آسمان پر پہنچنے سے رُک رہتی ہے اور کوئی دُعا آسمان تک اس وقت تک نہیں پہنچتی جب تک حضورؐ پر درود نہ بھیجا جائے جب حضورؐ پر درود بھیجا جاتا ہے تب وہ آسمان پر پہنچتی ہے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے نقل کیا گیا ہے جب تو دُعا مانگا کرے تو اپنی دُعا میں حضورؐ پر درود بھی شامل کیا کر اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود تو مقبول ہے ہی اور اللہ جل شانہ کے کرم سے یہ بعید ہے کہ وہ کچھ کو قبول کرے اور کچھ کو رد کرے حضرت علیؓ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کوئی دُعا ایسی نہیں ہے کہ جس میں اور اللہ کے درمیان حجاب نہ ہو، یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پس وہ ایسا کرتا ہے تو وہ پردہ پھٹ جاتا ہے اور وہ دُعا محل اجابت میں داخل ہو جاتی ہے ورنہ لو مادی جاتی ہے۔ ابن عطاءؒ کہتے ہیں کہ دُعا کے لئے کچھ ارکان ہیں اور کچھ پیر ہیں، کچھ اسباب ہیں اور کچھ اوقات ہیں۔ اگر ارکان کے موافق ہوتی ہے تو دُعا قوی ہوتی ہے اور پیروں کے موافق ہوتی ہے تو آسمان پر اُڑ جاتی ہے اور اگر اپنے اوقات کے موافق ہوتی ہے تو فائز ہوتی ہے۔ اور اسباب کے موافق ہوتی ہے تو کامیاب ہوتی ہے۔ دُعا کے ارکان حضور قلب، رقت، عاجزی، خشوع اور اللہ کے ساتھ

قلبی تعلق اور اس کے پروردگار کے اوقات رات کا آخری حصہ اور اس کے اسباب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا۔ اور بھی متعدد احادیث میں یہ مضمون آیا ہے کہ دعا کی رہتی ہے جب تک کہ حضور پروردگار نہ بھیجے۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور باہر تشریف لائے اور یوں ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو کوئی حاجت اللہ تعالیٰ شانہ سے یا کسی بندے سے پیش آجائے تو اس کو چاہیے کہ اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ جل شانہ پر حمد و ثنا کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ پھر یہ دعا پڑھے :-

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْكَرِيمُ الْكَرِيمُ بِسْمِ اللَّهِ
اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ
وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ
بَرٍّ وَسَلَامَةٍ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ لَا تَدْعُنِي ذَنْبًا
إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا حَاجَةً
هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

نہیں کوئی معبود بجز اللہ کے جو بڑے علم والا اور
بڑے کرم والا ہے، ہر عیب سے پاک ہے۔ اللہ
جو رب ہے عرش عظیم کا تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے
ہیں جو رب ہے سارے جہانوں کا اے اللہ میں تجھ سے
سوال کرتا ہوں ان چیزوں کا جو تیری رحمت کو
واجب کرنے والی ہوں اور مانگتا ہوں تیری مغفرت
کی منکدات کو یعنی ایسے اعمال کہ جن سے تیری
مغفرت ضروری ہو جائے اور مانگتا ہوں حصہ ہر نیکی
سے اور سلامتی ہر گناہ سے میرے لئے کوئی ایسا گناہ
نہ چھوڑے جس کی آپ مغفرت نہ کر دیں اور نہ کوئی ایسا کبر و غم جس کو تو زائل نہ کر دے اور نہ کوئی ایسی
حاجت جو تیری مرضی کے موافق ہو اور تو اس کو پورا نہ کر دے اے ارحم الراحمین

چوتھی فصل

فوائد متفرقہ کج بیان میں

اول فصل اول میں اللہ جل شانہ کا حکم درود کے بارے میں گزر چکا اور حکم کا تقاضا وجوب ہے، اسلئے جمہور علماء کے نزدیک درود تشریف کا کم سے کم عمر میں ایک مرتبہ پڑھنا فرض ہے۔ بعض علماء نے اس پر اجماع بھی نقل کیا ہے۔ لیکن تیسری فصل میں جو وعیدیں اس مضمون کی گزری ہیں کہ حضور اول

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام آنے پر درود نہ پڑھنے والا بخیل ہے۔ ظالم ہے بد بخت ہے۔ اس پر حضور کی اور حضرت جبریل علیہ السلام کی طرف سے بلاکت کی بددعائیں ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ان کی بنا پر بعض علماء کا مذہب ہے کہ جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی آنے اس وقت ہر مرتبہ درود پڑھنا واجب ہے۔ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں اس میں دس مذہب نقل کئے ہیں اور اجزاء المسالك میں زیادہ بحث تفصیلی اس پر کی گئی ہے اس میں لکھا ہے کہ بعض علماء نے اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ ہر مسلمان پر عمر بھر میں کم سے کم ایک مرتبہ پڑھنا فرض ہے اور اسکے بعد میں اختلاف ہے۔ خود حنفیہ کے ہاں بھی اس میں دو قول ہیں۔ امام طحاوی وغیرہ کی رائے یہ ہے کہ جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی آنے تو درود شریف پڑھنا واجب ہے ان روایات کی بنا پر جو تیسری فصل میں گذریں۔ امام کرخی وغیرہ کی رائے یہ ہے کہ فرض کا درجہ ایک ہی مرتبہ ہے اور ہر مرتبہ استحباب کا درجہ ہے۔

دوم: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی کے ساتھ شروع میں سیدنا کا لفظ بڑھا دینا مستحب ہے۔ در مختار میں لکھا ہے کہ سیدنا کا بڑھا دینا مستحب ہے۔ اس لئے کہ ایسی چیز کی زیادتی جو واقعہ میں ہو وہ عین ادب ہے جیسا کہ ربی شافعی وغیرہ نے کہا ہے اھ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدنا ہونا ایک امر واقعی ہے لہذا اسکے بڑھانے میں کوئی اشکال کی بات نہیں۔ بلکہ ادب یہی ہو لیکن بعض لوگ اس سے منع کرتے ہیں۔ غالباً ان کو ابوداؤد شریف کی ایک حدیث سے اشتباہ ہو رہا ہے۔ ابوداؤد شریف میں ایک صحابی ابو طرٹ سے نقل کیا گیا ہے کہ میں ایک فدک کے ساتھ حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہم نے حضور سے عرض کی اَنْتَ سَيِّدُنَا آپ ہمارے سردار ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلَسَيِّدُ اللّٰہِ یعنی حقیقی سید تو اللہ ہی ہے اور یہ ارشاد عالی بالکل صحیح ہے لقیقی حقیقی سیادت اور کمال سیادت اللہ ہی کے لئے ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ حضور کے نام پر سیدنا کا بڑھانا ناجائز ہے۔ بالخصوص جبکہ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد جیسا کہ مشکوٰۃ میں بروایہ شیخین بخاری و مسلم حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ الْحَدِيثُ میں لوگوں میں سردار ہوں گا قیامت کے دن۔ اور دوسری حدیث میں سلم کی روایت سے نقل کیا ہے اَنَا سَيِّدُ وُلْدَادِمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ کہ میں قیامت کے دن اولاد آدم کا

سردار ہوں گا نیز بروایت ترمذی حضرت ابو سعید خدریؓ کی حدیث بھی حضور کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے۔
 اَنَا سَيِّدُ دُلَادِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ کہ میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا
 اور کوئی فخر کی بات نہیں حضور کے اس پاک ارشاد کا مطلب جو ابو داؤد شریف کی روایت میں گزرا وہ
 کمال سیادت مراد ہے جیسا کہ بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ سے حضور کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ
 مسکین وہ نہیں ہے جس کو ایک ایک دودو لقمے در بدر پھرتے ہوں بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس
 نہ وسعت ہو نہ لوگوں سے سوال کرے۔ اسی طرح مسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت سے
 حضور کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تم بچھاڑنے والا کس کو سمجھتے ہو یعنی وہ پہلوان جو دوسرے کو زیر کرے
 صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسکو سمجھتے ہیں جس کو کوئی دوسرا بچھاڑ نہ سکے حضور نے فرمایا یہ پہلوان
 نہیں بلکہ بچھاڑنے والا یعنی پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت میں اپنے نفس پر قابو پائے۔ اسی حدیث پاک
 میں حضور کا یہ سوال بھی نقل کیا گیا کہ تم رقبہ (یعنی لاولد) کس کو کہتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ
 جس کے اولاد نہ ہو حضور نے فرمایا یہ لاولد نہیں بلکہ لاولد وہ ہے جس نے کسی چھوٹی اولاد کو ذخیرہ آخرت
 نہ بنایا ہو یعنی اسکے کسی معصوم بچے کی موت نہ ہوئی ہو اب ظاہر ہے کہ جو مسکین بھیک مانگتا ہو اسکو
 مسکین کہنا کون ناجائز کہہ دے گا۔ اسی طرح جو پہلوان ان لوگوں کو بچھاڑ دیتا ہو لیکن اپنے غصہ پر اسکو
 قابو نہ ہو وہ تو بہر حال پہلوان ہی کہلائے گا۔ اسی طرح سے ابو داؤد شریف میں ایک صحابیؓ کا قصہ نقل
 کیا ہے کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر مہر نبوت دیکھ کر یہ درخواست کی تھی کہ
 آپ کی پشت مبارک پر یہ رجو آ بھرا ہوا گوشت ہے مجھے دکھلائیے کہ میں اسکا علاج کروں کیونکہ میں
 طبیب ہوں حضور نے فرمایا طبیب تو اللہ تعالیٰ شانہ ہی ہیں جس نے اس کو پیب کیا الی آخر القصہ
 اب ظاہر ہے کہ اس حدیث پاک سے معالجون کو طبیب کہنا کون حرام کہہ دے گا بلکہ صاحب مجسم نے
 تو یہ کہا ہے کہ اللہ کے ناموں میں سے طبیب نہیں ہے اور اسی طرح سے احادیث میں بہت کثرت سے یہ
 مضمون ملے گا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مواقع میں کمال کے اعتبار سے نفی فرمائی ہے۔
 حقیقت کی نفی نہیں۔ علامہ منھاویؒ فرماتے ہیں کہ علامہ مجد الدینؒ صاحب قاموس نے لکھا ہے جس کا خلاصہ
 یہ ہے کہ بہت سے لوگ اللہ صلی علیہ وسلم کا سیدنا محمدؐ کہتے ہیں اور اس میں بحث ہے وہ
 یوں کہتے ہیں کہ نماز میں تو ظاہر ہے کہ نہ کہنا چاہتے، نماز کے علاوہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے

اس شخص پر انکار کیا تھا جس نے آپ کو سیدنا سے خطاب کیا تھا جیسا کہ حدیث مشہور میں ہے (وہی حدیث ابو داؤد جواد پر گزری) لیکن حضور کا انکار احتمال رکھتا ہے کہ تواضع ہو یا منہ پر تعریف کرنے کو پسند نہ کیا ہو یا اس وجہ سے کہ یہ زمانہ جاہلیت کا دستور تھا۔ یا اسوجہ سے کہ انہوں نے مبالغہ بہت کیا چنانچہ انہوں نے کہا تھا کہ آپ ہمارے سردار ہیں، آپ ہمارے باپ ہیں، آپ ہم سے فضیلت میں بہت زیادہ بڑھے ہوئے ہیں، آپ ہم پر بخشش کرنے میں سب سے بڑھے ہوئے ہیں اور آپ جنتہ الغرار ہیں۔ یہ بھی زمانہ جاہلیت کا ایک مشہور مقولہ ہے کہ وہ اپنے اس سردار کو جو بڑا کھلانے والا ہو اور بڑے بڑے پیالوں میں لوگوں کو دُنبوں کی چکنتی اور گھی سے لبریز پیالوں میں کھلاتا ہو اور آپ ایسے ہیں اور آپ ایسے ہیں۔ تو ان سب باتوں کے مجموعہ پر حضور نے انکار فرمایا تھا کہ شیطان تم کو مبالغہ میں نہ ڈال دے۔ حالانکہ صحیح حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ثابت ہے اَنَا سَيِّدُ دُنْيَاكُمْ کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں۔ نیز حضور کا قول ثابت ہے اپنے نواسہ حسنؓ کے لئے اِبْنِیْ هَذَا سَيِّدٌ مِیْرَیْہُ بیٹا سردار ہے۔ اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت سعدؓ کے بارے میں ان کی قوم کو یہ کہنا قَدْ مُوَالِیْ سَيِّدِکُمْ کہ کھڑے ہو جاؤ اپنے سردار کے لئے اور ام نساؓ کی کتاب عمل الیوم واللیلہ میں حضرت سہل بن جنیفؓ کا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یا سیدی کے ساتھ خطاب کرنا وارد ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے درود میں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ کا لفظ وارد ہے۔ ان سب امور میں دلالت واضح ہے اور روشن دلائل ہیں اس لفظ کے جواز میں اور جو اس کا انکار کرے وہ محتجج ہے اس بات کا کہ کوئی دلیل قائم کرے علاوہ اس حدیث کے جو اوپر گزری اسلئے کہ اس میں احتمالات مذکورہ ہونے کی وجہ سے اس کو دلیل نہیں بنایا جاسکتا الی آخر ماذکرہ۔ یہ تو ظاہر ہے جیسا کہ اوپر بھی ذکر کیا گیا کہ کمال سیادت اللہ ہی کے لئے ہے۔ لیکن کوئی دلیل ایسی نہیں جس کی وجہ سے اسکا اطلاق غیر اللہ پر ناجائز معلوم ہوتا ہو۔ قرآن پاک میں حضرت یحییٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں سَيِّدًا وَحُصُوْرًا کا لفظ وارد ہے۔ بخاری شریف میں حضرت عمرؓ کا ارشاد منقول ہے وہ فرمایا کرتے تھے اَبُو بَکْرٍ سَيِّدُنَا وَاعْتَقَ سَيِّدُنَا یَعْنِیْ پلاک ابو بکر ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار یعنی بلال کو آزاد کیا۔ عسلا مہ عینی شرح بخاری میں لکھتے ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو حضرت سعدؓ کے بارے

میں قَوْمًا اِلٰی سَيِّدِكُمْ یعنی اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ کہا تو اس سے استدلال کیا جاتا ہے اس بات پر کہ اگر کوئی شخص سیدی اور مولائی کہے تو اس کو نہیں روکا جائے گا اسلئے کہ سیادت کا مرجع اور مال اپنے ماتحتوں پر بڑائی ہے اور اُن کے لئے حسن تدبیر اسی لئے خاوند کو سید کہا جاتا ہے۔ جب قرآن پاک میں قَالِیَّا سَيِّدَهَا فرمایا حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی شخص نے پوچھا تھا کہ کیا کوئی شخص مدینہ منورہ میں اس کو مکروہ سمجھتا ہے کہ اپنے سردار کو یا سیدی کہے؟ انہوں نے فرمایا کوئی نہیں الخ امام بخاری نے اس کے جواز پر حضور کے ارشاد وَمَنْ سَيِّدُكُمْ سے بھی استدلال کیا ہے جو ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جس کو خود امام بخاری نے ادب المفرد میں ذکر کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو سلمہ سے پوچھا مَنْ سَيِّدُكُمْ کہ تمہارا سردار کون ہے؟ انہوں نے عرض کیا جَدِّ بَنِ قَیْسٍ۔ حضور نے فرمایا بَلَّ سَيِّدُكُمْ عَتْرِدُ بْنُ جُمُوحٍ بلکہ تمہارا سردار عمرو بن جموح ہے۔ نیز اِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ سَيِّدَهُ مشہور حدیث ہے جو متعدد صحابہ کرام سے حدیث کی اکثر کتابوں بخاری شریف وغیرہ میں مذکور ہے۔ نیز حضرت ابو ہریرہ کی حدیث سے بخاری شریف میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ کوئی شخص اَطْعَمَ رَجُلًا وَفَتَىٰ رَجُلًا نہ کہے یعنی اپنے آقا و رب کے لفظ سے تعبیر نہ کرے وَلْيَقُلْ سَيِّدِي وَمَوْلَايَ بلکہ یوں کہے کہ میرا سید اور میرا مولیٰ یہ تو سید اور مولیٰ کہنے کا حکم صاف ہے۔

سوم :- اسی طرح سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام پر مولانا کا لفظ بھی بعض لوگ پسند نہیں کرتے۔ ممانعت کی کوئی دلیل باوجود تلاش کے اس ناکارہ کو اب تک نہیں ملی۔ البتہ غزوہ احد کے قصہ میں ابوسفیان کو جواب دیتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد وَاللّٰهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰی لِحَقِّهِ وارد ہے اور قرآن پاک میں سورہ محمد میں ذٰلِكَ يٰۤاَنَّا اللّٰهُ مَوْلٰی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّا الْكَافِرِیْنَ لَا مَوْلٰی لَھُمْ ہوا ہے لیکن اس سے غیر اللہ پر لفظ مولیٰ کے اطلاق کی ممانعت معلوم نہیں ہوتی۔ یہاں بھی کمال ولایت مراد ہے کہ حقیقی مولیٰ وہی پاک ذات ہے جیسا کہ اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا۔ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ دَلِیْلِ وَلَا كَصِیْرِ كَمْھَارٍ لِّمَنْ اللّٰهُ سَوَّاهُ كَوْنًا وَلٰی سَوَّاهُ كَوْنًا۔ اور دوسری جگہ ارشاد ہے :- وَاللّٰهُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اور بخاری شریف میں حضور کا ارشاد ہے۔ مَنْ تَرَكَ كَلًّا اَوْ ضِیَاعًا فَاَنَا وَلِیُّہٗ یہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو ولی بتایا۔

ابھی بخاری شریف کی حدیث سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد و لَیْقُلَّ سَیِّدِی وَمَوْلَی
 گذر ہی چکا ہے کہ اپنے آقا سیدی و مولائی کہا کرے حضور پاک کا ارشاد مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ
 مشہور ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے وَلَیْکِیْ جَعَلْنَا مَوْلَیْ مِمَّا تَرَکَ الْوَالِدَانِ الْاٰیَۃِ
 اور حدیث وفقہ کی کتاب النکاح تو کتاب الاولیاء سے پڑ ہے اور شکوۃ شریف میں بڑا ایش بخین
 حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد حضرت زید بن عارضہؓ کے متعلق اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَاْنَا وَارُوْکِ
 نیز بروایت سند احمد و ترمذی حضرت زید بن ارقمؓ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل
 کیا گیا ہے مَنْ کُنْتُ مَوْلَاً فَعَسٰی مَوْلَاً لِّیْ یعنی جس کا میں مولی ہوں عسی اس کے مولی ہوں۔
 یہ حدیث مشہور ہے ع۔

متعدد صحابہ کرامؓ سے نقل کی گئی ہے۔ علامہ علی قاریؒ اس حدیث کی شرح میں نہایت سے لکھتے
 ہیں کہ مولیٰ کا اطلاق بہت سے معنی پر آتا ہے۔ جیسے رب اور مالک اور سید اور منعم یعنی احسان کرنا
 اور متعلق یعنی غلام آزاد کرنے والا اور ناسرمدگار اور محب اور تابع اور پڑوسی اور چچا زاد بھائی اور
 حلیف وغیرہ وغیرہ بہت سے معنی گنوائے ہیں اس لئے ایک مناسب معنی مراد ہونگے۔ جہاں اللہ مَوْلَاْنَا
 وَلَا مَوْلَا لَّکُمْ وارد ہوا ہے وہاں رب کے معنی میں ہے اور حضور کے نام مبارک پر آیا ہے جیسا کہ
 مَنْ کُنْتُ مَوْلَاً فَعَسٰی مَوْلَاً لِّیْ وہاں نہراور مددگار کے معنی میں ہے۔ علامہ علی قاریؒ نے اس
 حدیث کا شان ورود یہ لکھا ہے کہ حضرت اسامہ بن زیدؓ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے یہ کہہ دیا
 تھا کہ تم میرے مولا نہیں ہو، میرے مولا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس پر حضور نے یہ ارشاد فرمایا
 کہ میں جس کا مولی ہوں علیؓ اس کے مولا ہیں علامہ بخاریؒ نے قول بدیع میں اور علامہ مستطانیؒ نے
 مواہب لدنیہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اسامہ مبارکہ میں بھی لفظ مولیٰ کا شمار کرایا ہے
 علامہ زرقانیؒ لکھتے ہیں مولیٰ یعنی سید منعم، مددگار، محب اور یہ اللہ تعالیٰ شانہ کے ناموں میں سے
 ہے۔ اور غریب مصنف یعنی علامہ مستطانیؒ کا استدلال اس نام پر اَنَا اَوْلٰی بِکَیْ مُؤْمِنِ
 سے آرا ہے۔ اس کے بعد علامہ زرقانیؒ علامہ مستطانیؒ کے کلام کی شرح کرتے ہوئے حضور کے

عہ قال صاحب تحفۃ الاحوذی للحدیث الترمذی الخیر احمد والنسائی والصفیاء فی الباب عن بریدۃ الخیر احمد عن البراء بن عازب الخیر احمد
 عن ابن ماجہ عن سعد بن ابی وقاص الخیر احمد عن علی الخیر احمد و قال القاری بعد ذکر تخریجہ فی النحل ان ہذا حدیث صحیح لا مرۃ
 فیہ بل بعض الحفاظ عدہ متواتراذنی راۃ لا احمد بمعنی من النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثون صحابیا و شہودا بر علی لما توزع فی خد فتمت اھ۔

ناموں کی شرح میں کہتے ہیں کہ ولی اور مولیٰ یہ دونوں اللہ کے ناموں میں سے ہیں اور ان دونوں کے معنی مددگار کے ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جیسا کہ بخاری نے حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کیا ہے اَنَا وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ اور بخاری ہی میں حضور کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ کوئی مؤمن ایسا نہیں کہ اسکے ساتھ دنیا و آخرت میں اولیٰ نہ ہوں لیکن بس نے مال چھوڑا ہو وہ اسکے ورثہ کو دیا جائے اور بس نے قرضہ یا نفع ہونے والی چیزیں چھوڑی ہوں وہ میرے پاس آتے ہیں اس کا مولیٰ ہوں۔ نیز حضور نے فرمایا ہے کہ جس کا میں مولیٰ ہوں علیؓ اس کا مولیٰ ہے۔ امام ترمذی نے اسکو روایت کیا ہے اور اسکو حسن بتایا ہے انتہی علامہ رازیؒ سورہ محمد کی آیت شریفہ **وَ اَنَّ الْكَافِرِينَ لَا مَوْلٰی لَهُمْ** کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں کہ اگر یہ اشکال کیا جائے کہ آیت بالا اور دوسری آیت شریفہ **ثُمَّ دَرَدُوْا اِلٰی اللّٰهِ مَوْلٰیَہُمْ الْحَقِّ** میں کس طرح جمع کیا جائے تو یہ کہا گیا ہے کہ کوئی مولیٰ نہیں ہے وہاں یہ مراد ہے کہ کوئی مددگار نہیں اور جس جگہ **مَوْلٰیہُمْ الْحَقِّ** کہا گیا ہے وہاں ان کا رب اور مالک مراد ہے۔ انتہی۔

صاحب جلالین نے سورہ النعام کی آیت **مَوْلٰیہُمْ الْحَقِّ** کی تفسیر مالک کے ساتھ کی ہے اس پر صاحب جل لکھتے ہیں کہ مالک کے ساتھ تفسیر اس واسطے کی گئی ہے کہ آیت شریفہ مؤمن اور کافر دونوں کے بارے میں وارد ہوئی ہے۔ اور دوسری آیت یعنی سورہ محمد میں **اَنَّ الْكَافِرِينَ لَا مَوْلٰی لَهُمْ** وارد ہوا ہے۔ ان دونوں میں جمع اس طرح پر ہے کہ مولیٰ سے مراد پہلی آیت میں مالک خالق اور معبود ہے اور دوسری آیت میں مددگار ایذا کوئی تعارض نہیں رہا۔ اسکے علاوہ بہت سی وجوہ اس بات پر ردال ہیں کہ مولیتا جبکہ رب اور مالک کے معنی میں استعمال ہو تو وہ مخصوص ہے اللہ جل شانہ کے ساتھ لیکن جب سردار اور اس جیسے دو کے معنی میں استعمال ہو تو اس کا نہ صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بلکہ ہر بڑے پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس سے پہلے نمبر میں حضور کا ارشاد غلاموں کے بارے میں گزر چکا ہے کہ وہ اپنے آقا کو بستی و مولائی کے لفظ سے پکارا کریں۔ ملا علی قاریؒ نے بڑا ایت احمد حضرت رباح سے نقل کیا ہے کہ ایک جماعت حضرت علیؓ کے پاس کوفہ میں آئی۔ انہوں نے اگر عرض کیا اسلام علیک یا مولانا! حضرت علیؓ نے فرمایا میں تمہارا مولیٰ کیسے ہوں تم عرب ہو، انہوں نے عرض کیا ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے **مَنْ كُنْتُ مَوْلَاہُ فَقَسْبٰی مَوْلَاہُ** میں جس کا مولیٰ ہوں غسلی اسکے مولیٰ ہیں جب وہ جماعت جانے لگی تو میں ان کے پیچھے لگا اور میں نے

پوچھا یہ کون لوگ ہیں تو مجھے بتایا گیا کہ یہ انصار کی جماعت ہے جس میں حضرت ابو ایوبؓ انصاری بھی ہیں۔ حافظ ابن حجر فتح الباری میں اس سلسلہ میں بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مولیٰ کا اطلاق سید کے نسبت اقرب الی عدم الکراہتہ ہے۔ اسلئے کہ سید کا لفظ تو اعلیٰ ہی پر بولا جاتا ہے لیکن لفظ مولیٰ تو اعلیٰ اور اسفل دونوں پر بولا جاتا ہے۔

يَا دَيْتَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِبًا اَبَدًا : عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

چہارم :- آداب میں سے یہ ہے کہ اگر کسی تحت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام گزرے تو وہاں بھی درود شریف لکھنا چاہیے۔ محدثین نبی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے یہاں اس مسئلہ میں انتہائی تشدد ہے کہ حدیث پاک لکھتے ہوئے کوئی ایسا لفظ نہ لکھا جائے جو استاذ سے نہ سنا ہو حتیٰ کہ اگر کوئی لفظ استاذ سے غلط سنا ہو تو اس کو بھی یہ حضرات نقل میں بعینہہ اسی طرح لکھنا ضروری سمجھتے ہیں جس طرح استاذ سے سنا ہے۔ اسکو صحیح کر کے لکھنے کی اجازت نہیں دیتے۔ اسی طرح اگر توفیق کے طور پر کسی لفظ کے اضافہ کی ضرورت سمجھتے ہیں تو اسکو استاذ کے کلام سے ممتاز کر کے لکھنا ضروری سمجھتے ہیں تاکہ یہ شبہ نہ ہو کہ یہ لفظ بھی استاذ نے کہا تھا۔ اس سب کے باوجود جملہ حضرات محدثین اسکی تصریح فرماتے ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی آئے تو درود شریف لکھنا چاہیے اگرچہ استاذ کی کتاب میں نہ ہو جیسا کہ امام نوویؒ نے شرح مسلم شریف کے مقدمہ میں اسکی تصریح کی ہے۔ اسی طرح امام نوویؒ تقریب میں اور علامہ سیوطیؒ اس کی شرح میں لکھتے ہیں، ضروری ہے یہ بات کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت زبان کو اور انگلیوں کو درود شریف کے ساتھ جمع کرے یعنی زبان سے درود شریف پڑھے اور انگلیوں سے لکھے بھی اور اس میں اصل کتاب کا اتباع نہ کرے اگرچہ بعض علماء نے یہ کہا ہے کہ اصل کا اتباع کرے۔ انتہی۔

بہت سی روایات حدیث بھی اس سلسلہ میں وارد ہوئی ہیں۔ اگرچہ وہ متکلم فیہ بلکہ بعض کے اوپر موضوع ہونے کا بھی حکم لگایا گیا ہے۔ لیکن کئی روایات اس قسم کے منہون کی وارد ہونے پر اور جملہ علماء کا اس پر اتفاق اور اس پر عمل اس بات کی دلیل ہے کہ ان احادیث کی کچھ اصل ضرور ہے۔ علامہ سخاویؒ قول بدیع میں لکھتے ہیں کہ جیسا کہ تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی لیتے ہوئے زبان سے درود پڑھتا ہے، اسی طرح نام مبارک لکھتے ہوئے اپنی انگلیوں سے بھی درود شریف

لکھا کرتیرے لئے اسمیں بہت بڑا ثواب ہے اور یہ ایک ایسی فضیلت ہے جس کی ساتھ علم حدیث لکھنے والے کامیاب ہوتے ہیں علمائے اس بات کو مستحب بتایا ہے کہ اگر تحریر میں بار بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام آئے تو بار بار درود شریف لکھنے اور پورا درود لکھنے اور کابلوں اور جابلوں کی طرح سے صلعم وغیرہ الفاظ کے ساتھ اشارہ پر قناعت نہ کرے۔ اسکے بعد علامہ سخاویؒ نے اس سلسلہ میں چند حدیثیں بھی نقل کی ہیں وہ لکھتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص کسی کتاب میں میرا نام لکھے، فرشتے اس وقت تک لکھنے والے پر درود بھیجتے رہتے ہیں جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص مجھ سے کوئی علمی چیز لکھے اور اسکے ساتھ درود شریف بھی لکھے، اس کا ثواب اس وقت تک ملتا رہے گا جب تک وہ کتاب پڑھی جائے۔ حضرت ابن عباسؓ سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص مجھ پر کسی کتاب میں درود لکھے اس وقت تک اس کو ثواب ملتا رہے گا جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے۔ علامہ سخاویؒ نے متعدد روایات سے یہ مضمون بھی نقل کیا ہے کہ قیامت کے دن علماء حدیث حاضر ہوں گے اور ان کے ہاتھوں میں دو اتیں ہوں گی رجن سے وہ حدیث لکھتے تھے (اللہ جل شانہ حضرت جبریلؑ سے فرمائینگے کہ ان سے پوچھو یہ کون ہیں اور کیا چاہتے ہیں، وہ عرض کریں گے کہ ہم حدیث لکھنے پڑھنے والے ہیں۔ وہاں سے ارشاد ہو گا کہ جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ تم میرے نبی پر کثرت سے درود بھیجتے تھے۔ علامہ نوویؒ تقریب میں اور علامہ سیوطیؒ اس کی شرح میں لکھتے ہیں کہ یہ ضروری ہے کہ درود شریف کی کتابت کا بھی اہتمام کیا جائے۔ جب بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام گزرے اور اس کے بار بار لکھنے سے اکتائے نہیں اس واسطے کہ اس میں بہت ہی زیادہ فوائد ہیں اور جس نے اس میں تساہل کیا بہت بڑی خیر سے محروم رہ گیا۔ علماء کہتے ہیں کہ حدیث پاک اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ بِیْ یَوْمِ الْقِيَامَةِ فصل اول ہی میں گزری ہے اسکے مصداق محدثین ہی ہیں کہ وہ بہت کثرت سے درود شریف پڑھنے والے ہیں۔ اور علماء نے اس سلسلہ میں اس حدیث کو بھی ذکر کیا ہے جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد وارد ہوا ہے جو شخص میرے اوپر کسی کتاب میں درود بھیجے ملائکہ اسکے لئے اس وقت تک استغفار کرتے رہتے ہیں جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے۔ اور یہ حدیث اگر چہ ضعیف ہے لیکن اس جگہ

اس کا ذکر نامن سب سے اور اس کی طرف التفات نہ کیا جائے کہ ابن جوزیؒ نے اس کو موضوعات میں ذکر کر دیا ہے اس لئے کہ اسکے بہت سے طرق ہیں جو اس کو موضوع ہونے سے خارج کر دیتے ہیں۔ اور اس کے مقتضی ہیں کہ اس حدیث کی اصل ضرور ہے اس لئے کہ طبرانی نے اس کو ابو ہریرہؓ کی حدیث سے نقل کیا ہے اور ابن عدیؒ نے حضرت ابو بکرؓ کی حدیث سے اور ابیہانیؒ نے ابن عباسؓ کی حدیث سے اور ابو نعیمؒ نے حضرت عائشہؓ کی حدیث سے نقل کیا ہے۔ انتہی

صاحب اتحافؒ نے شرح احیاء میں بھی اسکے طرق پر کلام کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ حافظ سخاویؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث جعفر صادقؒ کے کلام سے مؤثوقاً نقل کی گئی ہے۔ ابن قیمؒ کہتے ہیں کہ یہ زیادہ اقریب ہے۔ صاحب اتحافؒ کہتے ہیں کہ طلبائے حدیث کو عجلت اور جلد بازی کی وجہ سے درود شریف کو چھوڑنا نہ چاہیئے ہم نے اس میں بہت مبارک خواب دیکھے ہیں۔ اسکے بعد پھر انہوں نے کسی خواب اس کے بارے میں نقل کئے ہیں۔ حضرت سفیان بن عیینہؒ سے نقل کیا ہے کہ میرا ایک دوست تھا وہ مر گیا تو میں نے اس کو خواب میں دیکھا میں نے اس سے پوچھا کہ کیا معاملہ گذرا۔ اُس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرمادی۔ میں نے کہا کس عمل پر اُس نے کہا کہ میں حدیث پاک لکھا کرتا تھا اور جب حضور اقدسؐ کا پاک نام آتا تھا تو میں اس پر صلی اللہ علیہ وسلم لکھا کرتا تھا اسی پر میری مغفرت ہو گئی۔ ابو الحسن مہمونیؒ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے استاد ابوالغلی کو خواب میں دیکھا اُن کی انگلیوں کے اوپر کوئی چیز سونے یا زعفران کے رنگ سے لکھی ہوئی تھی میں نے اُن سے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے کہا کہ میں حدیث پاک کے اوپر صلی اللہ علیہ وسلم لکھا کرتا تھا حسن بن محمد کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ کاش تو یہ دیکھتا کہ ہمارا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کتابوں میں درود لکھنا کیسا ہمارے سامنے روشن اور متور ہوتا ہے (بدیع) اور بھی متعدد خواب اس قسم کے ذکر کئے ہیں۔ فصل حکایات میں اس قسم کی چیزیں کثرت سے آئیں گی یہ

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۝ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

پنج ششم :- حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے زاد اسعید میں ایک مستقل فصل آداب متفرقہ میں لکھی ہے اگرچہ اسکے متفرق مضامین پہلے گزر چکے ہیں۔ اہمیت کی وجہ سے ان کو یکجائی ذکر کیا جاتا ہے وہ ارشاد فرماتے ہیں۔

۱۔ جب اسم مبارک لکھے صلوٰۃ و سلام بھی لکھے یعنی صلی اللہ علیہ وسلم پورا لکھے اس میں کوتاہی نہ کرے
صرف ۲ یا صلعم پر اکتفا نہ کرے۔

۲۔ ایک شخص حدیث شریف لکھتا تھا اور سبب منجمل نام مبارک کے ساتھ درود شریف نہ لکھتا تھا۔
اسکے سیدھے ہاتھ کو مرض اکلہ عارض ہوا یعنی اس کا ہاتھ گل گیا۔

۳۔ شیخ ابن حجر مکی نے نقل کیا ہے کہ ایک شخص صرف صلی اللہ علیہ وسلم پر اکتفا کرتا تھا و سلم نہ لکھتا تھا۔
حضرت نور علی اللہ علیہ وسلم نے اس کو خواب میں ارشاد فرمایا تو اپنے کو چالیس نیکوں سے کیوں محروم
رکھتا ہے یعنی وسلم میں چار حرف ہیں، ہر حرف پر ایک نیکی اور ہر نیکی پر دس گنا ثواب لہذا وسلم
میں چالیس نیکیاں ہوں مفضل حکایات میں ۲۶ پر بھی اس نوع کا ایک قصہ آ رہا ہے۔

۴۔ درود شریف پڑھنے والے کو مناسب ہے کہ بدن و کپڑے پاک و صاف رکھے۔

۵۔ آپ کے نام مبارک سے پہلے لفظ سیدنا بڑھادینا مستحب و افضل ہے۔ انتہی
اس اکلہ والے قصہ کو اور چالیس نیکوں والے قصہ کو علامہ سخاویؒ نے بھی قول بدیع میں ذکر کیا
ہے۔ اسی طرح حضرت تھانویؒ نور اللہ مرقدہ نے درود شریف کے متعلق ایک مستقل فصل مسائل کے بارے
میں تحریر فرمائی ہے اسکا انفاذ بھی اہلکہ مناسب ہے۔ حضرت تحریر فرماتے ہیں۔

مسئلہ :- ۱۔ غم بھرا ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے بوجہ حکم صلوات کے جو شعبان ۱۲۸۵ میں نازل ہوا۔
۲۔ اگر ایک مجلس میں کسی بار آپ کا نام پاک ذکر کیا جائے تو طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مذہب یہ ہے
کہ ہر بار میں ذکر کرنے والے اور سننے والے پر دو پڑھنا واجب ہے مگر مفتی بر یہ ہے کہ ایک بار
پڑھنا واجب ہے پھر مستحب ہے۔

۳۔ نماز میں بجز تشہد و خیر کے دوسرے ارکان میں درود شریف پڑھنا مکروہ ہے (درمختار)
۴۔ جب خطبہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک آوے یا خطیب یہ آیت پڑھے :-
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا اپنے دل میں بلا جنبش زبان کے صلی اللہ علیہ وسلم کہے (درمختار)
۵۔ بے وسو درود شریف پڑھنا جائز ہے اور با وسو نور علی نور ہے۔

۶۔ بجز حضرات نبیاء و حضرات ملائکہ علی جمیعہم السلام کے کسی اور پر استقلالاً درود شریف نہ
پڑھے البتہ تبعاً منالک نہیں، مثلاً یوں نہ کہے :- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بَلکہ یوں کہے اَللّٰهُمَّ

صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ (در مختار)

۷۔ در مختار میں ہے کہ اسباب تجارت کھولنے کے وقت یا ایسے ہی کسی موقع پر یعنی جہاں درود شریف پڑھنا مقصود ہو بلکہ کسی دنیوی غرض کا اسکو ذریعہ بنایا جائے درود شریف پڑھنا ممنوع ہے۔
۸۔ در مختار میں ہے کہ درود شریف پڑھتے وقت اعضا کو حرکت دینا اور بلند آواز کرنا جہل ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعض جگہ تو رسم ہے کہ نمازوں کے بعد حلقہ باندھ کر بہت چلا چلا کر درود شریف پڑھتے ہیں قابل ترک ہے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا : عَلَى اَحَبِّكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

پانچویں فصل درود شریف کے متعلق حکایات ہیں

درود شریف کے بارے میں اللہ تعالیٰ شانہ کے حکم اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک ارشادات کے بعد حکایات کی کچھ زیادہ اہمیت نہیں رہتی لیکن لوگوں کی عادت کچھ ایسی ہے کہ بزرگوں کے حالات سے ترغیب زیادہ ہوتی ہے۔ اسی لئے اکابر کا دستور اس ذیل میں کچھ حکایات لکھنے کا بھی چلا آ رہا ہے۔ حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے ایک فصل زاد اسعید میں متعلق حکایات میں لکھی ہے جس کو بعینہ لکھتا ہوں۔ اسکے بعد چند دوسری حکایات بھی نقل کی جائیں گی اور اس سلسلہ کی بہت سی حکایات اس ناکارہ کے رسالہ فضائل حج میں بھی گذر چکی ہیں۔ حضرت تحریر فرماتے ہیں فصل پنجم حکایات و اخبار متعلقہ درود شریف کے بیان میں۔

۱۔ موہب لدنیہ میں نفسی قشیری سے نقل کیا ہے کہ قیامت میں کسی مومن کی نیکیاں کم وزن ہو جائیں گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک پرچہ سر انگشت کے برابر نکال کر میزان میں رکھ دیں گے۔ جس سے نیکیوں کا پلہ وزنی ہو جائے گا۔ وہ مومن کہے گا مہیے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کون ہیں؟ آپ کی صورت اور سیرت کیسی اچھی ہے آپ فرمائیں گے میں تیرا نبی ہوں اور یہ درود شریف ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا۔ میں نے تیری حاجت کے وقت اسکو ادا کر دیا (حاشیہ حصن) یہ قصہ فصل اول کی حدیث ۷۱ پر بھی گذرا اور اس جگہ اسکے متعلق ایک کلام اور بھی گذرا۔

۲ :- حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تعالیٰ کہ جلیل القدر تابعی ہیں اور خلیفہ راشد ہیں شام سے مدینہ منورہ کو خاص قاصد بھیجتے تھے کہ ان کی طرف سے روضہ شریفہ پر حاضر ہو کر سلام عرض کرے۔ (حاشیہ حسن از فتح التقدیر)

۳ :- روضۃ الاحباب میں امام اسمعیل بن ابراہیم مزنیؒ سے جو امام شافعی رحمہ اللہ کے بڑے شاگردوں میں ہیں نقل کیا ہے کہ میں نے امام شافعیؒ کو بعد انتقال کے خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ فرمایا وہ بولے مجھے بخش دیا اور حکم فرمایا کہ مجھ کو تعظیم و احترام کے ساتھ بہشت میں لے جائیں اور یہ سب برکت ایک درود کی ہے جس کو میں پڑھا کرتا تھا۔ میں نے پوچھا وہ کونسا درود ہے؟ فرمایا یہ ہے :- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَكَوْنِ الْكَافِرُونَ وَكَلِّبْنَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِ الْغَافِلُونَ (حاشیہ حصین)

۴ :- مناجات میں ابن فاکہانیؒ کی کتاب فجر منیر سے نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ نیک صالح موسیٰ حضریر بھی تھے، انہوں نے اپنا گزرا ہوا قصہ مجھ سے نقل کیا کہ ایک جہاز ڈوبنے لگا اور میں اس میں موجود تھا اس وقت مجھ پر غنودگی سی ہوئی اس حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ درود تعلیم فرمایا کہ جہاز والے اس کو ہزار بار پڑھیں، ہنوز تین سو بار پھر نوبت پہنچی تھی کہ جہاز نے نجات پائی اور بعد المہات کے اِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ بھی اس میں پڑھنا معمول ہے اور خوب ہے وہ درود یہ ہے :- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُنَجِّنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْاَهْوَالِ وَالْاَفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا اَعْلٰی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَنْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ۔

اور شیخ مجد الدین صاحب قاموس نے بھی اس حکایت کو بسند خود ذکر کیا ہے (فض)

۵ :- بعض رسائل میں عبید اللہ بن عمرو اریریؒ سے نقل کیا ہے کہ ایک کاتب میرا ہمسایہ تھا وہ مر گیا میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ کہا مجھے بخش دیا۔ میں نے سبب پوچھا، کہا میری عادت تھی جب نام پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کتاب میں لکھتا تو صلی اللہ علیہ وسلم بھی پڑھاتا۔ خدائے تعالیٰ نے مجھ کو ایسا کچھ دیا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ

کسی دل پر گذرا (گلشنِ جنت)

۷ :- دلائل الخیرات کی وجہ تالیف مشہور ہے کہ مؤلف کو سفر میں وضو کے لئے پانی کی ضرورت تھی اور ڈول رستی کے نہ ہونے سے پریشان تھے۔ ایک لڑکی نے یہ حال دیکھ کر دریافت کیا اور کنوئیں کے اندر تھوک دیا۔ پانی کنارے تک اُبل آیا۔ مؤلف نے حیران ہو کر سوچا بھی۔ اس نے کہا یہ برکت ہے درود شریف کی جس کے بعد انہوں نے یہ کتاب دلائل الخیرات تالیف کی۔

۸ :- شیخ زروق رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ مؤلف دلائل الخیرات کی قبر سے خوشبو مشک و عنبر کی آتی ہے اور یہ سب برکت درود شریف کی ہے۔

۹ :- ایک معتمد دوست نے راقم سے ایک خوش نویس لکھنؤ کی حکایت بیان کی، اُن کی عادت تھی کہ جب صبح کے وقت کتابت شروع کرتے تو اول ایک بار درود شریف ایک بیاض پر جو اسی غرض سے بنائی تھی لکھ لیتے اسے بعد کام شروع کرتے، جب اُن کے انتقال کا وقت آیا تو غلبہ فکر آخرت سے خوف زدہ ہو کر کہنے لگے کہ دیکھئے وہاں جا کر کیا ہوتا ہے۔ ایک مجذوب آنکے اور کہنے لگے بابا کیوں گھبراتا ہے، وہ بیاض سرکاریں پیش ہے اور اس پر ساد بن رہے ہیں۔

۱۰ :- مولانا فیض الحسن صاحب سہارنپوری مرحوم کے داماد نے مجھ سے بیان کیا کہ جس مکان میں مولوی صاحب کا انتقال ہوا وہاں ایک مہینے تک خوشبو عطر کی آتی رہی۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اسکو بیان کیا فرمایا یہ برکت درود شریف کی ہے۔ مولوی صاحب کا معمول تھا کہ ہر شب جمعہ کو بیس بار درود شریف کا شغل فرماتے۔

۱۱ :- ابو زرعمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا کہ آسمان میں فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے اس سے سبب حصول اس درجے کا پوچھا اُس نے کہا میں نے دس لاکھ حدیثیں لکھی ہیں جب ہم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آئیں درود لکھتا تھا، اس سبب مجھے یہ درجہ ملا (فیض ازاد السعید) میں یہ قصہ اسی طرح نقل کیا ہے بندہ کے خیال میں کاتب سے غلطی ہوئی صحیح یہ ہے کہ ابو زرعمہ کو ایک شخص نے خواب میں دیکھا جیسا کہ حکایات میں ۲۹ پر آ رہا ہے۔

۱۲ :- امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اور حکایت ہے کہ ان کو بعد انتقال کے کسی نے خواب میں دیکھا اور مغفرت کی وجہ پوچھی انہوں نے فرمایا یہ پانچ درود شریف جمعہ کی رات کو میں پڑھا کرتا تھا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ بَعْدَ مَنْ صَلَّيَ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ بَعْدَ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَصَلِّ
عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا أَمَرْتَ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى
مُحَمَّدٍ كَمَا يَنْبَغِي أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ -

اس درود کو درود خمسہ کہتے ہیں (فض) امام شافعی کے متعلق اور بھی حکایات نقل کی گئی ہیں جو
۳ پر آرہی ہیں۔

۱۲ :- شیخ ابن حجر مکی نے نقل کیا ہے کہ ایک صالح کو کسی نے خواب میں دیکھا اس سے حال پوچھا۔
اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم کیا اور مجھے بخش دیا اور جنت میں داخل کیا۔ سبب پوچھا گیا تو
اس نے کہا کہ فرشتوں نے میرے گناہ اور میرے درود کو شمار کیا سو درود کا شمار زیادہ نکلا۔ حق تعالیٰ
نے فرمایا اتنا بس ہے، اس کا حساب مرت کرو اور اس کو بہشت میں لے جاؤ۔ (فض) یہ قصہ ۱۹ پر
قول بدیع سے بھی آ رہا ہے۔

۱۳ :- شیخ ابن حجر مکی نے لکھا ہے کہ ایک مرد صالح نے معمول مقرر کیا تھا کہ ہر رات کو سوتے وقت
درود بعد زمین پڑھا کرتا تھا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے
پاس تشریف لائے اور تمام گھر اس کا روشن ہو گیا، آپ نے فرمایا وہ منہ لاؤ جو درود پڑھتا ہے کہ بوسہ دوں
اس شخص نے شرم کی وجہ سے رخسارہ سامنے کر دیا۔ آپ نے اس رخسارہ پر بوسہ دیا بعد اسکے وہ بیدار
ہو گیا تو سارے گھر میں مشک کی خوشبو باقی رہی (فض) یہ واقعہ ۳۸ پر تفصیل سے آ رہا ہے۔

۱۴ :- شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوة میں لکھا ہے کہ جب حضرت حواریہا السلام
بیدار ہوئیں، حضرت آدمؑ نے ان پر ہاتھ بڑھانا چاہا۔ ملائکہ نے کہا صبر کرو جب تک نکاح نہ ہو جائے
اور مہرا دینے کے بعد انہوں نے پوچھا مہر کیا ہے، فرشتوں نے کہا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر
تین بار درود شریف پڑھنا۔ اور ایک روایت میں بیس بار آیا ہے۔ فقط یہ واقعات زاد السعید
میں نقل کئے ہیں۔ ان میں سے بعض کو دوسرے حضرات نے بھی نقل کیا ہے اور ان کے علاوہ بھی بہت
سے واقعات اور بہت سے خواب درود شریف کے سلسلہ میں مشائخ نے لکھے ہیں جن میں سے بعض کا
ذکر اس رسالہ میں کیا جاتا ہے جو زاد السعید کے فقہوں پر اضافہ ہے۔

يَا دَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۝ عَلَى خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۱۵۔ علامہ سخاویؒ لکھتے ہیں کہ رشید عطار نے بیان کیا کہ ہمارے یہاں مصر میں ایک بزرگ تھے جن کا نام ابو سعیدؒ خیاط تھا، وہ بہت یکسو رہتے تھے لوگوں سے میل جول بالکل نہیں رکھتے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے ابن شریقؒ کی مجلس میں بہت کثرت سے جانا شروع کر دیا اور بہت اہتمام سے جایا کرتے، لوگوں کو اس پر تعجب ہوا۔ لوگوں نے اُن سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی اور کہا کہ حضورؐ نے مجھ سے خواب میں ارشاد فرمایا کہ اُنکی مجلس میں جایا کر اس لئے کہ یہ اپنی مجلس میں مجھ پر کثرت سے درود پڑھتا ہے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۝ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۱۶۔ ابو العباس احمد بن منصورؒ کا جب انتقال ہو گیا تو اہل شیراز میں سے ایک شخص نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ شیراز کی جامع مسجد میں محراب میں کھڑے ہیں اور ان پر ایک جوڑا ہے اور سر پر ایک تاج ہے جو ہوا پر اور موتیوں سے لدا ہوا ہے۔ خواب دیکھنے والے نے اُن سے پوچھا انہوں نے کہا اللہ جل شانہ نے میری مغفرت فرمادی اور یہ بہت اکرام فرمایا اور مجھے تاج عطا فرمایا اور یہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت درود کی وجہ سے (قول بدیع)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۝ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۱۷۔ صوفیاء میں سے ایک بزرگ نقل کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو جس کا نام مسطح تھا اور وہ اپنی زندگی میں دین کے اعتبار سے بہت ہی بے پرواہ اور بیباک تھا یعنی گناہوں کی کچھ پرواہ نہیں کرتا تھا مرنے کے بعد خواب میں دیکھا۔ میں نے اُس سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا اُس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے میری مغفرت فرمادی۔ میں نے پوچھا یہ کس عمل سے ہوئی۔ اُس نے کہا کہ میں ایک محدث کی خدمت میں حدیث نقل کرتا تھا اس نے درود ثلث پڑھا میں نے بھی اُن کے ساتھ بہت آواز سے درود پڑھا۔ میری آواز سن کر سب مجلس والوں نے درود پڑھا، حق تعالیٰ شانہ نے اس وقت ساری مجلس والوں کی مغفرت فرمادی (قول بدیع) نہایت المجالس میں بھی اسی قسم کا ایک اور قصہ نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میرا ایک پڑوسی تھا، بہت گناہگار تھا میں اس کو بار بار توبہ کی تاکید کرتا تھا مگر وہ نہیں کرتا تھا، جب وہ مر گیا تو میں نے اس کو جنت میں دیکھا، میں نے اُس سے پوچھا کہ تو اس مرتبے پر کیسے پہنچ گیا؟ اُس نے کہا میں ایک محدث

کی مجلس میں تھا انہوں نے یہ کہا کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر زور سے درود پڑھے اسکے لئے جنت واجب ہے۔ میں نے آواز سے درود پڑھا اور اس پر اور لوگوں نے بھی پڑھا اور اس پر ہم سب کی مغفرت ہو گئی۔ اس قصہ کو روض الفائق میں بھی ذرا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ صوفیاء میں سے ایک بزرگ نے کہا کہ میرا ایک پڑوسی تھا، بہت گناہگار ہر وقت شراب کے نشہ میں مدبوش رہتا تھا اس کو دن رات کی بھی خبر نہ رہتی تھی۔ میں اس کو نصیحت کرتا تو سنتا نہیں تھا۔ میں تو یہ کہتا تو وہ مانتا نہیں تھا۔ جب وہ مر گیا تو میں نے اس کو خواب میں بہت اونچے مقام پر اور جنت کے لباس فاخرہ میں دیکھا، بڑے اعزاز و اکرام میں تھا میں اس کا سبب پوچھا تو اس نے اوپر والا قصہ محدث کا ذکر کیا۔ ۷

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۝ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۱۸ :- ابو الحسن بغدادی دارمی کہتے ہیں کہ انہوں نے ابو عبد اللہ بن حامد کو مرنے کے بعد کئی دفعہ خواب میں دیکھا۔ ان سے پوچھا کہ کیا گزری؟ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی اور مجھ پر رحم فرمایا۔ انہوں نے ان سے یہ پوچھا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتاؤ جس سے میں سیدھا جنت میں داخل ہو جاؤں۔ انہوں نے بتایا کہ ایک ہزار رکعت نفل پڑھ اور ہر رکعت میں ایک ہزار مرتبہ قل ہو اللہ۔ انہوں نے کہا کہ یہ تو بہت مشکل عمل ہے تو انہوں نے کہا کہ پھر تو ہر شب میں ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا کر۔ دارمی کہتے ہیں کہ یہ میں نے اپنا معمول بنا لیا۔ (بدیع) ۷

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۝ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۱۹ :- ایک صاحب نے ابو حفص کاغذی کو ان کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا، ان سے پوچھا کہ کیا معاملہ گذرا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے مجھ پر رحم فرمایا میری مغفرت فرمادی مجھے جنت میں داخل کرنے کا حکم دے دیا۔ انہوں نے کہا یہ کیا ہوا؟ انہوں نے بتایا کہ جب میری پیشانی پر تولا لگا کر حکم دیا گیا۔ انہوں نے میرے گناہ اور میرے درود شریف کو شمار کیا تو میرا درود شریف گناہوں پر بڑھ گیا، تو میرے مولا جل جلالہ نے ارشاد فرمایا کہ اے فرشتہ! اس بس آگے حساب نہ کرو اور اس کو میری جنت میں لے جاؤ (بدیع) یہ قصہ ۱۲ پر ابن حجر مکی سے مختصر گزر چکا۔ ۷

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۝ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۲۰ :- علامہ سخاویؒ بعض تواریخ سے نقل کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص بہت گناہگار تھا جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اُس کو ویسے ہی زمین پر پھینک دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی بھیجی کہ اس کو غسل دے کر اس پر جنازہ کی نماز پڑھیں۔ میں نے اس شخص کی مغفرت کر دی۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا یا اللہ یہ کیسے ہو گیا؟ اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ اس نے ایک دفعہ توراۃ کو کھولا تھا اس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دیکھا تھا تو اُس نے اُن کو درود پڑھا تھا تو میں نے اُسکی وجہ سے اُسکی مغفرت کر دی۔ (ریض)

اس قسم کے واقعات میں کوئی اشکال کی بات نہیں نہ تو ان کا یہ مطلب ہے کہ ایک دفعہ درود شریف پڑھ لینے سے سارے گناہ کبیرہ اور حقوق العباد سب معاف ہو جاتے ہیں اور نہ اس قسم کے واقعات میں کوئی مبالغہ یا جھوٹ وغیرہ ہے۔ یہ مالک کے قبول کر لینے پر ہے۔ وہ کسی شخص کی معمولی سی عبادت، ایک دفعہ کا کلمہ طیبہ قبول کر لے جیسا کہ فضل اول کی حدیث ۱۱ میں حدیث البطاقہ میں گزر چکا ہے تو اس کی برکت سے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن پاک میں ارشاد ہے۔ ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ شانہ اُسکی تو مغفرت نہیں فرماتے کہ اُن کے ساتھ کسی کو شریک کیا جائے (یعنی مشرک و کافر کی تو مغفرت نہیں) اس کے علاوہ جس کو چاہیں گے بخش دیں گے۔ اس لئے ان قصوں میں اور اس قسم کے دوسرے قصوں میں کوئی اشکال نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ کو کسی کا ایک دفعہ کا درود پڑھنا پسند آجائے وہ اس کی وجہ سے سارے گناہ معاف کر دے یا نہ ہو۔ ایک شخص کے کسی کے ذمہ ہزاروں روپے قرض ہیں وہ قرضدار کی کسی بات پر جو قرض دینے والے کو پسند آگئی ہو یا بغیر ہی کسی بات کے اپنا سارا قرض معاف کر دے تو کسی کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ اسی طرح اللہ جل شانہ اگر کسی کو محض اپنے لطف و کرم سے بخش دے تو اس میں کیا اشکال کی بات ہے۔ ان قصوں سے اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ درود شریف کو مالک کی خوشنودی میں بہت زیادہ دخل ہے اسلئے بہت ہی کثرت سے پڑھتے رہنا چاہیئے۔ نہ معلوم کس وقت کا پڑھا ہو اور کس محبت کا پڑھا ہو پسند آجائے۔ ایک دفعہ بھی پسند آجائے تو بڑا پار ہے۔

بس ہے اپنا ایک ہی نالہ اگر پہنچے وہاں نہ گھر کرتے ہیں بہت نالہ و سزاؤں ہم

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۝ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۲۱ :- ایک بزرگ نے خواب میں ایک بہت ہی بُری بد سیرت صورت دیکھی انہوں نے اس سے پوچھا تو کیا بلا ہے؟ اس نے کہا میں تیرے بُرے عمل ہوں انہوں نے پوچھا تجھ سے نجات کی کیا صورت ہے؟ اس نے کہا کہ حضرت مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کی کثرت (بدلیع) ہم میں سے کونسا شخص ایسا ہے جو دن رات بد اعمالیوں میں مبتلا نہیں ہے اس کے درود کے لئے درود شریف بہترین چیز ہے، چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے جتنا بھی پڑھا جاسکے درود نہ کیا جائے کہ اکیر اعظم ہے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۝ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۲۲ :- شیخ المشائخ حضرت شبلی نور اللہ مرقدہ سے نقل کیا گیا ہے کہ میرے پڑوس میں ایک آدمی مر گیا۔ میں نے اس کو خواب میں دیکھا میں نے اس سے پوچھا کیا گزری؟ اس نے کہا شبلی بہت ہی سخت سخت پریشانیاں گزریں اور مجھ پر منکر نکیر کے سوال کے وقت گڑ بڑ ہونے لگی۔ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ یا اللہ یہ مصیبت کہاں سے آرہی کیا میں اسلام پر نہیں مرا۔ مجھے ایک آواز آئی کہ یہ دنیا میں تیری زبان کی بے احتیاطی کی سزا ہے۔ جب ان دونوں فرشتوں نے میرے عذاب کا ارادہ کیا تو فوراً ایک نہایت حسین شخص میرے اور ان کے درمیان حائل ہو گیا۔ اس میں سے نہایت ہی بہتر خوشبو آ رہی تھی اس نے مجھ کو فرشتوں کے جوابات بتا دیئے، میں نے فوراً کہہ دیئے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے۔ آپ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے کہا میں ایک آدمی ہوں جو تیرے کثرت درود سے پیدا کیا گیا ہوں مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں ہر مصیبت میں تیری مدد کروں (بدلیع) نیک اعمال بہترین صورتوں میں اور بُرے اعمال قبیح صورتوں میں آخرت میں مشل ہوتے ہیں فضائل صدقات حصہ دوم میں مَرَدہ کے جو احوال تفصیل سے ذکر کئے گئے ہیں اس میں تفصیل سے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ میت کی نعش جب قبر میں رکھی جاتی ہے تو نماز اس کی دائیں طرف، روزہ بائیں طرف اور قرآن پاک کی تلاوت اور اللہ کا ذکر سر کی طرف وغیرہ کھڑے ہو جاتے ہیں اور جس جانب سے عذاب آتا ہے وہ مدافعت کرتے ہیں، اسی طرح سے بُرے اعمال خبیث صورتوں میں زکوٰۃ کا مال ادا نہ کرنے کی صورت میں تو قرآن پاک اور احادیث میں کثرت سے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ وہ مال اژدہا بن کر اسکے گلے کا طوق ہو جاتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْهُ ۝

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۝ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۲۳ :- حضرت عبداللہ بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ میں نے رات ایک عجیب منظر دیکھا کہ ایک شخص بے وہ پلسراط کے اوپر کبھی تو گھسٹ کر چلتا ہے کبھی گھٹنوں کے پل چلتا ہے کبھی کسی چپے میں اُٹک جاتا ہے۔ اتنے میں مجھ پر درود پڑھنا اس شخص کا پہنچا اور اس نے اسکو کھڑا کر دیا یہاں تک کہ وہ پلسراط سے گذر گیا (بدیع عن الطبرانی وغیرہ)۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۝ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۲۴ :- حضرت سفیان بن عیینہؓ حضرت خلفؓ سے نقل کرتے ہیں کہ میرا ایک دوست تھا جو میرے ساتھ حدیث پڑھتا تھا اسکا انتقال ہو گیا۔ میں نے اسکو خواب میں دیکھا کہ وہ نئے بنر کپڑوں میں دوڑتا پھر رہا ہے میں نے اس سے کہا کہ تو حدیث پڑھنے میں تو ہمارے ساتھ تھا پھر غرار و اکرام تیرا کس بات پر ہو رہا ہے؟ اس نے کہا کہ حدیثیں تو میں تمہارے ساتھ ہی لکھا کرتا تھا، لیکن جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام حدیث میں آتا میں اسکے نیچے صلی اللہ علیہ وسلم لکھ دیتا تھا، اللہ جل شانہ نے اسکے بدلہ میں میرا یہ اکرام فرمایا جو تم دیکھ رہے ہو۔ (بدیع)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۝ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۲۵ :- ابوسلیمان محمد بن الحسین حرانیؓ کہتے ہیں کہ ہمارے پڑوس میں ایک صاحب تھے کہ جن کا نام فضل تھا بہت کثرت سے نماز روزہ میں مشغول رہتے تھے انہوں نے بیان کیا کہ میں حدیث لکھا کرتا تھا لیکن اس میں درود شریف نہیں لکھتا تھا وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا حضور نے ارشاد فرمایا کہ جب تو میرا نام لکھتا ہے یا لیتا ہے تو درود شریف کیوں نہیں پڑھتا؟ اسکے بعد انہوں نے درود کا اتمام شروع کر دیا اسکے کچھ دنوں بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ تیرا درود میرے پاس پہنچ رہا ہے، جب میرا نام لیا کرے تو صلی اللہ علیہ وسلم کہا کر۔ (بدیع)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۝ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۲۶ :- انہیں ابوسلیمان حرانیؓ کا خود اپنا ایک قصہ نقل کیا گیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ

حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ حضور نے ارشاد فرمایا ابوسلیمان جب توحید میں میرا نام لیتا ہے اور اس پر درود بھی پڑھتا ہے تو پھر وسلم کیوں نہیں کہا کرتا یہ چار حرف ہیں اور ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں تو تو چالیس نیکیاں چھوڑ دیتا ہے (بدیع) فصل چہارم کے اخیر میں آداب کے سلسلہ میں زاد المسعد سے بھی اس نوع کا ایک قصہ گزر چکا ہے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۝ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۲۷ :- ابراہیم نسفیؒ کہتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ اپنے سے منقبض پایا تو میں نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں تو حدیث کے خدمتگاروں میں ہوں، اہل سنت سے ہوں، مسافر ہوں۔ حضور نے تبسم فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ جب تو مجھ پر درود بھیجتا ہے تو سلام کیوں نہیں بھیجتا اسکے بعد سے میرا معمول ہو گیا کہ میں صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے لگا۔ (بدیع)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۝ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۲۸ :- ابن ابی سلیمانؒ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھا میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی۔ میں نے پوچھا کس عمل پر؟ انہوں نے فرمایا کہ ہر حدیث میں میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود لکھا کرتا تھا۔ (بدیع)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۝ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۲۹ :- جعفر بن عبد اللہؒ کہتے ہیں کہ میں نے مشہور محدث حضرت ابو زرؒ کو خواب میں دیکھا کہ وہ آسمان پر ہیں اور فرشتوں کی امامت نماز میں کر رہے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ یہ عالی مرتبہ کس چیز سے ملا؟ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے اس ہاتھ سے دس لاکھ حدیثیں لکھی ہیں اور جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لکھتا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی پر مسلوۃ و سلام لکھتا اور حضور کا ارشاد ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود رحمت بھیجتے ہیں (بدیع) اس حساب سے حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے ایک کروڑ درود ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ شانہ کی تو ایک ہی رحمت سب کچھ ہے پھر چہ جائیکہ ایک کروڑ۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۝ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۳۰: حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ایک وقتے زاد السعید سے بھی گزر چکے ہیں حضرت موصوفؒ کے متعلق اس نوع کے کئی خواب منقول ہیں علامہ سخاویؒ قول بدیع میں عبد اللہ بن عبد الحکمؒ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام شافعیؒ کو خواب میں دیکھا۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ اللہ نے آپؒ کو کیا معاملہ کیا؟ انہوں نے کہا کہ اللہ نے مجھ پر رحم فرمایا، میری مغفرت فرمادی اور میرے لئے جنت ایسی مزین کی گئی جیسا کہ دولہن کو مزین کیا جاتا ہے اور میرے اوپر ایسی بکھیر کی گئی جیسا کہ دولہن پر بکھیر کی جاتی ہے (شادی میں دولہا اور دولہنوں پر روپے پیسے وغیرہ بچھا ورکتے جاتے ہیں) میں نے پوچھا کہ یہ مرتبہ کیسے پہنچا؟ مجھ سے کسی کہنے والے نے یوں کہا کہ کتاب الرسالہ میں جو درود لکھا ہے اس کی وجہ سے۔ میں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ مجھ سے بتایا گیا کہ وہ صَلَّی اللہُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذُکِرَ الذَّاكِرُونَ وَعَدَدَ مَا عَقَلَ عَنْ ذِکْرِ الْغَافِلُونَ ہے۔ جب میں تسبیح کو اُٹھا تو میں نے امام صاحبؒ کی کتاب الرسالہ میں یہ درود اسی طرح پایا بغیر کسی وغیرہ نے امام مزنیؒ کی روایت سے اُن کے خواب کا قصہ سطر نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت امام شافعیؒ رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ آپؒ کے ساتھ اللہ نے کیا معاملہ کیا؟ انہوں نے کہا میری مغفرت فرمادی ایک رو کی وجہ سے جو میں نے اپنی کتاب رسالہ میں لکھا تھا۔ وہ یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَقَلَ عَنْ ذِکْرِ الْغَافِلُونَ یہی ہے ابو الحسن شافعیؒ سے ان کا اپنا خواب نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ میں نے حضورؐ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! امام شافعیؒ نے جو اپنے رسالہ میں درود لکھا ہے صَلَّی اللہُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ كَمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ وَعَقَلَ عَنْ ذِکْرِ الْغَافِلُونَ آپؐ کی طرف سے ان کو اس کا کیا بدلہ دیا گیا ہے؟ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ میری طرف سے یہ بدلہ دیا گیا ہے کہ وہ حساب کے لئے نہیں روکے جائیں گے۔ ابن بنان ابیہانیؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! محمدؐ اور ایں یعنی امام شافعیؒ آپؐ کے چچا کی اولاد ہیں (چچا کی اولاد اسوجہ سے کہا کہ آپؐ کے دادا بھٹم پر جا کر اُن کا نسب ملجاتا ہے وہ عبد بن عبد بن ہاشم کی اولاد میں ہیں) آپؐ نے کوئی خصوصی اکرام اُن کے لئے فرمایا ہے۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہاں میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی ہے کہ قیامت میں اس کا حساب

نہ لیا جاتے ہیں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ اکرام ان پر کس عمل کی وجہ سے ہوا؟ حضور نے ارشاد فرمایا میرے اوپر درود ایسے الفاظ کے ساتھ پڑھا کرتا تھا کہ جن الفاظ کے ساتھ کسی اور نے نہیں پڑھا تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کیا الفاظ ہیں؟ حضور نے ارشاد فرمایا: - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَ الدَّاكِرُونَ وَصَلَّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُونَ (ربیع)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا : عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۳۱ :- ابو القاسم مروزی کہتے ہیں کہ میں اور میرے والد رحمہ اللہ نعلی رات میں حدیث کی کتاب کا مقابلہ کیا کرتے تھے، خواب میں یہ دیکھا گیا کہ جس جگہ ہم مقابلہ کیا کرتے تھے۔ اس جگہ ایک نور کا ستون ہے جو آناؤنچا ہے کہ آسمان تک پہنچ گیا۔ کسی نے پوچھا یہ ستون کیسا ہے تو یہ بتایا گیا کہ وہ درود شریف ہے جس کو یہ دونوں کتاب کے مقابلہ کے وقت پڑھا کرتے تھے۔ صَلِّ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلِّمْ وَ شَرَّفَ وَ كَرَّمَ۔ (ربیع)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا : عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۳۲ :- ابو اسحق نیشلی کہتے ہیں کہ میں حدیث کی کتاب لکھا کرتا تھا اور اس میں حضور پاک کا نام اس طرح لکھا کرتا تھا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا میں نے خواب میں دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری لکھی ہوئی کتاب ملاحظہ فرمائی اور ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ یہ عمدہ ہے (بظاہر لفظ تسلیم کے اضافہ کی طرف اشارہ ہے) علامہ سخاوی نے اور بھی بہت سے حضرات کے خواب اس قسم کے لکھے ہیں کہ ان کو مرنے کے بعد جب بہت اچھی حالت میں دیکھا گیا اور ان سے پوچھا گیا کہ یہ اعزاز کس وجہ سے ہے تو انہوں نے بتایا کہ ہر حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام پر درود شریف لکھنے کی وجہ سے (ربیع)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا : عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۳۳ :- حسن بن موسیٰ الحنفی جو ابن عجینہ کے نام سے مشہور ہیں کہتے ہیں کہ میں حدیث پاک نقل کیا کرتا تھا اور بلدی کی وجہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام پر درود لکھنے میں چوک ہو جاتی تھی میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تو حدیث لکھتا ہے تو مجھ پر درود کیوں نہیں لکھتا جیسا کہ ابو عمرو طبری ح

لکھتے ہیں میری آنکھ کھلی تو مجھ پر بڑی گھبراہٹ سوار تھی میں نے اُسی وقت غمہد کر لیا کہ اب سے جب کوئی حدیث لکھوں گا تو صلی اللہ علیہ وسلم ضرور لکھوں گا۔ (بدیع) ۷

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۝ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۳۴۔ ابو علی حسن بن علی عطارؒ کہتے ہیں کہ مجھے ابو طاہر نے حدیث پاک کے چند اجزاء لکھ کر دیئے ہیں ان میں دیکھا کہ جہاں بھی کہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام آیا وہ حضورؐ کے نام کے بعد صلی اللہ علیہ وسلم تَسْلِيمًا کَثِيرًا کَثِيرًا لکھا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ اس طرح کیوں لکھتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں اپنی نو عمری میں حدیث پاک لکھا کرتا تھا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام پر درود نہیں لکھا کرتا تھا۔ میں نے ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے سلام عرض کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیر لیا۔ میں نے دوسری جانب غائب ہو کر سلام عرض کیا۔ حضورؐ نے اُدھر سے بھی منہ پھیر لیا۔ میں تیسری دفعہ چہرہ نور کی طرف حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھ سے روگردانی کیوں فرماتے ہیں حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ اسلئے کہ جب تو اپنی کتاب میں میرا نام لکھتا ہے تو مجھ پر درود نہیں بھیجتا۔ اس وقت سے میرا یہ دستور ہو گیا کہ جب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام لکھتا ہوں تو صلی اللہ علیہ وسلم تَسْلِيمًا کَثِيرًا کَثِيرًا لکھتا ہوں۔ (بدیع) ۷

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۝ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۳۵۔ ابو جنس سمقندیؒ اپنی کتاب رونق المجالس میں لکھتے ہیں کہ بلخ میں ایک تاجر تھا جو بہت زیادہ مالدار تھا اسکا انتقال ہوا اسکے دو بیٹے تھے، میراث میں اس کا مال آدھا آدھا تقسیم ہو گیا۔ لیکن ترکہ میں تین بال بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے موجود تھے۔ ایک ایک دونوں نے لے لیا، تیسرے بال کے متعلق بڑے بھائی نے کہا کہ اسکو آدھا آدھا کر لیں۔ چھوٹے بھائی نے کہا ہرگز نہیں خدا کی قسم حضورؐ کا موئے مبارک نہیں کاٹا جاسکتا۔ بڑے بھائی نے کہا کیا تو اس پر راضی ہے کہ یہ تینوں بال تو لے لے اور یہ مال سارا میرے حصے میں لگے۔ چھوٹا بھائی خوشی سے راضی ہو گیا۔ بڑے بھائی نے سارا مال لے لیا اور چھوٹے بھائی نے تینوں موئے مبارک لے لئے۔ وہ ان کو اپنی جیب میں ہر وقت رکھتا اور بار بار

نکالتاً اُن کی زیارت کرتا اور درود شریف پڑھتا۔ تھوڑا ہی زمانہ گزرا تھا کہ بڑے بھائی کا سارا مال ختم ہو گیا اور چھوٹا بھائی بہت زیادہ مالدار ہو گیا۔ جب اس چھوٹے بھائی کی وفات ہوئی تو سلیمان میں سے بعض نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی حضور نے ارشاد فرمایا کہ جس کسی کو کوئی ضرورت ہو اسکی قبر کے پاس بیٹھ کر اللہ تعالیٰ شانہ سے دُعا کیا کرے۔ (بدیع)

نزدیکہ المجالس میں بھی یہ قسۃ مختصر نقل کیا ہے لیکن اتنا اس میں اضافہ ہے کہ بڑا بھائی جس نے سارا مال لے لیا تھا بعد میں فقیر ہو گیا تو اُس نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی اور حضور سے اپنے فقر و فاقہ کی شکایت کی حضور نے خواب میں فرمایا اور محروم تو نے میرے بالوں میں بے رغبتی کی اور تیرے بھائی نے اُن کو لے لیا اور وہ جب انکو دیکھتا ہے مجھ پر درود بھیجتا ہے۔ اللہ جل شانہ نے اسکو دُنيا اور آخرت میں سعید بنا دیا۔ جب اسکی آنکھ کھلی تو آکر چھوٹے بھائی کے خادموں میں داخل ہو گیا۔ فقط

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا : عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۲۴ :- ایک عورت حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ کے پاس آئی اور عرض کیا کہ میری لڑکی کا انتقال ہو گیا۔ میری یہ تمنا ہے کہ میں اسکو خواب میں دیکھوں۔ حضرت حسن بصری نے فرمایا کہ عشاء کی نماز پڑھ کر چار رکعت نفل نماز پڑھ اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد النعم التکاثر پڑھ اور اسکے بعد لیٹ جا۔ اور سونے تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتی رہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اس نے لڑکی کو خواب میں دیکھا کہ نہایت ہی سخت عذاب میں ہے۔ تار کول لباس اس پر ہے، دونوں ہاتھ اسکے جکڑے ہوئے ہیں اور اسکے پاؤں آگ کی زنجیروں میں بندھے ہوئے ہیں۔ میں صبح کو اٹھ کر پھر حضرت حسن بصری کے پاس گئی۔ حضرت حسن بصری نے فرمایا کہ اس کی طرف سے صدقہ کر شاید اللہ جل شانہ اس کی وجہ سے تیری لڑکی کو معاف فرما دے۔ اگلے دن حضرت حسن نے خواب میں دیکھا کہ جنت کا ایک باغ ہے اور اس میں ایک بہت اونچا تخت ہے اور اس پر ایک نہایت حسین و جمیل خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی ہے۔ اسکے سر پر ایک نور کا تاج ہے۔ وہ کہنے لگی حسن تم نے مجھے بھی پہچانا میں نے کہا نہیں میں نے تو نہیں پہچانا۔ کہنے لگی میں وہی لڑکی ہوں جس کی ماں کو تم نے درود شریف پڑھنے کا حکم دیا تھا یعنی عشاء کے بعد سونے تک حضرت حسن نے فرمایا کہ تیری ماں نے تو تیرا حال

اسکے بالکل برعکس تھا۔ جو میں دیکھ رہا ہوں۔ اُس نے کہا کہ میری حالت یہی تھی جو ماں نے بیان کی تھی۔ میں نے پوچھا پھر یہ مرتبہ کیسے حاصل ہو گیا۔ اُس نے کہا کہ ہم ستر ہزار آدمی اسی عذاب میں مبتلا تھے جو میری ماں نے آپ سے بیان کیا، صلحاً میں سے ایک بزرگ کا گذر ہمارے قبرستان پر ہوا۔ انہوں نے ایک دفعہ درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب ہم سب کو پہنچا دیا ان کا درود اللہ تعالیٰ کے یہاں ایسا قبول ہوا کہ اس کی برکت سے ہم سب اس عذاب سے آزاد کر دیئے گئے اور اُن بزرگ کی برکت سے یہ رتبہ انیسب ہوا۔ ربیع، روض الفائق میں اسی نوع کا ایک دوسرا قصہ لکھا ہے کہ ایک عورت تھی اس کا لڑکا بہت ہی گناہگار تھا اس کی ماں اس کو بار بار نصیحت کرتی مگر وہ بالکل نہیں مانتا تھا اسی حال میں وہ مر گیا، اُس کی ماں کو بہت ہی سچ تھا کہ وہ بغیر توبہ کے مرا۔ اس کو بڑی تمنا تھی کہ کسی طرح اس کو خواب میں دیکھے۔ اس کو خواب میں دیکھا تو وہ عذاب میں مبتلا تھا۔ اس کی وجہ سے اس کی ماں کو اور بھی زیادہ صدمہ ہوا۔ ایک زمانہ کے بعد اُس نے دوبارہ خواب میں دیکھا تو بہت ہی اچھی حالت میں تھا نہایت خوش و خرم۔ ماں نے پوچھا کہ یہ کیا ہو گیا۔ اُس نے کہا کہ ایک بہت بڑا گناہگار شخص اس قبرستان پر سے گذر قبروں کو دیکھ کر اس کو کچھ عبرت ہوئی وہ اپنی حالت پر رونے لگا اور سچے دل سے توبہ کی اور کچھ قرآن شریف اور بیشش مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس قبرستان والوں کو بخشا جس میں تھا۔ اس میں سے جو حصہ مجھے ملا اس کا یہ اثر ہے جو تم دیکھ رہی ہو۔ میری اماں حضور پر درود دلوں کا نور ہے، گناہوں کا کفارہ ہے اور زندہ اور مردہ دونوں کے لئے رحمت ہے۔

يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ الْأَيْمَانَ ابْدَأْ بِعَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۳۷: حضرت کعب احبار جو تورات کے بہت بڑے عالم ہیں وہ کہتے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس وحی بھیجی کہ اے موسیٰ! اگر دنیا میں ایسے لوگ نہ ہوں جو میری حمد و ثناء کرتے رہتے ہیں تو آسمان سے ایک قطرہ پانی کا نہ ٹپکاؤں اور زمین سے ایک دانہ نہ اُگاؤں اور بھی بہت سی چیزوں کا ذکر کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا اے موسیٰ! اگر تو یہ چاہتا ہے کہ میں تجھ سے اس سے بھی زیادہ قریب ہو جاؤں، تبنا تیری زبان سے میرا کلام اور جتنے تیرے دل سے اسکے خطرات اور تیرے بدن سے اُس کی روح اور تیری آنکھ سے اس کی روشنی حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا یا اللہ ضرور بتائیں ارشاد ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے

درود پڑھا کر (ربیع)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۝ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۳۸: محمد بن سعید بن مطرفؒ بنو یک کو گواہیں سے ایک بزرگ تھے کہتے ہیں کہ میں نے اپنا معمول بنا رکھا تھا کہ رات کو جب سونے کے واسطے لیٹتا تو ایک سنت راعین درود شریف کی پڑھا کرتا تھا۔ ایک رات کو میں بالا خانہ پر اپنا معمول پورا کر کے سو گیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی میں نے دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بالا خانہ کے دروازہ سے اندر شریف لائے حضور کی تشریف آوری سے بالا خانہ سارا ایک دم روشن ہو گیا۔ حضور میری طرف کو تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ لا اس منہ کو لا احس سے تو کثرت سے مجھ پر درود پڑھتا ہے میں اسکو چوموں گا۔ مجھے اس سے شرم آئی کہ میں دہن مبارک کی طرف منہ کروں تو میں نے ادھر سے اپنے منہ کو پھیر لیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے رخسارے پر پیار کیا۔ میری گھبراہٹ کہ ایک دم آنکھ کھل گئی، میری گھبراہٹ سے میری پیروی ہوئی تھی اسکی جی ایک دم آنکھ کھل گئی تو سارا بالا خانہ مشک کی خوشبو سے مہک اٹھا۔ اور مشک کی خوشبو میرے رخسار میں سے آٹھ دن تک آتی رہی۔ (ربیع)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۝ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۳۹: محمد بن مالک کہتے ہیں کہ میں بغداد گیا تاکہ قاری ابو بکر بن مجاہد کے پاس کچھ پڑھوں۔ ہم لوگ ایک جماعت اُن کی خدمت میں حاضر تھی اور قرأت ہو رہی تھی اتنے میں ایک بڑے میاں اُن کی مجلس میں آئے جن کے مہر پر بہت ہی پورا نامادہ تھا۔ ایک پُرانا کرتا تھا، ایک پرانی سی چادر تھی۔ ابو بکر اُن کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور اُن کو اپنی جگہ بٹھایا اور اُن سے اُن کے گھڑالوں کی اہل و عیال کی خیریت پوچھی اُن بڑے میاں نے کہا رات میرے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ گھڑالوں نے مجھ سے گھسی اور شب کی فراکش کی۔ شیخ ابو بکر کہتے ہیں کہ میں اُن کا حال سن کر بہت ہی رنجیدہ ہوا اور اسی رنج و غم کی حالت میں میری آنکھ لگ گئی تو میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اتنا رنج کیوں ہے۔ علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جا اور اسکو میری طرف سے سلام کہنا اور یہ علامت بتانا کہ تو ہر جمعہ کی رات کو اسوقت تک نہیں سوتا جب تک کہ مجھ پر ایک ہزار مرتبہ درود نہ پڑھ لے اور اس جمعہ کی رات میں تو نے سات سو مرتبہ پڑھا تھا کہ تیرے پاس بادشاہ

کا آدمی بلانے آگیا تو وہاں چلا گیا اور وہاں سے آنے کے بعد تو نے اس مقدار کو پورا کیا۔ یہ علامت بتانے کے بعد اس سے کہنا کہ اس نومولود کے والد کو ستودینار (اشرفیاں) دے دے تاکہ یہ اپنی ضرورت میں خرچ کر لے۔ قاری ابو بکرؒ اٹھے اور اُن بڑے میاں نومولود کے والد کو ساتھ لیا اور دونوں وزیر کے پاس پہنچے۔ قاری ابو بکرؒ نے وزیر سے کہا ان بڑے میاں کو حضورؐ نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ وزیر کھڑے ہو گئے اور اُن کو اپنی جگہ بٹھایا اور اُن سے قصہ پوچھا۔ شیخ ابو بکرؒ نے سارا قصہ سنایا جس سے وزیر کو بہت ہی خوشی ہوئی اور اپنے غلام کو حکم کیا کہ ایک توڑا نکال کر لائے اور اُہمیانی تھیلی جس میں دس ہزار کی مقدار ہوتی ہے، اس میں سے ستودینار اس نومولود کے والد کو دیتے اسکے بعد ستودینار نکالے تاکہ شیخ ابو بکرؒ کو دے شیخ نے اُن کے لینے سے انکار کیا وزیر نے اصرار کیا کہ اُن کو لے لیجئے اسلئے کہ یہ اس بشارت کی وجہ سے ہے جو آپ نے مجھے اس اُقعہ کے متعلق سنائی اسلئے کہ یہ واقعہ یعنی ایک ہزار درود والا ایک راز ہے جس کو میرے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر ستودینار اور نکالے اور یہ کہا کہ یہ اس خوشخبری کے بدلہ میں ہیں کہ تم نے مجھے اس کی بشارت سنائی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے درود شریف پڑھنے کی اطلاع ہے۔ اور پھر ستودینار اشرفیاں اور نکالیں اور یہ کہا کہ یہ اس مشقت کے بدلہ میں ہے جو تم کو یہاں آنے میں ہوئی اور اسی طرح ستودینار اشرفیاں نکالتے رہے یہاں تک کہ ایک ہزار اشرفیاں نکالیں مگر انہوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ہم اس مقدار یعنی ستودینار سے زائد نہیں لینگے جن کا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا (بدیع) ۷۷

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۝ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۴۰ :- عبد الرحیم بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ ایک دفعہ غسل خانے میں گرنے کی وجہ سے میرے سر ہاتھ میں بہت ہی سخت چوٹ لگ گئی اس کی وجہ سے ہاتھ پر ورم ہو گیا۔ میں نے رات بہت بیچینی میں گزاری میری آنکھ لگ گئی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ میں نے اتنا ہی عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ! حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ تیری کثرت درود نے مجھے گھبرا دیا۔ میری آنکھ کھلی تو تکلیف بالکل جاتی رہی تھی اور ورم بھی جاتا رہا تھا۔ (بدیع) ۷۸

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۝ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۴۱ :- علامہ سخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھ سے شیخ احمد بن رسلان کے شاگردوں میں سے

ایک معتمد نے کہا کہ ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ کتاب قول بدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود ہی کے بیان میں علامہ سخاویؒ کی مشہور تالیف ہے اور اس رسالہ کے اکثر منہا میں اسی سے لئے گئے ہیں۔ حضور کی خدمت میں یہ کتاب پیش کی گئی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو قبول فرمایا۔ بہت طویل خواب ہے جس کی وجہ سے مجھے انتہائی مسترت ہوئی۔ اور میں اللہ کے اور اسکے پاک رسول کی طرف سے اسکی قبولیت کی امید رکھتا ہوں اور اللہ دالین میں زیادہ سے زیادہ ثواب کا امیدوار ہوں۔ پس تو بھی او مخاطب اپنے پاک نبی کا ذکر خوبیوں کے ساتھ کرتا رہا کر اور دل اور زبان سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجتا رہا کر اس لئے کہ تیرا درود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضور کی قبر اطہر میں پہنچتا ہے۔ اور تیرا نام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ (بدیع) صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَاَتَّبَعِہٖ وَسَلَّم تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کُلَّمَا ذَكَرَہُ الذَّاہِرُونَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُونَ۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا : عَلٰى حَبِیْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّہِم

۴۲ :- علامہ سخاویؒ، ابوبکر بن محمدؒ سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر بن مجاہد کے پاس تھا کہ اتنے میں شیخ المشائخ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ آئے ان کو دیکھ کر ابوبکر بن المجاہد کھڑے ہو گئے ان سے معاف کیا ان کی پیشانی کو بوسہ دیا میں نے ان سے عرض کیا کہ میرے سردار آپ شبلی کے ساتھ یہ معاملہ کرتے ہیں حالانکہ آپ اور سارے علما۔ بغدادیہ خیال کرتے ہیں کہ یہ پاگل ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے وہی کیا جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا۔ پھر انہوں نے اپنا خواب بتایا کہ مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی کہ حضور کی خدمت میں شبلی حاضر ہوئے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور میرے ہتھسار پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ط آخر سورت تک پڑھتا ہے اور اسکے بعد مجھ پر درود پڑھتا ہے ایک اور روایت میں ہے کہ جب بھی فرض نماز پڑھتا ہے اس کے بعد یہ آیت لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ۔ پڑھتا ہے اور اسکے بعد تین مرتبہ صَلَّی اللہُ عَلَیْكَ يَا مُحَمَّد

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدٌ پڑھتا ہے۔ ابو بکرؓ کہتے ہیں کہ اس خواب کے بعد جب شبلی آئے تو میں نے اُن سے پوچھا کہ نماز کے بعد کیا درود پڑھتے ہو تو انہوں نے یہی بتایا۔ ایک اور صاحبؒ اسی نوع کا ایک قصہ نقل کیا گیا ہے۔ ابوالقاسم خفافؒ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت شبلیؒ، ابو بکر بن مجاہدؒ کی مسجد میں گئے۔ ابو بکرؓ ان کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔ ابو بکرؓ کے شاگردوں میں اُس کا چہرہ چاہوا۔ انہوں نے استاذ سے عرض کیا کہ آپ کی خدمت میں وزیر اعظم آئے اُن کے لئے تو آپ کھڑے ہوئے نہیں شبلی کے لئے آپ کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں ایسے شخص کے لئے کیوں نہ کھڑا ہوں جس کی تعظیم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نمود کرتے ہوں۔ اسکے بعد اُستاد نے اپنا ایک خواب بیان کیا اور یہ کہا کہ رات میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں ارشاد فرمایا تھا کہ کل کو تیرے پاس ایک عسکری شخص آئے گا، جب وہ آئے تو اس کا اکرام کرنا۔ ابو بکرؓ کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے دو ایک دن کے بعد پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں ارشاد فرمایا کہ اے ابو بکر اللہ تمہارا بھی ایسا ہی اکرام فرمائے جیسا کہ تم نے ایک عسکری آدمی کا اکرام کیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! شبلی کا یہ اعزاز آپ کے یہاں کس وجہ سے ہے۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہ پانچوں نمازوں کے بعد یہ آیت پڑھتا ہے لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ - الایہ اور اسی برس سے اس کا یہ معمول ہے۔ ربیع ۱۵

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْنَا اَبَدًا ۝ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۴۳ :- امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں عبد الواحد بن زید بصریؒ سے نقل کیا ہے کہ میں حج کو جا رہا تھا ایک شخص میرا رفیق سفر ہو گیا وہ ہر وقت چلتے پھرتے ہاتھتے بیٹھتے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کرتا تھا۔ میں نے اس سے اس کثرتِ درود کا سبب پوچھا اُس نے کہا کہ جب میں سب سے پہلے حج کے لئے حاضر ہوتا تو میرے باپ بھی ساتھ تھے، جب ہم لوٹنے لگے تو ہم ایک منزل پر سو گئے، میں نے خواب میں دیکھا مجھ سے کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ اٹھ تیرا باپ مر گیا اور اس کا منہ کالا ہو گیا میں گھبرایا ہوا اٹھا تو اپنے باپ کے منہ پر سے کپڑا اٹھا کر دیکھا تو واقعی میرے باپ کا انتقال ہو چکا تھا اور اس کا منہ کالا ہو رہا تھا۔ مجھ پر اس واقعہ سے اتنا غم سوار ہوا کہ میں اس کی وجہ سے

بہت ہی مرعوب ہو رہا تھا۔ اتنے میں میری آنکھ لگ گئی میں نے دوبارہ خواب میں دیکھا کہ مجھے باپ کے سر پر چار حبشی کالے چہرے والے جن کے ہاتھ میں لوہے کے بڑے ڈنڈے تھے مسلط ہیں۔ اتنے میں ایک بزرگ نہایت حسین چہرہ دو سبز کپڑے پہنے ہوئے تشریف لائے اور انہوں نے ان حبشیوں کو ہٹا دیا اور اپنے دست مبارک کو میرے باپ کے منہ پر پھیرا اور مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اے اللہ تعالیٰ نے میرے باپ کے چہرہ کو سفید کر دیا میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا میرا نام محمد ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) اسکے بعد سے میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھی نہیں سمیٹا۔ نزبتہ المجالس میں ایک اور قصہ اسی نوع کا ابو حامد قزوینی کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص اور اس کا بیٹا دونوں سفر کر رہے تھے، راستہ میں باپ کا انتقال ہو گیا اور اس کا سر رمنہ وغیرہ سوڑ جیسا ہو گیا۔ وہ بیٹا بہت رونا اور اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں روعا اور عاجزی کی اتنے میں اسکی آنکھ لگ گئی تو خواب میں دیکھا کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ تیرا باپ سو دیکھایا کرتا تھا اس لئے صورت بدل گئی لیکن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے بارے میں سفارش کی ہے۔ اسلئے کہ جب آپ کا ذکر مبارک سنتا تو درود بھیجا کرتا تھا۔ آپ کی سفارش سے اسکو اس کی اپنی اصلی صورت میں ٹوٹا دیا گیا۔

روض الفائق میں اسی نوع کا ایک اور قصہ نقل کیا ہے وہ حضرت سفیان ثوریؒ سے نقل کرتے ہیں کہ میں طواف کر رہا تھا میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہر قدم پر درود ہی پڑھتا ہے اور کوئی چیز تبیح تہلیل وغیرہ نہیں پڑھتا میں نے اس سے پوچھا اسکی کیا وجہ اس نے پوچھا تو کون ہے میں نے کہا کہ میں سفیان ثوریؒ ہوں اس نے کہا کہ اگر تو اپنے زمانہ کا یکتا نہ ہوتا تو میں نہ بتاتا اور اپنا راز نہ کھولتا۔ پھر اس نے کہا کہ میں اور میرے والد حج کو جا رہے تھے ایک جگہ پہنچ کر میرا باپ بیمار ہو گیا میں علاج کا اہتمام کرتا رہا کہ ایک دم ان کا انتقال ہو گیا اور منہ کالا ہو گیا میں دیکھ کر بہت ہی رنجیدہ ہوا اور اتنا اللہ پڑھی اور کپڑے سے اُن کا منہ ڈھاک دیا اتنے میں میری آنکھ لگ گئی میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک صاحب جن سے زیادہ حسین میں نے کسی کو نہیں دیکھا اور اُن سے زیادہ صاف ستھرا لباس کسی کا نہیں دیکھا اور اُن سے زیادہ بہترین خوشبو میں نے کہیں نہیں دیکھی تیری سے قدم بڑھائے چلے آ رہے ہیں، انہوں نے میرے باپ کے منہ پر سے کپڑا ہٹایا اور اسکے

چہرہ پر ہاتھ پھیرا تو اس کا چہرہ سفید ہو گیا وہ واپس جانے لگے تو میں نے جلدی سے ان کا کپڑا پکڑ لیا اور میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ کون ہیں کہ آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میرے باپ پر مسافرت میں احسان فرمایا۔ وہ کہنے لگے کہ تو مجھے نہیں پہچانتا میں محمد بن عبد اللہ صاحبِ آن ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ تیرا باپ بڑا گناہگار تھا لیکن مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا تھا۔ جب اس پر مصیبت نازل ہوئی تو میں اس کی فریاد کو پہنچا اور میں ہر اس شخص کی فریاد کو پہنچتا ہوں جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجتے۔

- | | |
|--|--|
| ۱) يَا مَنْ يُجِيبُ دُعَاءَ الْمُضْطَرِّ فِي الظُّلَمِ | يَا كَاشِفَ الضُّرِّ وَالْبَلَاءِ مَعَ السَّقَمِ |
| ۲) شَفِيعَ نَبِيِّكَ فِي ذُنُوبِي وَمَسْكَنَتِي | وَاسْتُرْنَا نَاثِكَ ذُو فَضْلٍ وَذُو كَرَمٍ |
| ۳) وَاعْفِرْ ذُنُوبِي وَسَامِعْنِي بِهَا كَرَمًا | تَفَضَّلًا مِنْكَ يَا ذَا الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ |
| ۴) إِنَّ لَمْ تُغْنِنِي بِعَفْوِكَ يَا أَمَلِي | وَاحْجُبْ لِي وَاحْيَايَ مِنْكَ وَانْدَمِي |
| ۵) يَا رَبِّ صَلِّ عَلَى الْهَادِي الْبَشِيرِ وَمَنْ | لَهُ الشَّفَاعَةُ فِي الْعَاصِي أَخِي النَّدَمِ |
| ۶) يَا رَبِّ صَلِّ عَلَى الْمُخْتَارِ مِنْ مُظْهِرِ | أَرْكَى الْخَلَائِقِ مِنْ عَذَابٍ وَمِنْ عَجَمِ |
| ۷) يَا رَبِّ صَلِّ عَلَى خَيْرِ الْأَنَامِ وَمَنْ | سَادَ الْقَبَائِلَ فِي الْأَنْسَابِ وَالشِّيمِ |
| ۸) صَلِّ عَلَيْهِ الَّذِي أُعْطِيَ مَنَزَلَةً | عُلِيَاءَ إِذْ كَانَ حَقًّا فَضْلَ الْأُمَمِ |
| ۹) صَلِّ عَلَيْهِ الَّذِي أُعْلَاهُ مَرْتَبَةً | ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيبًا بَارِئًا لِلنَّسَمِ |
| ۱۰) صَلِّ عَلَيْهِ صَلَوةً لَا تَقْطَعُ لَهَا | مَوْلَاهُ ثُمَّ عَلَى عَمَّيْ وَذِي رَحِمِ |

ترجمہ: اے وہ پاک ذات جو مضطر کی اندھیریوں کی دُعاؤں کو قبول کرتا ہو اے وہ پاک ذات جو مشرکوں کو بلاؤں کو، بیماریوں کو زائل کرنے والا ہے۔

۲: ”اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت میری ذلت اور عاجزی میں قبول فرمالے اور میرے گناہوں کی پردہ پوشی فرما، بیشک تو احسان اور کرم والا ہے۔“

۳: ”میرے گناہوں کو معاف فرما اور ان سے مسامحت فرما اپنے کرم اور احسان کی وجہ سے اے احسان والے اور نعمتوں والے۔“

۴: ”اے میری امید گاہ اگر تو اپنے عفو سے میری مدد نہیں فرمائے گا تو مجھے کتنی خجالت ہوگی کتنی

تجھ سے شرم آئے گی اور کتنی ندامت ہوگی۔“

۵ :- ”اے میرے رب درود بھیج ہادی بشیر پر اور اس ذات پر جس کے لئے شفاعت کا حق ہے، گناہگار اور ندامت والے کے حق میں۔“

۶ :- ”اے رب درود بھیج اس شخص پر جو قبیلہ مضر میں سب سے زیادہ برگزیدہ ہے اور جو ساری مخلوق میں عرب کی ہو یا عجم کی سب سے افضل ہے۔“

۷ :- ”اے رب درود بھیج اس شخص پر جو ساری دنیا سے افضل ہے اور اس شخص پر جو تمام قبائل کا سردار بن گیا ہے نسب کے اعتبار سے بھی اور اخلاق کے اعتبار سے بھی۔“

۸ :- جس پاک ذات نے اس کو اعلیٰ مرتبہ عطا فرمایا ہے وہی اس پر درود بھیجے، بیشک وہ اس درجہ کا مستحق بھی ہے اور ساری مخلوق سے افضل۔“

۹ :- وہی پاک ذات اس پر درود بھیجے جس نے اس کو اعلیٰ مرتبہ عطا فرمایا پھر اس کو اپنا محبوب بنانے کے لئے چھانٹا وہ پاک ذات جو مخلوق کو پیدا کرنے والی ہے۔“

۱۰ :- اس کا مولیٰ اس پر ایسا درود بھیجے جو کبھی ختم ہونے والا نہ ہو اس کے بعد اس کے صحابہ پر درود بھیجے اور اس کے رشتہ داروں پر۔ (روض الفائق) ۷

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۝ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۴۴ :- نزہۃ المجالس میں لکھا ہے کہ ایک صاحب کسی بیمار کے پاس گئے رُآن کی نزع کی حالت تھی اُن سے پوچھا کہ موت کی کڑواہٹ کیسی مل رہی ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے کچھ نہیں معلوم ہو رہا ہے اس لئے کہ میں نے علماء سے سنا ہے کہ جو شخص کثرت سے درود شریف پڑھتا ہے وہ موت کی تلخی سے محفوظ رہتا ہے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۝ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۴۵ :- نزہۃ المجالس میں لکھا ہے کہ بعض صلحا میں سے ایک صاحب کو عیس بول ہو گیا۔ انہوں نے خواب میں عارف باللہ حضرت شیخ شہاب الدین بن رسلان کو جو بڑے زاہد اور عالم تھے دیکھا اور اُن اپنے مرض کی شکایت و تکلیف کہی۔ انہوں نے فرمایا تو تریاق مجرب سے کہاں غافل ہے یہ درود پڑھا کر۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْاَزْدَادِ وَسَلِّمْ عَلٰى قَلْبِ

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُلُوبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِي الْكَجَسَادِ وَسَلِّمْ عَلَى قَبْرِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُورِ -

خواب سے اٹھنے کے بعد اُن صاحب نے اس درود کو کثرت سے پڑھا اور انکا مرض ناکل ہو گیا ہے
يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۝ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۲۶ :- حافظ ابو نعیمؒ حضرت سفیان ثوریؒ رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ باہر جا رہا تھا
میں نے ایک جوان کو دیکھا کہ جب وہ قدم اٹھاتا ہے یا رکھتا ہے تو یوں کہتا ہے :- اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِ مُحَمَّدٍ میں نے اس سے پوچھا کیا کسی علمی دلیل سے تیرا یہ عمل ہے ؛ یا محض اپنی
راسے سے اُس نے پوچھا تم کون ہو ؛ میں نے کہا سفیان ثوریؒ اس نے کہا کیا عراق والے سفیان -
میں نے کہا ہاں اکہنے لگا تجھے اللہ کی معرفت حاصل ہے ۔ میں نے کہا ہاں ہے ۔ اُس نے پوچھا کس طرح
معرفت حاصل ہے ؛ میں نے کہا رات سے دن نکالتا ہے ، اور دن سے رات نکالتا ہے ، ماں کے
پیٹ میں بچے کی صورت پیدا کرتا ہے ۔ اس نے کہا کچھ نہیں پہچانا ۔ میں نے کہا پھر تو کس طرح پہچانتا
ہے ؛ اُس نے کہا کسی کام کا نچختہ ارادہ کرنا ہوں اسکو نسخ کرنا پڑتا ہے اور کسی کام کے کرنے کی
ٹھان لیتا ہوں مگر نہیں کر سکتا ۔ اس سے میں نے پہچان لیا کہ کوئی دوسری ہستی ہے جو میرے کاموں
کو انجام دیتا ہے ۔ میں نے پوچھا یہ تیرا درود کیا چیز ہے ؛ اُس نے کہا میں اپنی ماں کے ساتھ حج کو گیا تھا
میری ماں وہیں رہ گئی (یعنی مر گئی) اس کا منہ کالا ہو گیا اور اس کا پیٹ پھول گیا جس سے مجھے یہ اندازہ
ہوا کہ کوئی بہت بڑا سخت گناہ ہوا ہے اس سے میں نے اللہ جل شانہ کی طرف دُعا کی کہ
ہاتھ اٹھائے تو میں نے دیکھا کہ تھامہ (حجاز) سے ایک ابراہیمؑ اس سے ایک آدمی ظاہر ہوا اُس نے
اپنا مبارک ہاتھ میری ماں کے منہ پر پھیرا جس سے وہ بالکل روشن ہو گیا ۔ اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو
ورم بالکل جاتا رہا ۔ میں نے اُن سے عرض کیا کہ آپ کون ہیں کہ میری اور میری ماں کی مُصیبت کو
آپ نے دور کیا ۔ انہوں نے فرمایا کہ میں تیرا نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں ۔ میں نے عرض کیا مجھے کوئی
ومتیت کیجئے تو حضورؐ نے فرمایا کہ جب کوئی قدم رکھا کرے یا اٹھایا کرے تو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِ مُحَمَّدٍ پڑھا کر ۔ (ترمذی)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۝ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۴۷: صاحب حیار نے لکھا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو رہے تھے اور یوں کہہ رہے تھے کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ایک کھجور کا تنہ جس پر سہارا لگا کر آپ منبر بننے سے پہلے خطبہ پڑھا کرتے تھے پھر جب منبر بن گیا اور آپ اس پر تشریف لے گئے تو وہ کھجور کا تنہ آپ کے فراق سے رونے لگا یہاں تک کہ آپ نے اپنا دست مبارک اس پر رکھا جس سے اس کو سکون ہوا یہ حدیث کا مشہور قصہ ہے (یا رسول اللہ آپ کی امت آپ کے فراق سے رونے کی زیادہ مستحق ہے نسبت اس تنے کے یعنی امت اپنے سکون کے لئے توجہ کی زیادہ محتاج ہے) یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کا عالمی مرتبہ اللہ کے نزدیک اس قدر اونچا ہوا کہ اس نے آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا چنانچہ ارشاد فرمایا مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ۔ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ کی فضیلت اللہ کے نزدیک اتنی اونچی ہوئی کہ آپ سے مطالبہ سے پہلے معافی کی اطلاع فرمادی چنانچہ ارشاد فرمایا: عَفَا اللَّهُ عَنْكَ لِمَ أَذِنْتَ لَهُمْ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرے۔ تم نے اُن منافقوں کو جانے کی اجازت دی ہی کیوں۔ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کا علو شان اللہ کے نزدیک ایسا ہے کہ آپ اگرچہ زمانہ کے اعتبار سے آخر میں آئے لیکن نبی کی میثاق میں آپ کو سب سے پہلے ذکر کیا گیا۔ چنانچہ ارشاد ہے: وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَوَجَّهْنَا لَهُمُ الرُّسُلَ رِالِيَةً) یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کی فضیلت کا اللہ کے یہاں یہ حال ہے کہ کافر جہنم میں پڑے ہوئے اس کی تمنا کرینگے کہ کاش آپ کی اطاعت کرتے اور کہیں گے: يَلِيْسَتْ اٰطَاعَتَا اللّٰهِ وَاٰطَاعَتَا الرَّسُوْلِ اِذَا اَطَعْنَا الرَّسُوْلَ) یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان اگر حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ جل شانہ نے یہ معجزہ عطا فرمایا ہے کہ پتھر سے ہنریں نکال دیں تو یہ اس سے زیادہ عجیب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی انگلیوں سے پانی جاری کر دیا کہ حضور کا یہ معجزہ مشہور ہے (یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان کہ اگر حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کہ ہوا اُن کو صبح کے وقت میں ایک مہینہ کا راستہ طے کرادے اور شام کے وقت میں ایک مہینہ کا طے کرادے تو یہ اس سے زیادہ عجیب نہیں ہے کہ آپ کا براق رات کے وقت میں

آپ کو ساتویں آسمان سے بھی پرے لیجائے اور صبح کے وقت آپ مکہ مکرمہ واپس آجائیں
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ اللَّهُ تَعَالٰی ہی آپ پر درود بھیجے یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان اگر حضرت
 عیسیٰ رُحِیٰ نَبِیْنَا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ معجزہ عطا فرمایا کہ وہ مردوں کو زندہ فرمادیں تو یہ
 اس سے زیادہ عجیب نہیں کہ ایک بکری جسکے گوشت کے ٹکڑے آگ میں بھون دیئے گئے ہوں وہ آپ سے
 یہ درخواست کرے کہ آپ مجھے نہ کھائیں اسلئے کہ مجھ میں زہر ملایا گیا ہے۔ یا رسول اللہ میرے ماں باپ
 آپ پر قربان حضرت نوح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کے لئے یہ ارشاد فرمایا :
 رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ اَلْاَرْضَ مِنْ الْكَافِرِيْنَ دِيَارًا اِلٰی رَبِّ کَافِرُوْنَ میں سے زمین پر بسنے والا کوئی نہ چھوڑ
 اگر آپ بھی ہمارے لئے بددعا کر دیتے تو ہم میں سے ایک بھی باقی نہ رہتا، بیشک کافروں نے آپ کی
 پشت مبارک کو روند مارا کہ جب آپ نماز میں سجدہ میں تھے آپ کی پشت مبارک پر اونٹ کا بچہ دان
 رکھ دیا تھا اور غزوہ (احد میں) آپ کے چہرہ مبارک کو خون آلودہ کیا آپ کے دندان مبارک کو شہید کیا۔
 اور آپ نے بجائے بددعا کے یوں ارشاد فرمایا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اے اللہ
 میری قوم کو معاف فرما کہ یہ لوگ جانتے نہیں رہا ہوں (یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ
 کی عمر کے بہت تھوڑے سے حصے میں رکہ نبوت کے بعد تیس سال ملے) اتنا بڑا جرم آپ پر
 ایمان لایا کہ حضرت نوح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طویل عمر ایک ہزار برس) میں اتنے آدمی مسلمان
 نہ ہوئے رکہ حجۃ الوداع میں ایک کھوپڑی ۴۰ ہزار اصحابہ تھے اور جو لوگ غائبانہ مسلمان ہوئے
 حاضر نہ ہو سکے ان کی تعداد تو اللہ ہی کو معلوم ہے) آپ پر ایمان لانے والوں کی تعداد بہت زیادہ
 ہے بخاری کی مشہور حدیث غرضت علی الامم میں ہے رَاٰیْتُ سَوَادَ الْاَنْثَرِ سَدًا لَفَقَ کہ حضور
 نے اپنی امت کو اتنی کثرت میں دیکھا کہ جس نے سارے جہان کو گھیر رکھا تھا اور حضرت نوح السلام پر
 ایمان لانے والے بہت تھوڑے ہیں قرآن پاک میں ہے وَمَا اَمَنَ مَعَهُ اِلَّا قَلِيْلٌ یا رسول اللہ میرے
 ماں باپ آپ پر قربان اگر آپ اپنے مہجنسوں ہی کے ساتھ نشست و برخاست فرماتے تو آپ ہمارے
 پاس کبھی نہ بیٹھتے اور اگر آپ نکاح نہ کرتے مگر اپنے ہی ہم مرتبہ سے تو ہمارے میں سے کسی کے ساتھ بھی آپ کا
 نکاح نہ ہو سکتا تھا۔ اور اگر آپ اپنے ساتھ کھانا نہ کھلاتے مگر اپنے مہجروں کو تو ہم میں سے کسی کو اپنے ساتھ
 کھانا نہ کھلاتے بیشک آپ نے ہمیں اپنے ساتھ بٹھایا۔ ہماری عورتوں سے نکاح کیا، ہمیں اپنے ساتھ

کھانا کھالیا۔ بالوں کے کپڑے پہنے (غربی) گدھے پر سواری فرمائی اور اپنے پیچھے دوسرے کو بٹھایا اور زمین پر دسترخوان بچھا کر کھانا کھایا اور کھانے کے بعد اپنی انگلیوں کو زبان سے چاٹا اور یہ سب امور آپ کے تواضع کے طور پر اختیار فرماتے صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم۔ اللہ تعالیٰ ہی آپ کے درود و سلام بھیجے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا : عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۲۸:- نزہۃ البساتین میں حضرت ابراہیم خواس سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھ کو سفر میں پیاس معلوم ہوئی اور شدت پیاس سے یہ ہوش ہو کر گر پڑا کسی نے میرے منہ پر پانی چھڑکایا نے آنکھیں کھولیں تو ایک مرد حسین خوب رو کو گھوڑے پر سوار دیکھا اس نے مجھ کو پانی پلایا اور کہا میرے ساتھ رہو غوطہ می یر گندری تھی کہ اس نوجوان نے مجھ سے کہا تم کیا دیکھتے ہو میں نے کہا یہ مہینہ ہے اس نے کہا اتر جاؤ میرا سلام حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنا اور عرض کرنا آپ کا بھائی خضر آپ کو سلام کہتا ہے۔ شیخ ابوالخیر قطع فرماتے ہیں میں مدینہ منورہ میں آیا پانچ دن وہاں قیام کیا کچھ مجھ کو ذوق و لطف حاصل نہ ہوا میں قبر شریف کے پاس حاضر ہوا اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو سلام کیا اور عرض کیا اے رسول اللہ آج میں آپ کا مہمان ہوں پھر وہاں سے بٹ کر منبر کے پیچھے سو رہا۔ خواب میں حضورؐ در عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا حضرت ابوبکرؓ آپ کی داہنی اور حضرت عمرؓ آپ کی بائیں جانب تھے اور حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ آپ کے آگے تھے حضرت علیؓ نے مجھ کو بلایا اور فرمایا کہ اٹھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ میں اٹھا اور حضرت کے دونوں آنکھوں کے درمیان چوما حضورؐ نے ایک دلی مجھ کو عنایت فرمائی میں نے آدھی کھائی اور جاگا تو آدھی میرے ہاتھ میں تھی۔ یہ شیخ ابوالخیرؒ کا قصہ علامہ سنہاریؒ نے قول بدیع میں بھی نقل کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نزہۃ کے ترجمہ میں کچھ تسامح ہوا قول بدیع کے الفاظ یہ ہیں :- اَقَمْتُ خَمْسَةَ اَيَّامٍ كَاذِبًا ذَاقًا۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں پانچ دن رہا اور مجھے ان دنوں میں کوئی چیز چکھنے کو بھی نہیں ملی۔ ذوق و شوق حاصل نہ ہونا ترجمہ کا تسامح ہے اس ناکارہ کے رسالہ فضائل حج کے زیارت مدینہ کے قصوں میں شہر بھی یہ قصہ گزر چکا ہے اور اس میں اسی نوع کا ایک قصہ ۲۳ پر ابن الجلاء کا بھی وفاء الوفاء سے گزر چکا ہے اور اس

نوع کے اور بھی متعدد قصے اکابر کے ساتھ پیش آچکے ہیں جو وفا الوفا میں کثرت سے ذکر کئے گئے ہیں ہمارے حضرت اقدس شیخ المشائخ مسند ہند امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نور اللہ مرقدہ اپنے رسالہ حرز زمیں فی مبشرات النبی الاین جس میں انہوں نے چالیس خواب یا مکاشفات اپنے یا اپنے والد ماجد کے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے سلسلہ میں تحریر فرمائے ہیں۔ اس میں ۱۲ پر تحریر فرماتے ہیں کہ ایک روز مجھے بہت ہی بھوک لگی (معلوم کے دن کا فاقہ ہوگا) میں نے اللہ جل شانہ سے دعا کی تو میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مقدس آسمان سے اتری اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک روٹی تھی گویا اللہ جل شانہ نے حضور کو ارشاد فرمایا تھا کہ یہ روٹی مجھے مرحمت فرمائیں ۱۳ پر تحریر فرماتے ہیں کہ ایک دن مجھے رات کو کھانے کو کچھ نہیں ملا تو میرے دوستوں میں سے ایک شخص دودھ کا پیالہ لایا جس کو میں نے پیا اور سو گیا۔ خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی حضور نے ارشاد فرمایا کہ وہ دودھ میں نے ہی بھیجا تھا یعنی میں نے توجہ سے اس کے دل میں یہ بات ڈالی تھی کہ وہ دودھ لے کر جائے۔ اھ اور جب اکابر صوفیہ کی توجہات معروف متواتر ہیں تو پھر سید الاولین و آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ کا کیا پوچھنا حضرت شاہ صاحب ۱۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ سے بتایا کہ وہ ایک دفعہ بیمار ہوئے تو خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی حضور نے ارشاد فرمایا میرے بیٹے کیسی طبیعت ہے اس کے بعد شفا کی بشارت عطا فرمائی اور اپنی دائرہ مبارک میں سے دو بال مرحمت فرمائے مجھے اسی وقت صحت ہو گئی اور جب میری آنکھ کھلی تو وہ دونوں بال میرے ہاتھ میں تھے۔ حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ والد صاحب نور اللہ مرقدہ نے ان دو بالوں میں سے ایک مجھے مرحمت فرمایا تھا۔ اسی طرح شاہ صاحب ۱۶ پر تحریر فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد صاحب نے ارشاد فرمایا کہ ابتداء طالب علمی میں مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ میں ہمیشہ روزہ رکھا کروں۔ مگر مجھے اس میں علماء کے اختلاف کی وجہ سے تردد تھا کہ ایسا کروں یا نہ کروں میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خواب میں ایک روٹی مرحمت فرمائی حضرت شیخین وغیرہ شریف فرماتے تھے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا الہدایا مشترکہ میں نے وہ روٹی ان کے سامنے کر دی انہوں نے ایک ٹکڑا توڑ لیا۔ پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا الہدایا مشترکہ میں نے

وہ روٹی اُن کے سامنے کر دی۔ انہوں نے بھی ایک ٹکڑا توڑ لیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”الہدیہ مشترکہ“ میں نے عرض کیا کہ اگر یہی ”الہدایہ مشترکہ“ رہا یہ روٹی تو اسی طرح تقسیم ہو جائے گی، مجھ فقیر کے پاس کیا بچے گا۔ حرز ثمین میں تو یہ قصہ اتنا ہی لکھا ہے لیکن حضرت کی دوسری کتاب انفس العارفين میں کچھ اور بھی تفصیل ہے وہ یہ کہ میں نے سونے سے اُٹھنے کے بعد اس پر غور کیا کہ اسکی کیا وجہ کہ حضرات شیخین کے کہنے پر تو میں نے روٹی اُن کے سامنے کر دی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فرمانے پر انکار کر دیا۔

میرے ذہن میں اسکی وجہ یہ آئی کہ میری نسبت نقشبندیہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتی ہے اور میرا سلسلہ نسب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے اسلئے ان دونوں حضرات کے سامنے تو مجھے انکار کی جرات نہیں ہوتی۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے میرا نہ تو سلسلہ سلوک ملتا تھا نہ سلسلہ نسب اس لئے وہاں بولنے کی جرات ہو گئی فقط یہ حدیث الہدایہ مشترکہ والی محدثین کے نزدیک تو متکلم فیہ ہے اور اسکے متعلق اپنے رسالہ فضائل حج کے ختم پر بھی دو قصے ایک قصہ ایک بزرگ کا اور دوسرا قصہ حضرت امام ابو یوسف فقیہ الامت کا لکھ چکا ہوں اسجگہ اس حدیث سے تعرض نہیں کرنا تھا اسجگہ تو یہ بیان کرنا تھا کہ اَجْوَدُ النَّاسِ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ۔ کی اُمت پر مادی برکات بھی روز افزوں ہیں۔ حضرت شاہ صاحبؒ اپنے رسالہ حرز ثمین میں ۱۹ پر تحریر فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے ارشاد فرمایا کہ وہ رمضان المبارک میں سفر کر رہے تھے، نہایت شدید گرمی تھی جس کی وجہ سے بہت ہی شقت اُٹھانی پڑی اسی حالت میں مجھے اونگھ آگئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی، حضورؐ نے بہت ہی لذیذ کھانا جس میں چاول اور میٹھا اور زعفران اور گھی خوب تھا نہایت لذیذ زردہ (مرحمت فرمایا جس کو خوب سیر ہو کر کھایا۔ پھر حضورؐ نے پانی مرحمت فرمایا جس کو خوب سیر ہو کر پیا جس سے بھوک پیاس سب جاتی رہی اور جب آنکھ کھلی تو میرے ہاتھوں میں سے زعفران کی خوشبو آرہی تھی اھ۔ ان قصوں میں کچھ تردید نہ کرنا چاہیئے اسلئے کہ احادیث موم وصال میں اِنِّیْ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَ یَسْقِیْنِیْ۔ (مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے) میں ان چیزوں کا ماخذ اور اصل موجود ہے اور حضورؐ کا یہ ارشاد و اِنِّیْ لَسْتُ کَھْنِیْعَتِکُمْ رَکَہٌ مِّنْ جِیسا نہیں ہوں) عوام کے اعتبار سے ہے۔ اگر کسی خوش نصیب کو یہ کرامت حاصل ہو جائے تو کوئی مانع نہیں اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ کرامات اولیاء حق ہیں۔

قرآن پاک میں حضرت مریم علیہا السلام کے قصہ میں کَلَّمَآءَ خَلَّ عَلَیْهَا ذَکْرُیَّآ الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَ هَآرِزْقَآءَ وَارِدَیْہِ یعنی جب نبی حضرت زکریاؑ ان کے پاس شریف لے جاتے تو ان کے پاس کھانے پینے کی چیزیں پاتے اور ان سے دریافت فرماتے کہ اے مریم یہ چیزیں تمہارے پاس کہاں سے آئیں وہ کہتیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے آئی ہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں بے استحقاق رزق عطا فرماتے ہیں۔ درمنثور میں روایات میں اس رزق کی تفصیل وارد ہوئی ہیں کہ بغیر موسم کے انگوروں کی زنبیل بھری ہوئی ہوتی تھی اور گرمی کے زمانہ میں سردی کے پھل اور سردی کے زمانہ میں گرمی کے پھل۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۝ عَلٰی حَبِیْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّہُمْ

۴۹:- نزرتہ المجالس میں ایک عجیب قصہ لکھا ہے کہ رات اور دن میں آپس میں مناظرہ ہوا کہ ہم میں سے کون سا افضل ہے۔ دن نے اپنی فضیلت کے لئے کہا کہ میرے میں تین فرض نمازیں ہیں اور تمہارے میں دو، اور مجھ میں جمعہ کے دن ایک ساعت اجابت ہے جس میں آدمی جو مانگے وہ ملتا ہے (صحیح اور مشہور حدیث ہے) اور میرے اندر مننان المبارک کے روزے رکھے جاتے ہیں تو لوگوں کے لئے سونے اور غفلت کا ذریعہ ہے! اور میرے ساتھ تہفظ اور چوکنا پن ہے اور مجھ میں حرکت ہے اور حرکت میں برکت ہے اور میرے میں آفتاب نکلتا ہے جو ساری دنیا کو روشن کر دیتا ہے۔ رات نے کہا کہ اگر تو اپنے آفتاب پر فخر کرتا ہے تو میرے آفتاب اللہ والوں کے قلوب ہیں اہل تہجد اور اللہ کی حکمتوں میں غور کرنے والوں کے قلوب ہیں تو ان عاشقوں کے شراب تک کہاں پہنچ سکتا ہے جو خلوت کے وقت میں میسے ساتھ ہوتے ہیں تو معراج کی رات کا کیا مقابلہ کر سکتا ہے، تو اللہ جل شانہ کے پاک ارشاد کا کیا جواب دے گا جو اس نے اپنے پاک رسول سے فرمایا وَمِنَ اللَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِہِ کَافِلَةً لَّکَ کہ رات کو تہجد پڑھتے جو بطور نافلة کے ہے آپ کے لئے اللہ نے مجھے تجھ سے پہلے پیدا کیا۔ میرے اندر لیلۃ القدر ہے جس میں مالک کی نہ معلوم کیا کیا عطائیں ہوتی ہیں، اللہ کا پاک ارشاد ہے کہ وہ ہر رات آخری حصہ میں یوں ارشاد فرماتا ہے کوئی بے مانگنے والا جس کو دوں، کوئی بے توبہ کرنے والا، جس کی توبہ قبول کروں۔ کیا تجھے اللہ کے اس پاک ارشاد کی خبر نہیں:- یَا اَیُّهَا الْمُدْمِدُّ قُمِ اللَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا کیا تجھے اللہ کے اس ارشاد کی خبر نہیں کہ جس میں اللہ نے ارشاد فرمایا:- سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَنْشَرِیْ لِعَبْدِہٖ الْکَلِیْلَ مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی پاک ہے وہ ذات جو

رات کو لے گیا اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک فقط یقیناً حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں معراج کا قصہ بھی ایک بڑی اہمیت اور بڑی خصوصیت رکھتا ہے۔ قاضی عیاض شفا میں فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل میں معراج کی کرامت بہت ہی اہمیت رکھتی ہے اور بہت ہی فضائل کو متضمن ہے۔ اللہ جل شانہ سے سرگوشی، اللہ تعالیٰ شانہ کی زیارت، نبی اکرام کی امامت اور سدرۃ المنتہیٰ تک تشریف بڑی تعدادی من آیات دیتے الٰہی۔ کہ اسجگہ اللہ تعالیٰ شانہ کی بڑی بڑی شانیں کی سیر یہ معراج کا قصہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں سے ہے اور اس قصہ میں جتنے درجات رفیعہ جن پر قرآن پاک اور احادیث صحیحہ میں روشنی ڈالی گئی ہے یہ سب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات ہیں۔ اس قصہ کو صاحب قصیدہ بردہ نے مختصراً لکھا ہے اور بس کو حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے مع ترجمہ کے نشر الطیب میں ذکر کیا ہے۔ اسی سے یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

من القصیدہ

آپ ایک شب میں حرم شریف مکہ معظمہ مسجد اقصیٰ تک (بادجود کی ان میں فاصلہ چالیس روز کے سفر کا ہے) ایسے ظاہر و باہر تیز و کمال نورانیت و ارتقاع کدورت کے ساتھ تشریف لے گئے جیسا کہ بدتراری کے پردہ میں نہایت درخشانی کے ساتھ جاتا ہے۔ ۱۱

اور آپ نے بحالت ترقی رات گزاری اور یہاں تک ترقی فرمائی کہ (ایسا قرب الہی حاصل کیا جس پر قرآن درگاہ خداوندی سے کوئی نہیں پہنچایا گیا تھا۔ بلکہ اس مزید کاسبب غایت رفعت کسی نے قصد بھی نہیں کیا تھا۔

اور آپ کو مسجد بیت المقدس میں تمام نبیاء و رسل نے اپنا امام و پیشوا بنایا جیسا مخدوم خادموں کا امام و پیشوا ہوتا ہے۔ ۱۲

اور انجلا آپ کی ترقیات کے یہ امر ہے کہ آپ سات آسمانوں کو طے کرتے جاتے تھے جو ایک دم سے پرے ایسے شکر ملائکہ میں (جو بلحاظ آپ کی عظمت و شان و تالیف مبارک آپ کے ہمراہ تھا اور) جسکے سردار اور صاحب علم آپ ہی تھے۔ ۱۳

سَرَّيْتُ مِنْ حَرَمٍ لَيْلًا إِلَى حَرَمٍ
كَمَا سَرَّيْتُ الْبَدْرُ فِي دَاخِلِهِ مِنَ الظُّلُمِ

وَبَيْتٌ تَرْتَقِي إِلَى أَنْ تَلْتَ مَنْزِلَةً
مِنْ قَابِ قَوْسَيْنِ لَمْ تُدْرِكْ وَلَمْ تُرَمِ

وَقَدْ مَثَّكَ جَمِيعُ الْأَنْبِيَاءِ بِحَا
وَالرُّسُلِ تَقْدِيمَ مَخْدُومٍ عَلَى خَدَمِ
وَأَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطَّبَاقَ بِحِمَمِ
فِي مَوَاقِبَ كُنْتَ فِيهِ صَاحِبَ الْعِلْمِ

حَتَّىٰ إِذَا الْمَوْءِدُّ شَاءَ وَالْمُسْتَبِقُ
مِنَ الدُّنْيَا وَلَا مَرْقًا لِمُسْتَنَمٍ
خَفِضَتْ كُلَّ مَكَانٍ بِالْإِضَافَةِ إِذَا
نُودِيَْتَ بِالدَّفْعِ مِثْلَ الْمَقْدُودِ الْعَلَمِ
كَيْمَا تَقْوُ زِيَادَ مَصِلِ آتَى مُسْتَتِرٍ
عَنِ الْعُيُونِ وَبِإِتَى مُكْتَتَمٍ

آپ مرتبہ عالی کی طرف برابر ترقی کرتے رہے اور آسمانوں کو برابر طے کرتے رہے
یہاں تک کہ جب آگے بڑھنے والے کی قرب و منزلت کی نہایت نزدیکی اور کسی
طالبِ نعمت کے واسطے کوئی موقع ترقی کا نہ رہا تو ۱۲
”جس وقت آپ کی ترقیات نہایت درجہ کو پہنچ گئیں تو آپ نے ہر مقام انبیاء کو باہر
صاحب مقام کو بہ نسبت اپنے مرتبہ کے جو خداوند تعالیٰ سے عنایت ہر اہست کر دیا جبکہ
آپ انون یعنی قریب آجاء کہ واسطے ترقی مرتبہ کے مثل کیتا و نامور شخص کے پکائے گئے
اور نہایا محمد کی اسلئے تھی تاکہ آپ کو وہ وصل حاصل ہو جو نہایت درجہ آنکھوں سے
پوشیدہ تھا اور کوئی مخلوق اسکو دیکھ نہیں سکتی اور تاکہ آپ کامیاب ہوں اس اچھے بھید
سے جو نہایت مرتبہ پوشیدہ ہے۔“ (عطر الورود)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۝ عَلَىٰ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

یہاں تک تو حضرت نے قصیدہ بردہ سے معراج کا قصہ نقل فرمایا اور عطر الورود جو قصیدہ بردہ
کی اردو شرح حضرت شیخ الہند مولانا الحاج محمود الحسن صاحب دیوبند کی قدس سرہ کے والد ماجد حضرت
مولانا ذوالفقار علی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے اس سے ترجمہ نقل کیا۔ اسکے بعد آخری شعر یارب صل وسلم الخ
تحریر فرما کر اپنی طرف سے عبارت ذیل کا اضافہ کیا ہے۔

وَلَعَلَّكُمْ الْعِلَامَ عَلَىٰ وَقْعَةِ الْاِسْرَاءِ ۝ بِالصَّلَاةِ عَلَىٰ سَيِّدِ اَهْلِ الْاَصْطِفَاءِ
وَالِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَهْلِ الْجَنَّةِ ۝ مَا دَامَتِ الْاَرْضُ وَالسَّمَاءُ

جس کا ترجمہ یہ ہے: ”ہم ختم کرتے ہیں معراج والے قصہ پر کلام کو درود شریف کے ساتھ اس ذات پر
جو سردار ہے سارے برگزیدہ لوگوں کی اور ان کے آل و اصحاب پر جو منتخب ہستیاں ہیں جب تک
آسمان اور زمین قائم رہیں۔“

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۝ عَلَىٰ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۵۰۔ اس سیاہ کار کو ان فضائل کے رسائل لکھنے کے زمانہ میں بعض مرتبہ خود کو اور بعض مرتبہ دوسرے
احباب کو کچھ منامات اور مبشرات بھی آئے۔ اس رسالہ فضائل درود کے لکھنے کے زمانہ میں ایک رات
خواب میں یہ دیکھا کہ مجھے یہ حکم دیا جا رہا ہے کہ اس رسالہ میں قصیدہ ضرور لکھیں لیکن قصیدہ کی تعبیر نہیں
معلوم ہو سکی البتہ خود اس ناکارہ کے ذہن میں خواب ہی میں یا جاگتے وقت دو خوابوں کے درمیان میں
اسلئے کہ اسی وقت دوبارہ بھی اُمی قسم کا خواب دیکھا تھا یہ خیال آیا کہ اس کا صدق مولانا جامی نور اللہ مرقدہ

کی وہ مشہور نعت ہے جو یوسف زلیخا کے شروع میں ہے۔ جب اس ناکارہ کی عمر تقریباً دس گیارہ سال کی تھی لنگوہ میں اپنے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے یہ کتاب پڑھی تھی، اسی وقت اُن کی زبانی اس کے متعلق ایک قصہ بھی سناتا تھا اور وہ قصہ ہی خواب میں اس کی طرف ذہن کے منتقل ہونے کا داعیہ بنا۔ قصہ یہ سناتا تھا کہ مولانا جامی نور اللہ مرقدہ و اعلیٰ اللہ مراتبہ، یہ نعت کہنے کے بعد جب ایک مرتبہ حج کے لئے تشریف لے گئے تو ان کا ارادہ یہ تھا کہ روضہ اقدس کے پاس کھڑے ہو کر اس نظم کو پڑھیں گے جب حج کے بعد مدینہ منورہ کی منبری کا ارادہ کیا تو امیر مکہ نے خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں ان کو یہ ارشاد فرمایا کہ اس کو رجامی کو (مدینہ نہ آنے دیں) امیر مکہ نے ممانعت کر دی مگر اس پر جذب و شوق اس قدر غالب تھا کہ یہ چھپ کر مدینہ منورہ کی طرف چل دیئے امیر مکہ نے دوبارہ خواب دیکھا حضور نے فرمایا وہ آ رہا ہے اس کو یہاں نہ آنے دو، امیر نے آدمی دیا اور ان کو راستہ سے پکڑوا کر بلایا، اُن پر سختی کی اور جیلخانہ میں ڈال دیا۔ اس پر امیر کو تیسری مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی حضور نے ارشاد فرمایا یہ کوئی مجرم نہیں بلکہ اُس نے کچھ اشعار کہے ہیں جن کو یہاں آ کر میری قبر پر کھڑے ہو کر پڑھنے کا ارادہ کر رہا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو قبر سے صافحہ کے لئے ہاتھ نکلے گا جس میں فتنہ ہو گا اس پر ان کو جیل سے نکالا گیا اور بہت اعزاز و احترام کیا گیا۔ اس قصہ کے سننے میں یا یاد میں تو اس ناکارہ کو تردد نہیں لیکن اس وقت اپنے ضعف میں سنائی اور امراض کی وجہ سے مراجعت کتب سے معذوری ہے۔ ناظرین میں سے کسی کو کسی کتاب میں اس کا سوال اس ناکارہ کی زندگی میں ملے تو اس ناکارہ کو بھی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں اور نے کے بعد اگر ملے تو حاشیہ اضافہ کر دیں۔ اس قصہ ہی کی وجہ سے اس ناکارہ کا خیال اس نعت کی طرف گیا تھا اور اب تک یہی ذہن میں ہے اور اس میں کوئی استبعاد نہیں سید احمد فاضل حمشہور بزرگ اکابر صوفیہ میں سے ہیں۔ ان کا قصہ مشہور ہے کہ جب ۵۵۵ھ میں وہ زیارت کے لئے حاضر ہوئے اور قبر اطہر کے قریب کھڑے ہو کر دو شعر پڑھے تو دست مبارک باہر نکلا اور انہوں نے اس کو چوما۔ اس ناکارہ کے رسالہ فضائل حج کی حکایات زیارت مدینہ کے سلسلہ میں یہ قصہ غفلت علامہ سیوطی کی کتاب الحادی سے گزر چکا ہے اور بھی متعدد قصے اس میں روضہ اقدس سے سلام کا جواب ملنے کے ذکر کئے گئے ہیں بعض دوستوں کا خیال یہ ہے کہ میرے خواب کا مصداق قصیدہ بردہ ہے اسی لئے اس سے پہلے

نمبر پر چند اشعار اس سے سلسلہ معراج نقل کر دینے اور بعض دوستوں کی رائے یہ ہے کہ حضرت نانوتوی نور اللہ مرقدہ کے قصائد میں سے کوئی قصیدہ مراد ہے اسلئے خیال ہے کہ مولانا جامیؒ کی نعت کے بعد حضرت اقدس مولانا نانوتوی نور اللہ مرقدہ کے قصائد قاسمی میں سے بھی کچھ اشعار نقل کر دوں اور انہیں پر اس رسالہ کو ختم کر دوں وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ - مَوْلَانَا جامیؒ کا قصیدہ فارسی میں ہے اور ہمارے مدرسہ کے ناظم مولانا الحاج امجد اللہ صاحب فارسی سے خصوصیت کے ساتھ ساتھ اشعار سے بھی خصوصی مناسبت رکھتے ہیں اور حضرت اقدس حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب نور اللہ مرقدہ کے حبیل القدر خلفا میں ہیں جس کی وجہ سے عشق نبویؐ کا جذبہ بھی جتنا ہو بر محل ہے اسلئے میں نے مولانا موصوف سے درخواست کی تھی کہ وہ اسکا ترجمہ فرمادیں جو اس نعت کی شان کے مناسب ہو۔ مولانا نے اسکو قبول فرمایا۔ اسلئے ان اشعار کے بعد ان کا ترجمہ بھی پیش کر دیا جائے گا۔ اور اسکے بعد قصائد قاسمی کے چند اشعار لکھ دیئے جائینگے۔

مثنوی مولانا جامیؒ رحمۃ اللہ علیہ

- | | | |
|----|-----------------------------|-------------------------------|
| ۱ | زمہجوری برآمد جانِ عالم | ترحم یا نبی اللہ ترحم |
| ۲ | نہ آخر رحمتہ للعباس المبینی | ز محروماں چہرا غافل نشینی |
| ۳ | ز خاک لے لالہ سیراب بر خیز | چونرگس خواب چند از خواب برخیز |
| ۴ | بروں آور سر از بُردِ میسانی | کہ روئے تست صبح زندگانی |
| ۵ | شب اندوہ مارا روز گرداں | ز رویت روز ما فیروز گرداں |
| ۶ | بہ تن در کپش عنبر بوئے جاہ | بسر بر بند کا فوری غم سامہ |
| ۷ | فرود آوین از سر گیسواں را | نگن سایہ سپاس و رواں را |
| ۸ | اویم طلب کفے نعلین پاکن | نثر اک از رشتہ جانہائے ماکن |
| ۹ | جہانے دیدہ کردہ فرش راہ اند | چو فرش اقبال بالوس تو خواہند |
| ۱۰ | ز حجرہ پائے در صحن حرم نہ | بفرق خاک رہ بوساں قدم نہ |
| ۱۱ | بدہ دستی ز پا افتاد گال را | بکن دلدارینے دل داد گال را |

۱۲	اگر چہ غرق دریائے گناہم	فتادہ خشک لبے خاک راہم
۱۳	تو ابر رحمتی آن بہ کہ گاہے	کنی بر حال لب خشکال نگاہے
۱۴	خوشا کنز گردہ سویت رسیدیم	بدیدہ گرد از کویت کشیدیم
۱۵	بمسجد سجده شکرانہ کردیم	چراغنت راز جاں پروانہ کردیم
۱۶	بگردِ روضاتِ شتیم گستاخ	دلچسپوں پنجرہ سوراخ سوراخ
۱۷	زدیم از اشکِ ابر چشم بے خواب	حریم آستانِ روضات آب
۱۸	گہے رفتیم زالِ ماحت غبارے	گہے چیدیم زو خاشاکِ خارے
۱۹	ازال نور سواد دیدہ دادیم	وزیں بر ریش دل مرہم نہادیم
۲۰	بسوئے منبرت رہ بر گرفتیم	ز چہرہ پایہ اش در زر گرفتیم
۲۱	ز محرابت بسجود کام بستیم	قدم گاہت بخون دیدہ بستیم
۲۲	بیائے ہرستون قدر است کردیم	مقام راستاں درخواست کردیم
۲۳	زداغ آرزویت با دل خوش	زدیم از دل بہر قندیل آتش
۲۴	کنوں گرتن نہ خاکِ آن حریم ست	بحمد اللہ کہ جاں آن جا مقیم ست
۲۵	بخود در ماندہ ام از نفس خود رائے	بیس در ماندہ چندیں بہ بخشائے
۲۶	اگر نہ بود چو لطف دست یارے	ز دست مانیا دیدہ پیچ کارے
۲۷	قضامی افگند از راہ مارا	خدارا از خدا در خواہ مارا
۲۸	کہ بخشد از یقین اول حیاتے	دہد آنگہ ہمارویش شہلاتے
۲۹	چو ہول روزِ رستاخیز خیزد	بآتش آبروئے مانہ ریزد
۳۰	کند یا این ہمہ مگر اہی ما	ترا اذن شفاعت خواہی ما
۳۱	چو چوگان سرفکندہ آوری رجا	بمیدان شفاعت مہمتی گوتے
۳۲		

بحسن اہتمامت کا رجسامی

طفیل دیگرال یا بدتسامی

ترجمہ :- از حضرت مولانا محمد اللہ صاحب ناظم مدرسہ نظامہ علوم خلیفہ مجاز
بیعت از حکیم الامت حضرت مولانا الحاج اشرف علی صاحب تھانوی نور اللہ مرقدہ
① آپ کے فراق سے کائناتِ عالم کا ذرہ ذرہ جاں بلب ہے، اور دم توڑ رہا ہے، اے رسولِ خدا
نگاہِ گرم فرمائیے اے ختم المرسلین رحم فرمائیے۔

② آپ یقیناً رحمت للعالمین ہیں ہم حرمِ انصیبوں اور ناکامانِ قسمت سے آپ کیسے تغافل فرما سکتے ہیں۔
③ اے لالہِ بخشش رنگِ اپنی شادابی و سیرابی سے عالم کو مستفید فرمائیے اور خوابِ نرگیس سے بیدار
ہو کر ہم محتاجانِ ہدایت کے قلوب کو منور فرمائیے۔

اے بے سراپہِ بردہ یثربِ بخواب : خیز کہ شد مشرق و مغرب خراب
④ اپنے سرِ مبارک کو مہینی چادرِ دل کے کفن سے باہر نکالئے کیونکہ آپ کا روئے نور صبحِ زندگانی ہے۔
⑤ ہماری غمناک رات کو دن بنا دیجئے اور اپنے جمالِ جہاں آرا سے ہمارے دن کو فیروز مندی
و کامیابی عطا کر دیجئے۔

⑥ جسمِ اطہر پر حسبِ عادت عنبرینِ لباس آراستہ فرمائیے اور سفید کا فوری عمامہ زیب سر فرمائیے۔
⑦ اپنی عنبر باروشکین زلفوں کو سرِ مبارک سے لٹکا دیجئے تاکہ اُن کا سایہ آپ کے بابرکت قدموں
پر پڑے کیونکہ مشہور ہے کہ قامتِ اطہر و جسمِ انور کا سایہ نہ تھا لہذا گیسوئے شبگون کا سایہ ڈالئے۔
⑧ حسبِ دستور طائف کے مشہور چمڑے کی مبارک نعلین (باپوش) پہنیے اور ان کے تسمے اور ٹپیاں ہمارے
رشتہ جہاں سے بنائیے۔

⑨ تمام عالم اپنے دیدہ و دل کو فرشِ راہ کئے ہوئے اور بچھائے ہوئے ہے اور فرشِ زمین کی طرح
آپ کی قدم بوسی کا فخر حاصل کرنا چاہتا ہے۔

⑩ حجرہ شریف یعنی گنبدِ خضرا سے باہر اگر صحنِ حرم میں تشریف رکھیے راہِ مبارک کے خاکِ بوسوں کے سر پر قدم رکھئے۔

⑪ عاجزوں کی دستگیری بے کسوں کی مدد فرمائیے اور مخلصِ عشاق کی دلجوئی و دلداری کیجئے۔

⑫ اگرچہ ہم گناہوں کے دریا میں از نہرِ تا پا غرق ہیں لیکن آپ کی راہِ مبارک پر شبنم و خشک لب پڑے ہیں۔

⑬ آپ ابرِ رحمت ہیں شایانِ شانِ گرامی ہے کہ پیاسوں اور شبنم لبوں پر ایک نگاہِ گرم بار ڈالی جائے۔

اب اگلے اشعار کے ترجمہ سے پہلے یہ عرض کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اکثر حضرات کا تو یہ خیال ہے

کہ حضرت جامیؒ یہاں سے زمانہ گذشتہ کی زیارت مقدسہ کا حال بیان فرماتے ہیں اور بعض کے کلام سے مفہوم ہوتا ہے کہ آئندہ کے لئے تمنا فرمائیے ہیں حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہ کا رجحان اسی طرف ہے اسی لئے اب ترجمہ میں اسکی رعایت کی جائے گی۔

(۱۴) ہمارے لئے کیسا اچھا وقت ہوتا کہ ہم گدراہ سے آپ کی خدمت میں پہنچ جاتے اور آنکھوں میں آپ کے کوچہ مبارک کی خاک کا ٹمڑہ لگاتے۔

وہ دن خدا کرے کہ مدینہ کو جائیں ہم

خاک در رسول کا ٹمڑہ لگائیں ہم

(۱۵) مسجد نبویؐ میں دو گانہ شکر ادا کرتے سجدہ شکر بجالاتے روضہ اقدس کی شمع روشن کا اپنی جان حزیں کو پروانہ بناتے۔

(۱۶) آپ کے روضہ اطہر اور گنبد خضرا کے اس حال میں مستانہ اور بے تابانہ چکر لگاتے کہ دل صد مہاشن اور فور شوق سے پاش پاش اور چھلپنی ہوتا۔

(۱۷) حرم قدس اور روضہ پر نور کے آستانہ محترم پر اپنی بے خواب آنکھوں کے بادلوں سے آنسو برساتے اور چھڑکاؤ کرتے۔

(۱۸) کبھی محسن حرم میں جھاڑو دیکر گرد و غبار کو صاف کرنے کا فخر اور کبھی دہاں کے نحس و خاشاک کو دور کرنے کی سعادت حاصل کرتے۔

(۱۹) گو گرد و غبار سے آنکھوں کو نقصان پہنچتا ہے مگر ہم اس مردک چشم کے لئے سامانِ روشنی مہیا کرتے اور گو نحس و خاشاک زخموں کے لئے مضر ہے مگر ہم اسکو جبراحتِ دل کے لئے مرہم بناتے۔

(۲۰) آپ کے منبر شریفؐ پاس جاتے اور اسکے پائے مبارک کو اپنے عاشقانہ زرد چہرہ سے کل کل کر زریں مٹلاتی سکتے۔

(۲۱) آپ کے مصلائے مبارکؐ و محراب شریف میں نماز پڑھ پڑھ کر تمنا ہیں پوری کرتے اور حقیقی مقصد میں کامیاب ہوتے اور مصلائے میں جس جگہ مقدس پر آپ کے قدم مبارک ہوتے تھے اسکو شوق کے اشکِ خونین سے دھوتے۔

(۲۲) آپ کی مسجد اطہر کے ہرستون کے پاس اوبے سیدھے کھڑے ہوتے اور صدیقین کے مرتبہ کی درخواست و دعا کرتے۔

(۲۳) آپ کی دلاویز تمناؤں کے زخموں اور دل نشین آرزوؤں کے داغوں سے رجو ہمارے دل میں انتہائی مسرت کے ساتھ ہر قنبدیل کو روشن کرتے۔

(۲۴) اب اگرچہ میرا جسم اس حرم انور و شہستان اطہر میں نہیں ہے لیکن خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ روح وہیں ہے۔
(۲۵) میں اپنے خود بین و خود رائے نفسِ امارہ سے سخت عاجز و بیکس کی جانب التفات فرمائیے اور بخشش کی نظر ڈالئے۔

(۲۶) اگر آپ کے الطافِ کریمانہ کی مدد شامل حال نہ ہوگی تو ہم عضو معطل و مفلوج ہو جائیں گے اور ہم سے کوئی کام انجام نہ پاسکے گا۔

(۲۷) ہماری بدبختی ہمیں صراطِ مستقیم و راہِ خدا سے بھٹکا رہی ہے خدا را ہمارے لئے ہمارے خداوند قدوس سے دعا فرمائیے۔

(۲۸) یہ دعا فرمائیے کہ خداوند قدوس اولاً ہم کو پختہ یقین اور کامل اعتقاد کی عظیم الشان زندگی بخشے اور پھر احکامِ دین میں مکمل استقلال اور پوری ثابت قدمی عطا فرمائے۔

(۲۹) جب قیامت کی حشر خیزیاں اور اُسکی زبردست ہولناکیاں پیش آئیں تو مالکِ یوم الدین رحمن و رحیم ہم کو دوزخ سے بچا کر ہماری عزت بچائے۔

(۳۰) اور ہماری غلط روی اور صغیرہ کبیرو گناہوں کے باوجود آپ کو ہماری شفاعت کے لئے اجازت مرحمت فرمائے کیونکہ بغیر اسکی اجازت شفاعت نہیں ہو سکتی ہے۔

(۳۱) ہمارے گناہوں کی شرم سے آپ سر خمیدہ چوگان کی طرح میدانِ شفاعت میں سر جھکا کر نفسی نفسی نہیں بلکہ ارب امتی امتی فرماتے ہوئے تشریف لائیں۔

(۳۲) آپ کے حسنِ اہتمام اور سعی جمیل سے دوسرے مقبول بندگانِ خدا کے صدقہ میں غریبِ جسمانی کا بھی کام بن جائے گا۔

شنیدم کہ در روزِ امید و بیم : ہاں را بہ نیکان بخشد کریم
الحمد للہ حضرت شیخ کی توجہ و برکت سے اٹا سیدھا ترجمہ ختم ہو گیا : صبح ۲۶ ذیقعدہ ۱۴۲۷ھ

انتہی از مولانا سعد اللہ صاحب زاو مجذو اسکے بعد قصائد قاسمی میں سے حضرت اقدس حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم صاحب بانی دارالعلوم نور اللہ مرقدہ کے مشہور قصیدہ بہاریہ میں سے چند اشعار پیش کرتا ہوں جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا۔ یہ قصیدہ بہت طویل ہے۔ ڈیڑھ سو سے زائد اشعار اس قصیدہ کے ہیں۔ اس لئے سب لکھنا تو موجب طول تھا جو صاحب پورا دیکھنا چاہیں اصل قصیدہ کو ملاحظہ فرمائیں۔

اس میں سے سناٹا اشعار سے کچھ زیادہ پر اکتفا کیا جا رہا ہے جس سے حضرت قدس سرہ کی واہانہ محبت اور عشق نبوی کا اندازہ ہوتا ہے۔

نہو وے نغمہ سرا کس طرح سے بابل زار
ہر اک کو حسبِ لیاقت بہار دیتی ہے
خوشی سے مرغ چمن ناچ ناچ گاتے ہیں
بجھائی ہے دل آتش کی بھی طیش یارب
یہ قدر خاک ہے ہیں باغ باغ وہ عاشق
یہ سبزہ زار کا رتبہ ہے شجرہ موسیٰ
اسی لئے چمنستان میں رنگ منہدی ہے
پہنچ سکے شجر بطور کو کہیں طوبے
زمین و چرخ میں ہو کیوں نہ فرق چرخ و زمین
کرے ہے ذرہ کوئے محمدی سے تجل
فلک پہ عیسیٰ وادریس ہیں تو خیر سہی
فلک پہ سب سہی پر ہے نہ ثانی احمد
شنا کر اسکی فقط قاسم اور سب کو چھوڑ
الہی کس سے بیان ہو سکے ثناء اس کی
جو تو اُسے نہ بناتا تو سارے عالم کو
کہاں وہ رتبہ کہاں غفلت مارا اپنی
چراغ عقل ہے گل اس کے نور کے آگے
جہاں کہ جلتے ہوں پر عقل کل کے بھی پھر کیا
مگر کرے مری روح القدس مدد گاری
جو جبرئیل مدد پر ہوں مگر کی میرے
تو فخر کون و مکان زبدۂ زمین و زمان

کہ آتی ہے نئے سر سے چمن چمن میں بہار
کسی کو برگ کسی کو گل اور کسی کو بار
کفِ ورق سے بجاتے ہیں تالیال اشجار
کرم میں آپ کو دشمن سے بھی نہیں انکار
کبھی رہے تھا سدا جن کے دل سے بیج غبار
بنا ہے خاص تجلی کا طالع انوار
کیا ظہور و رقبا سے سبزہ میں ناچار
مقام یار کو کب پہنچے مسکن اغیار
یہ سب کا بار اٹھائے وہ سب کے سر پر بار
فلک کے شمس و قمر کو زمین لیل و نہار
زمین چہ جلوہ نما ہیں مستند مختار
زمین پہ کچھ نہ ہو پر ہے محمدی سرکار
کہاں کا سبزہ کہاں کا چمن کہاں کی بہار
کہ جس پہ ایسا تری ذات خاص کا ہو پیار
نصیب ہوتی نہ دولت و جود کی زہار
کہاں وہ نور خدا اور کہاں یہ دیدۂ زار
زباں کا منہ نہیں جو مدح میں کرے گفتار
لگی ہے جان جو پہنچیں لاں مرے افکار
تو اسکی مدح میں میں بھی کروں رسم اشعار
تو آگے بڑھ کے کہوں اے جہان بھر دار
امیرش کر پہنچیں ایں شہر ابرار

تو بونے گل ہے اگر مثل گل ہیں اور نبی
 حیات جان ہے تو ہیں اگر وہ جان جہاں
 طفیل آپ کے ہے کائنات کی ہستی
 جاو میں تیرے سب آتے عدم سے باوجود
 جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
 پہنچ سکا ترے رتبہ ملک نہ کوئی نبی
 جو انبیاء ہیں وہ آگے تری نبوت کے
 لگا تا ہاتھ نہ پتلے کو بل البشر کے خدا
 خدا کے طالب دیدار حضرت موسیٰؑ
 کہاں بلند کی طور اور کہاں تری معراج
 جمال کو ترے کب پہنچے حسن یوسفؑ کا
 راجہ جمال پہ تیرے حجاب بشریت
 سما سکے تری خلوت میں کب نبی و ملک
 نہ بن پڑا وہ جمال آپ کا سا اک شب بھی
 خوش نصیب یہ نسبت کہاں نصیب سے
 نہ پہنچیں گنتی میں سرگز ترے کمالوں کی
 عجب نہیں تری خاطر سے تیری امت کے
 بیکیں گے آپ کی امت کے جرم ایسے گرا
 ترے بھروسہ پہ رکھتا ہے غرہ طاعت
 تمہارے حرف شفاعت پہ عفو ہے عشق
 یس کے آپ شفیع گناہ گاران ہیں
 ترے لحاظ سے اتنی تو ہو گئی تخفیف
 یہ ہے اجابت حق کو تری دُعا کا لحاظ

تو نور شمس گراور انبیاء میں شمس نہار
 تو نور دیدہ ہے گر ہیں وہ دیدہ بیدار
 بجا ہے کہیے اگر تم کو مبداء الائنار
 قیامت آپ کی تھی دیکھئے تو اک رفتار
 ترے کمال کسی میں نہیں مگر دو چہار
 ہوئے ہیں معجزہ والے بھی اس جگہ ناچار
 کریں ہیں امتی ہونے کا یا نبی استرار
 اگر ظہور نہ ہوتا تمہارا آخر کار
 تمہارا لیجئے خدا آپ طالب دیدار
 کہیں ہوتے ہیں زمین آسمان بھی ہموار
 وہ دلربائے زلیخا تو شاہ دستار
 نجانا کون ہی کچھ بھی کسی نے جسز ستار
 خدا غیور تو اس کا جمیب اور اغیار
 قمر نے گو کہ کروڑوں کئے چڑھاؤ اتار
 تو جس قدر ہے بھلا میں برا اسی مقدار
 مے بھی عیب شدہ دوسرا شہ ابرار
 گناہ ہوئیں قیامت کو طاعتوں میں شمار
 کہ لاکھوں مغفرتیں کم سے کم یہ ہونگی شمار
 گناہ قاتلہم برگشتہ بخت بد اطوار
 اگر گناہ کو بے خوف غصت نہ قہار
 کئے ہیں میں نے اکٹھے گناہ کے انبار
 بشر گناہ کریں اور ملائکہ استغفار
 قضا مبرم و مشروط کی سنیں نہ پکار

بُرا ہوں، بد ہوں، گنہگار ہوں پتیرا ہوں
 لگے تیرے سگ کو گومیرے نام سے عیب
 تو بہترین خلّاق، میں بدترین جہاں
 بہت دنوں سے متناہے کچھ غرضِ حال
 مگر جہاں ہونک آستان سے بھی نیچا
 دیا ہے حق نے تجھے سب سے مرتبہ عالی
 جو تو ہی ہم کو نہ پوچھے تو کون پوچھے گا؟
 لیا ہے سگ نمطِ ابلیس نے مرا بیچا
 رجا و خوف کی موجوں میں بے امید کی نا
 بیوں تو ساتھ سگانِ حرم کے تیرے پھر
 اڑا کے بادِ مری مشّتِ خاک کو پسِ مرگ
 ولے یہ تیرے کہاں مشّتِ خاکِ قاسم کا
 غرض نہیں مجھے اس سے بھی کچھ رہی لیکن
 لگے وہ تیرے غمِ عشق کا مے دل میں
 لگے وہ آتشِ عشق اپنی جان میں جس کی
 تمہارے عشق میں رو کے ہوں نحیف اتنا
 رہے نہ منصبِ شیخ المشائخ کی طلب
 ہوا اشارہ میں دو ٹکڑے جوں قمر کا جگر
 تو تھام اپنے تئیں حد سے پاندھر باہر
 ادب کی جا ہی چُپ ہو تو اور زباں بند کر
 بس اب درود پڑھ اس پر اور اسکی آل پہ تو

ترا کہیں ہیں مجھے گو کہ ہوں میں ناہنجار
 پتیرے نام کا لگنا مجھے بے غرور وقار
 تو سرورِ دو جہاں، میں کمینہ خدمتِ گار
 اگر ہوا اپنا کبھی طرح تیرے ترکِ بار
 وہاں ہوتا ہم بے بال و پد کا کیونکہ گذر
 کیا ہے سارے بڑے چھوٹوں کا تجھے مزار
 بنے گا کون ہمارا ترے سوا غمِ خوار
 ہوا ہے نفسِ مواساپ سا گلے کا بار
 کہ ہو سگانِ مدینہ میں میرا نام شمار
 مڑوں تو کھائیں مدینہ کے مجھ کو مور و مار
 کرے حنفیہ کے روضہ کے آس پاس شمار
 کہ جائے کو چڑا طہر میں تیرے بن کے غبار
 خدا کی اور تیری اُلفت سے میرا سینہ فگار
 ہزار پارہ ہو دل خونِ دل میں ہوں مزار
 جلادے چرخِ شکر کو ایک ہی جھونکار
 کہ آنکھیں چشمہ آبی سے ہوں درونِ غبار
 نہ جی کو بھائے یہ دنیا کا کچھ بناؤ سنگار
 کوئی اشارہ ہمارے بھی دل کے ہو جایا
 سنبھال اپنے تئیں اور سنبھل کے کر گفتار
 وہ جانے چھوڑا ہے پر نہ کر تو کچھ سرار
 جو خوش ہو تجھ سے وہ اور اسکی عترتِ اطہار

الہی اس پر اور اس کی تمام آل پہ بھیج
 وہ رحمتیں کہ عدد کر کے نہ اُن کو شمار

یہ رسالہ جیسا کہ شروع میں لکھا گیا ۲۵ رمضان المبارک کو شروع کیا گیا تھا۔ ماہ مبارک کے مشاغل کی وجہ سے اس وقت تو بسم اللہ اور حین دستور کے علاوہ لکھوانے کا وقت ہی نہیں ملا اسکے بعد بھی مہمانوں کے ہجوم اور مدرسہ کے ابتداء رسالہ کے مشاغل کی وجہ سے بہت ہی تھوڑا وقت ملتا رہا تاہم تھوڑا بہت سلسلہ چلتا ہی رہا کہ گذشتہ جمعہ کو عزیز محترم مولانا الحاج محمد یوسف صاحب کاندھلوی امیر جماعت تبلیغ کے حادثہ انتقال سے یہ تخیل پیدا ہوا کہ اگر یہ ناکارہ بھی اسی طرح بیٹھے بیٹھے چل دیا تو یہ اوراق جواب تک لکھے ہیں یہ بھی ضائع ہو جائینگے۔ سلسلے جتنا ہو چکا ہے اسی پر اکتفا کر رہا اور آج ۶ رذی الحجہ جمعہ کی صبح کو اس رسالہ کو ختم کرتا ہوں۔ اللہ جل شانہ اپنے لطف و کرم سے اپنے پاک سول کے طفیل سے جو لغزشیں اس میں ہوئی ہوں ان کو معاف فرمائے۔

محمد زکریا عفی عنہ کاندھلوی

رفیع الشان قرآن مجید رحمہ

اُردو زبان میں قرآن حکیم کے متعدد ترجمے اور تفسیریں موجود ہیں لیکن شیخ الہند حضرت مولانا محمد صالح بن حبیب کے بے مثل ترجمہ قرآن اور شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کی جامع اور مکمل تفسیر کی بات ہی اور ہے۔ یوں سمجھئے کہ علم و معرفت کا ایک سمندر ہے جو

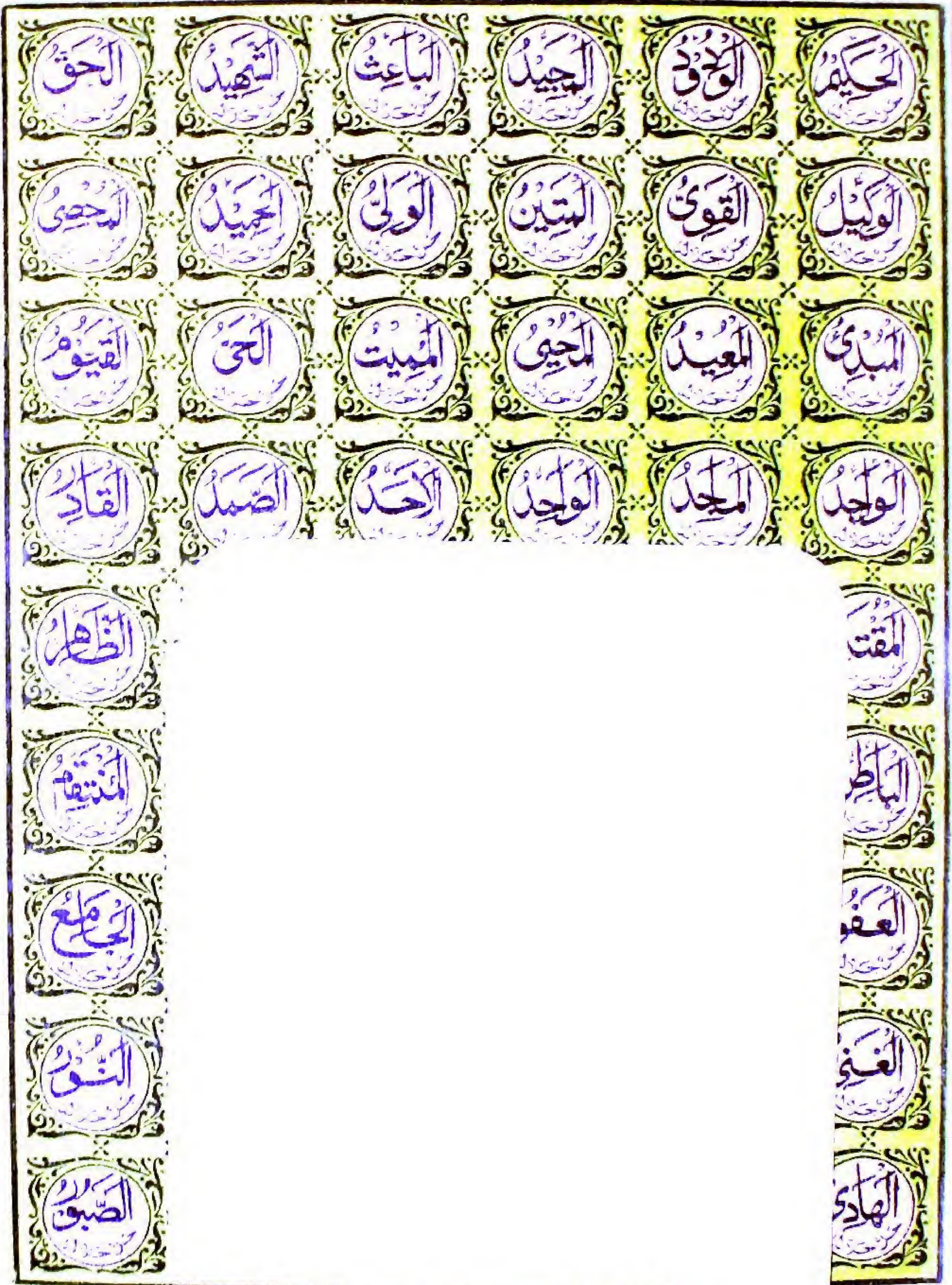
گوزہ میں بند ہو کر سامنے آگیا ہے :

تاج کمپنی نے شیخ الہند اور شیخ الاسلام کے بنیظیر ترجمہ و تفسیر کو اس کی شان و عظمت کے مطابق بڑی تقطیع پر عکسی بلاکوں کیساتھ طبع کیا ہے۔ صفحہ کا طول ۱۵ انچ اور عرض ۱۰ انچ ہے عربی متن اور اُردو ترجمہ تفسیر کی قلم اتنی چلی ہو کہ بڑی عمر کے لوگ بھی آسانی سے تلاوت کر سکیں نمونہ کے صفحے مفت منگوا کر زیارت کیجئے

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳۰، کراچی

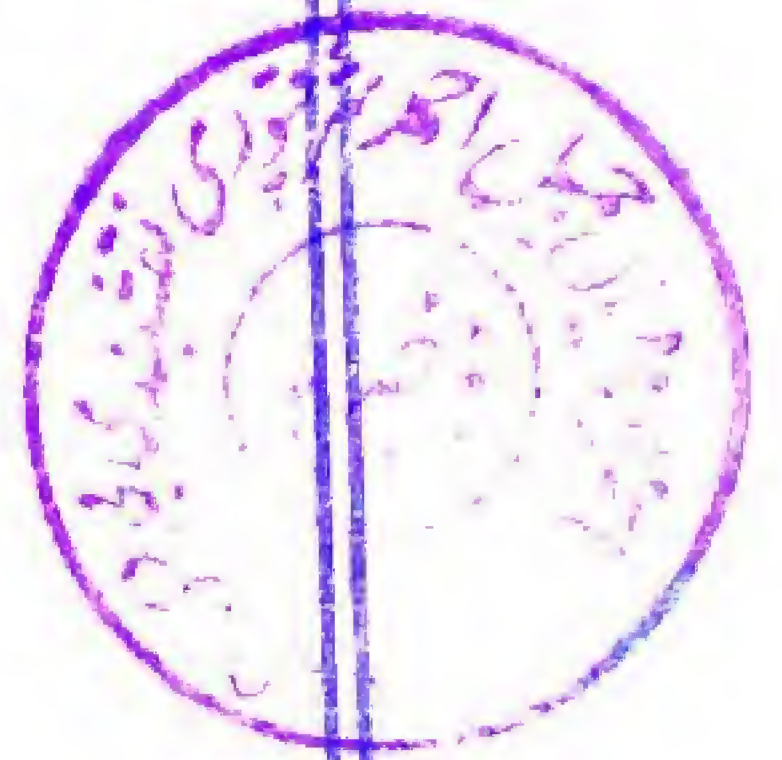
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

هُوَ اللَّهُ	الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ	الْأَهْوَى	الرَّحْمَنُ	الرَّحِيمُ	الْمَلِكُ
الْقُدُّوسُ	السَّلَامُ	الْمُؤْمِنُ	الْمُهَيَّمُنُ	الْعَزِيزُ	الْجَبَّارُ
الْمُسَكِّبُ	الْمُخَالِقُ	الْبَدِئُ	الْمُصَوِّرُ	الْعَفْوُ	الْقَهَّارُ
الْوَهَّابُ	الزَّالِقُ	الْفَتَّاحُ	الْعَلِيمُ	الْقَابِضُ	الْبَاسِطُ
الْمُحْضَرُ	الرَّافِعُ	الْمُعَزُّ	الْمُذَكِّرُ	السَّمِيعُ	الْبَصِيرُ
الْحَكَمُ	الْعَادِلُ	الطَّيِّفُ	الْحَبِيرُ	الْحَكِيمُ	الْعَظِيمُ
الْعَفْوُ	الشَّاكِرُ	الْعَلِيُّ	الْكَبِيرُ	الْحَفِيزُ	الْمُقِيتُ
الْحَسْبُ	الْحَلِيلُ	الْكَرِيمُ	الْقَوِي	الْمَجِيدُ	الْوَسْعُ





حوالہ نمبر
۱۵۴



علی بن ابی طالبؑ طبع شد

سیرت رسول عربی ﷺ

دس حصوں میں

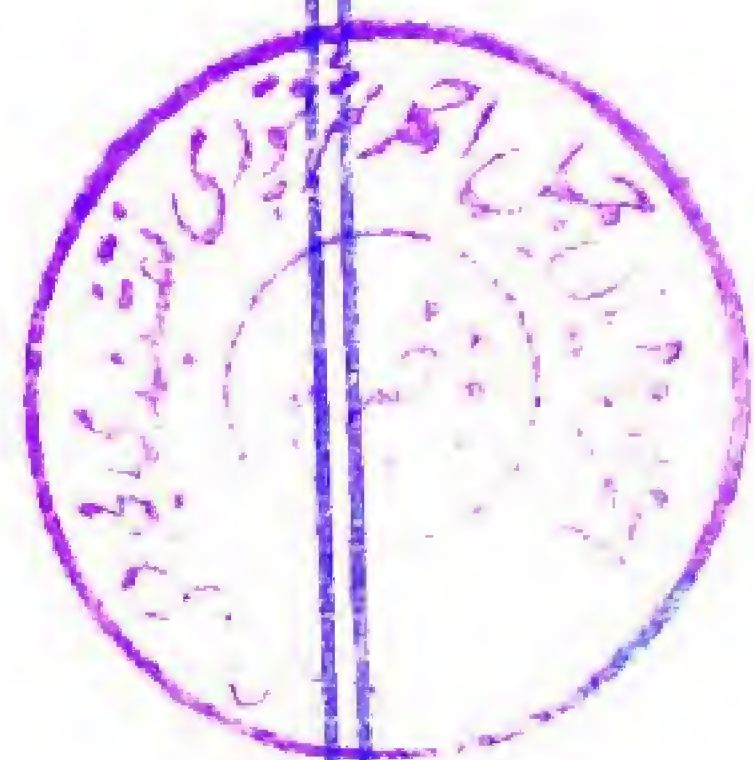
نبی آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی یہ ایک شہنشاہی کتاب اور مکمل کتاب ہے۔ اس میں آنحضرت کی زندگی کے ہر پہلو کو تفصیل کے ساتھ پیش کیا گیا ہے، عادات، افعال اور تعلیمات نبوی کو شگفتہ پیرائے میں بیان کر کے دل نشین بنا دیا گیا ہے۔

حوالہ نمبر ۱۵۴ — کاغذ سفید — قسم اول — جلد پارچہ — ۴۱۰ — آٹھ روپے

حوالہ نمبر ۱۵۴ — — — — — جلد پستہ پارچہ — ۴۱۰ — پانچ روپے

تاج کپنی لمیٹڈ، پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

میریٹ چینس غازیٹ اللہ ایٹڈ کو



عَلَيْهِ السَّلَامُ طَعْنُ شَيْخِهِ

سیرت رسول عربی ﷺ

در حضور میں

نبی آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی
یہ ایک مستن کتاب اور مکمل کتاب ہے۔ اس میں آنحضرت کی زندگی کے ہر پہلو کو تفصیل کے ساتھ پیش کیا گیا ہے،
عادات، افعال اور تعلیمات نبویؐ کو شگفتہ پرائے میں بیان کر کے دل نشین بنا دیا گیا ہے

[illegible]

تاج کینی لمیٹڈ، پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

میں نے ایک شخص کو بھیجا کہ وہ اپنے خدا سے کہے کہ